بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم الفقہ فی القرآن

آئین نو سے ڈرنا طرزِ کھن پر اَڑنا

منزل یھی کٹھن ھے قوموں کی زندگی میں

سکندر احمد کمال

*• م کتاب	علم الفقہ فی القرآن
مصنف	سکندر احمد کمال، قصبہ چا* پور، محلّہ شاہ چندن، ضلع بجنور، یوپی (*ی)
مقیم حال	پٹواری کا نگلہ، آدم نگر، ولی روڈ، علی اَ ٹ ھ (یوپی)
سن طبا (	۲۰۱۰ء جون
صفحات	۲۰۰
قیمت	۸۰ روپئے
کمپیوٹر کمپوزنگ	سیّد قمر ؛ علی اَ ٹ ھ (9897412312)
ملنے کا پتہ	سکندر احمد کمال، نگلہ پٹواری، آدم نگر، ولی روڈ، علی اَ ٹ ھ
فون نمبر	۹۳۱۹۵۹۳۰۲۰ (9319593020)
د ۷ تصانیف	(۱) کیا حسین خواب ہے 1 تعبیر؟
	(۲) قانون الٰہی* ی K نی؟
	(۳) اطیعو اللہ و اطیعو الرسول؟
	(۴) ذکر C ء علیہم السلام
	(۵* • موس رسول
	(۶) منظّم مفہوم القرآن (اردو ہندی)

شعبۂ نشر و اشاعت

الحمد ایجوکیشنل اینڈ اسلامک ریسرچ سینٹر

ریاض کالونی، برولی روڈ، علی گڑھ، یوپی (انڈیا)

www.scribd.com/www.rapidshare.com

انتساب

والد مرحوم شہزاد احمد کمال

اور

والدہ مرحومہ کے نام

فہرست مضامین

* سمہ تعالیٰ

تقریظات

(١)

(Ü‰†Óö] äöç‰... o×Â o× ' Þ æ å, Ûvþ

(, Ãe ^Ú]

جناب سکندر احمد کمال صا # نے کتاب ''á †Ïö] oÊ äÏËö] Ü×Â '' کا مسودہ مجھے * ی، اس غرض سے کہ میں اپنی تقریظ لکھ کر دوں، جو شامل اشا (ہو۔ میں نے مسودہ کا مطالعہ کیا، مطالعہ کرنے کے بعد کچھ عجیب منظر سامنے * وہ یہ کہ میں نے اب ۔ جو پڑھا تھا اس کے * لکل مختلف تصو یں سامنے آئی۔ مجھے یہ پڑھا * H ی تھا کہ قرآن میں احکام کی تفصیل نہیں ہے، حکم اور اجمال ہے۔ تفصیل کتب احاد $ میں ہے۔ اس لئے قرآن کو حد $ * ریخ اور سابقہ آسمانی کتابوں کی روشنی میں سمجھا جائے گا۔ قرآن کا جو معنیٰ یہ ما : طے کر دیں، وہی سمجھا جائے گا۔ اوِرا ۔ قرآن کو سمجھنا مشکل ہے۔

چو è میں ا ی قاسمی عالم ہوں اس لئے میرا بھی یہی عقیدہ تھا، حالا è قرآن کی تلاوت بہت * رکی، لیکن سابقہ عقیدہ کے تحت۔ موجودہ ''á †Ïö] oÊ äÏËö] Ü׳ ''پڑھنے کے بعد ذہن میں ا O ر پیدا ہوا، اس لئے کہ مسودہ ھذٰا میں مصنف نے تقریباً ہر مسئلہ کو قرآن سے * $ کر * ی۔ یہ دیکھ کر موصوف سے اس * رے میں گفتگو کی، گفتگو کرنے کے بعد ہر * ت روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی، یعنی یہ * ت سمجھ میں آ گئی کہ قرآن پر کوئی قاضی نہیں ہے، قرآن پر قاضی ہے۔ اس لئے ہر ذخیرہ کو قرآن سے سمجھنا چاہئے، قرآن کے علاوہ ہر ما : * G ی گواہ تو ہو سکتا ہے اُ اس میں سچائی ہے، لیکن قاضی نہیں۔ قاضی صرف قرآن ہے۔ مثلاً رائج الوقت ú ز 'جہری' اور 'سرّی' پڑھی جاتی ہے، جبکہ قرآن کی سورۃ بنی اسرا L کی آ $ ۱۱۰ کے مطابق ú ز نہ تو بہت بلند آواز سے اور نہ * لکل آہستہ بلکہ درمیانی آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ 1 اس کے خلاف جہری اور سری کا عقیدہ ہے جو کہ * لکل غلط ہے۔ اور * ت عقل میں آنے والی بھی ہے کہ قرآن ہی قاضی ہے۔

. # یہ یقین پختہ ہو H ی کہ مسودہ ''á †Ïö] oÊ äÏËö] Ü׳ ''میں لکھا ہر عنوان قرآن کی روشنی میں حقیقت ہے اور کتاب میں جو کچھ لکھا H ی ہے وہ قرآن اور L رسولؐ سے مربوط ہے اس لئے قوم سے میری

اُ ارش ہے کہ کتاب کو پڑھیں اور عمل کریں، اسی میں خیر ہے۔ یہ نہ دیکھیں کہ اب ۔ ہم کیا کرتے رہے تھے۔ اب ۔ جو بھی کرر ہے تھے، تقریباً وہ * پستی ہے، جو بُری * ت ہے۔ ہمارا طرز عمل قرآن کے مطابق ہو * چاہئے، اور یہ $ ہی ہو سکتا ہے . # ہم اپنا رشتہ قرآن اور L رسولؐ سے استوار کر لیں۔ اب سوال یہ پیدا ہو * ہے کہ L رسولؐ کیا ہے؟ کیا L رسول قرآن سے الگ ہے؟ ہر اُ نہیں! جو قرآن میں ہے وہی L رسولؐ ہے۔ رسولؐ نے صد فی صد قرآن پر عمل کیا ہے۔

میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ موصوف نے ہر موضوع کا حق ادا کیا ہے، اور اس * انہو ں لکھا ہے کہ ہر خاص و عام کی عقل میں آئے، کوئی ابہام نہیں ہے * ہم پہلی Ã میں کتاب پڑھنے والے کو کچھ الجھن آ سکتی ہے۔ اس الجھن کو دور کرنے کا بس ا ی ہی آسان طر i ہے۔ وہ یہ کہ قرآن کو سمجھ کر پڑھ لیا جائے، تصریف * یت کے ساتھ۔ اس یقین کے ساتھ کہ قرآن اللہ کی آ ی کتاب ہے، جو بڑی آسان اور مفصل ہے اور اس میں ہر ضروری تفصیل ہے، تو مسودہ ''á †Ïö] oÊ äÏËö] Ü׳ '' کی ہر الجھن دور ہو جائے گی۔ اللہ ہم کو صحیح عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

محمد ا / الرحمٰن قاسمی علیگ
ڈا ئریکٹر الحمد ایجوکیشنل اینڈ اسلامک ر ^ چ سینٹر
. ولی روڈ، علی اُ ڑھ، ۲۰۲۰۰۲

(۲)

برادران اسلام!

جناب سکندر احمد کمال صاحب قصبہ چاند پور ضلع بجنور یوپی کے رہنے والے ہیں۔ مقیم حال آدم نگر نگلہ پٹواری، ولی روڈ، علی گڑھ میں ہیں۔ دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم کے دلدادہ ہیں۔ موصوف نے ''منظّم مفہوم القرآن'' اردو، ہندی انتہائی محنت اور جانفشانی سے لکھا ہے جو شائع ہو چکا ہے۔ کتاب ھذا ''[illegible]'' سے بھی ان کی قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں دینی مسائل کے سلسلے میں تعمیر و اصلاح سے کام لیا ہے۔ ان کی تنقید برائے تخریب نہیں انہوں نے اس دور میں عصری اور دینی نقطۂ نظر سے اس پر کام کیا ہے۔ موصوف کی اس کتاب میں مختلف موضوع ہیں، ان میں سے ہر ایک پر انہوں نے اختلافات سے بچتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں قلم اٹھایا ہے۔ ان کی تنقید برائے تعمیر و اصلاح ہے۔ اس سے قبل بھی موصوف کی کئی کتابیں شائع ہو کر منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ان کتابوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے احقر اتنا ضرور عرض کر سکتا ہے کہ بہت سے پیچیدہ مسائل سلجھ گئے ہیں عوام الناس پر۔ برادران ملت کو فائدہ حاصل ہوا ہے۔ کتاب ھذا ''[illegible]'' میں مولف نے ہر ایک موضوع کا قرآن وحدیث کی روشنی میں استنباط کر کے حق ادا کر دیا ہے۔ اللہ اس کاوش کو قبول فرمائے۔ (آمین)

احقر مشیر احمد خان

ملّت کالج برائے ایجوکیشن علی گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم الفقہ فی القرآن

پیش لفظ،

[illegible]

اس دنیا کے اندر ہر ملک، ہر قوم کا ایک قانون ہے جس پر قوم اور ملک عمل کرتے ہیں۔ لیکن اکثر یہ قوانین انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں، اور اگر یہ کہا جائے کہ رائج الوقت قوانین تقریباً سبھی انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں سوائے درج قرآن قوانین کے، تو کوئی عجیب بات بھی نہ ہوگی۔ رائج الوقت قوانین میں بہت زیادہ اختلافات ہیں، آئے دن ان میں ترمیم ہوتی رہتی ہے پھر ترمیم ہونے کے بعد بھی انسانوں کو ان سے انصاف ملنا مشکل ہو رہا ہے۔ انسان اتنا مجبور کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج دنیا میں اللہ کا قانون نافذ نہیں ہے۔ یعنی اسلامی قرآن کا قانون اور اکثریت اس کو نافذ کرنا بھی نہیں چاہتی، کیوں کہ اللہ کا قانون نافذ کرنے میں بظاہر نقصان نظر آتا ہے، لیکن حقیقت میں نقصان نہیں ہے بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے جیسے ''اللہ نے کہا ہے کہ قصاص میں زندگی ہے'' کیسے ہے وہ اپنی جگہ پر لکھا جائے گا۔

انسان اندھیرے میں کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحیح قانون قرآن کے علاوہ اور کہیں نہیں ہے، لیکن افسوس تو یہ ہے کہ جس کے پاس قرآن کا ضابطہ حیات ہے اس نے بھی قرآن کے خلاف اپنا فقہ بنا رکھا ہے اور اس پر عمل کر رہا ہے۔ ہم دعویٰ یہ ہے کہ ہمارا یہ قانون قرآن وسنّت کے مطابق ہے۔ لیکن بغور مطالعہ کیا جائے تو ہر فرقے کا قانون مختلف ہے جو قرآن وسنّت کے خلاف ہونے کی واضح دلیل ہے۔ قرآن وسنّت میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ مختلف ہونے کا مطلب: مثلاً کسی کے یہاں بیک وقت تین طلاق جائز اور نافذ مانی جاتی ہیں، کسی کے نزدیک تین کا مطلب کچھ اور ہے۔ قرأت خلف الامام الحمد پڑھنا چاہئے یا نہیں، صلوٰۃ جہری یا سری رکعت ۲، ۳، ۴ کا ثبوت قرآن کی کس آیت میں ہے؟ زکوٰۃ ڈھائی فیصد دی جاتی ہے کس دلیل سے؟ مسلم مرد کی اہل کتاب عورت سے شادی جائز ہے یا نہیں؟ بیک وقت کس حالت میں ایک مسلمان کتنی عورتوں سے شادی کر سکتا ہے؟

اسی طرح بہت سے قوانین ہیں جن پر قرآن کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ قرآن میں کیا ہے اس کو دیکھا جائے۔

ہم اس پر غور نہیں کرتے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالموں نے قوم سے یہ بتا* یا ہے کہ قرآن کو ترجمے سے نہ پڑھو۔ یہ ہر آدمی کے سمجھنے کی کتاب نہیں ہے، اگر ترجمے سے پڑھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ قرآن کو صرف چند عالموں نے سمجھا اور انہوں نے فقہ مر$ کر دی جو ٹھیک ہے۔ اس پر عمل کرو۔ بس قوم اس فقہ پر عمل کر رہی ہے، قرآن سے کوئی مطلب نہیں۔

لیکن فی زمانہ ہر مسلمان پر ایک دھن سوار ہے، وہ یہ کہ غیر مسلموں کو مسلمان بناؤ۔ کیونکہ اللہ کا حکم ہے کہ تم اس دین کو دوسروں تک پہنچاؤ، اس لئے ہر جماعت، ہر عالم یہ کام کر رہا ہے، وہ کیسے؟ وہ ایسے کہ قرآن کا ترجمہ غیر مسلم کو دیا جا رہا ہے اور ترجمے کے ساتھ کچھ اور کتابیں بھی۔ یہ کام تو بہت اچھا ہے۔ کرنا چاہئے۔ 1 اپنے کو بھول کر نہیں۔ اللہ کہتا ہے کہ تم اپنے کو فراموش کرتے ہو اور دوسروں کو تبلیغ کرتے ہو۔ پہلے اپنے کو مخاطب بناؤ، پھر خود عمل کرو، $ دوسروں کو بتاؤ۔ ہم کچھ دیر کے لئے مان لیا جائے کہ ہم خود عمل کر کے دوسروں کو ترجمہ دے رہے ہیں اس امید پر کہ وہ اس کو پڑھ کر ایمان لے آئے، بہت احسن بات ہے۔ 1 کیا کبھی یہ سوچا ہے کہ اگر غیر مسلم نے قرآن سمجھ کر پڑھ لیا اور اس میں درج فقہ یعنی قوا 2 اس کی سمجھ میں آ گئے تو ظاہر ہے کہ وہ رائج الوقت فقہ یعنی قوا 2 سے ضرور مقابلہ کرے گا اور عالموں سے معلوم کرے گا، معلوم کرنے پر رائج الوقت قوا 2 اور قرآن میں درج قوا 2 میں فرق ملے گا تو وہ عالموں سے یہ بھی سوال کرے گا کہ حضرت یہ قوا 2 قرآن کے خلاف ہیں تو اس فقہ کے عالم کا جواب یہ ہوگا کہ قرآن میں قوا 2 کی تفصیل درج نہیں ہے، صرف حکم ہے، تفصیل احادیث میں درج ہے جس کو نبیؐ نے بتایا ہے۔ لیکن پڑھنے والے نے تو پورا قرآن پڑھ کر جانا ہے وہ کیسے عالموں کی بات مان لے گا وہ تو یہی کہے گا کہ حضرت قرآن میں تقریباً ہر قانون کا طریقہ درج ہے 1 عالم اپنی ضد پر اٹل ہے وہ یہی کہے گا کہ وحی دو طرح کی ہے جلی اور خفی۔ # اس کا مطلب معلوم کیا جائے ہے تو بتاتے ہیں کہ جلی سے مطلب قرآن یعنی ظاہر وحی اور خفی سے مطلب حدیث یعنی (چھپی ہوئی) جو اللہ نبی کو بتا دیا کرتا تھا۔ لیکن آج کے زمانہ میں تو وحی جلی کو چھپا دیا ہے اور وحی خفی کو ظاہر کیا ہے اور ہر قانون اس وحی خفی سے ماخوذ بتایا جاتا ہے یہ سن کر وہ غیر مسلم اسلام میں آنے کے بجائے دور ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قرآن عمل کرنے کی کتاب نہیں اور قرآن حدیث میں بہت فرق ہے اس لئے یہ جھوٹ ہے (اعوذ باللہ) ایسی حالت میں ہونا یہ چاہئے کہ غیر مسلم کو قرآن کا ترجمہ نہ دے کر احادیث کا ترجمہ دیا جائے جس کو پڑھنے کے بعد وہ غیر مسلم مشکوک نہ ہو کیونکہ رائج الوقت قوا 2 احادیث کے مطابق ہیں۔ ہم

بات ایسے بھی نہیں بنے گی کیونکہ پہلے تو احادیث میں بہت اختلاف ہے دوسرے ہر فرقے کا فقہ اور روایت مختلف ہیں۔ اس اختلاف کے ہوتے ہوئے ہر محنت بیکار ہوگی دوسری بات یہ اہم ہے کہ جب قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے مسلم قوم گمراہ ہو جاتی ہے تو یہ ترجمہ غیر مسلم کو کیوں دیا جا رہا ہے وہ بھی گمراہ ہوگا اور ہو رہا ہے جیسا میں نے اوپر لکھا ہے وہ ایسے کہ اس ترجمے کو پڑھ کر ہی یہ سوال کیا کہ رائج الوقت قوا 2 قرآن سے مختلف ہیں اس سوال پر ہر عالم پریشان ہوتا ہے اور یہی اللہ ہے کہ ترجمہ پڑھنے سے قوم کو روکا جاتا ہے دوسری کتابیں پیش کی جاتی ہیں 1 غیر مسلم ان کتابوں سے مطمئن نہیں ہوتا ہے، اور فی زمانہ مسلم نوجوان بھی ان کتابوں سے مطمئن نہیں ہیں، ان کو بھی صحیح چیز کی تلاش ہے اور وہ ہے ''قرآن کا صحیح ترجمہ، متن عربی کے مطابق، اتفاق رائے سے''، تو قرآن کو ہی پیش کیا جائے اور اس کے مطابق ہی عمل کیا جائے۔ 1 افسوس کے ساتھ لکھا جا رہا ہے کہ فی زمانہ مسلمانوں کی حالت اس فقہ پر عمل کرنے سے اس مریض کے مثل ہو گئی ہے، جو بظاہر اس مقام پر پہنچ چکا ہے جس کا علاج ہونا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے مسیحا بہت ہیں اور بڑی ہمدردی کے ساتھ اس کا علاج کر رہے ہیں، علاج کے دوران ہر معالج اپنا نسخہ اس پر آزما رہا ہے اور کھانے کی دوا کے ساتھ ایک انجکشن بھی لگا رہا ہے۔ ایک معالج جاتا ہے اور دوسرا آ جاتا ہے اس دعوے کے ساتھ کہ وہ معالج کچھ نہیں جانتا میرا علاج بہت ہی کارگر ہوگا، مجھ سے علاج کرا لو۔ مریض کے تیماردار اس معالج سے بھی اس کا علاج کراتے ہیں اور وہ بھی ایک اور انجکشن لگا دیتا ہے لیکن آرام نہیں ہوتا پھر تیسرا معالج آتا ہے، پھر چوتھا آتا ہے پانچواں آتا ہے اس طرح ہر ایک نے اپنی دوا کے ساتھ انجکشن بھی ٹھونس دیا، ان انجکشنوں سے اس کے جسم کے ہر حصہ میں درد اور ورم ہو گیا، یہاں تک کہ اب وہ نیم بستر پر لیٹ بھی نہیں سکتا اور حالت ہر لمحہ غیر ہوتی جا رہی ہے، اور اب وہ ایسا پڑا ہے کہ ہر ایک معالج اور ہمدردوں، یہاں تک کہ تیمارداروں کو بھی بُرا بھلا کہہ رہا ہے، اور معالجوں سے کہہ رہا ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ مجھے اب کسی کی ضرورت نہیں، مجھے مرنے دو، حالت بہت خراب ہے۔

ایسی حالت میں کیا ہو جو اس کو شفاء ہو جائے؟ ہونا تو یہ چاہئے کہ اس کے سارے معالج ایک جگہ بیٹھ کر مشورہ کریں اور اس کے مرض کے مطابق، اتفاق رائے سے اس کے لئے نسخہ تجویز کریں۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے وہ معالج تیار نہیں ہیں اور اپنے اپنے منفرد علاج پر ہی بضد ہیں (کیونکہ وہ احساس برتری کے شکار ہیں)۔ اسی دوران ایک آدمی آتا ہے اور وہ بھی اپنا علاج پیش کرتا ہے یہ کہہ کر کہ بھائیو! آپ نے کا

علاج کرالیا، آرام نہیں ہوا، اب تھوڑی دیر کے لئے میرا نسخہ بھی آزما کر دیکھ لو، میرا نسخہ ایک ایسی کتاب سے ہے جو نسخہ کیمیا ہے، جس کی دوا تریاق کی طرح کام کرتی ہے اور وہ ایک بہت بڑے حکیم کا بتایا ہوا ہے۔ یہ سن کر پہلے سارے مسیحا اس آدمی کا مذاق بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھائی تم کون ہو ہم تو تم کو نہیں جا . . . ، ایک غیر معروف آدمی ایسا دعویٰ کر رہا ہے، کیا ثبوت ہے تمہارے پاس؟ تمہارا نسخہ ٹھیک نہیں ہے مریض مرجائے گا۔1 تیمار دار اور مریض اس غیر معروف آدمی کے کہنے پر اس کا علاج شروع کر دیتے ہیں۔ علاج شروع ہوتے ہی اس مریض کی حالت بہتر ہونے لگتی ہے اور کچھ ہی وقت میں وہ بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ٹھیک ہونے پر ان پہلے معالجین نے اس کی کتاب کو دیکھا جو حقیقت میں نسخہ کیمیا ہے، لیکن وہ اس کو اقرار … تسلیم نہیں کرتے۔ اس کو کسی دوسرے نسخہ کا محتاج بنا رکھا ہے۔ لیکن یہ ایک مثال ہے۔ حقیقت کچھ اور ہے، کیا ہے؟ ġ !

آپ جان گئے ہونگے کہ جس مریض کی اوپر مثال دی گئی ہے وہ مسلم قوم ہے اس قوم کی حالت بہت خراب ہے اس پر کوئی رحم بھی نہیں کر رہا ہم اس کے معالج بہت ہیں وہ معالج کون ہیں؟ وہ معالج ہیں مختلف مسالک کے علماء، وہ … اپنا اپنا فقہ پیش کر رہے ہیں، اور اس کو ہی صحیح بتا رہے ہیں۔ نسخہ کیمیا ''قرآن'' سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اگر ہے تو صرف رسم الخط کی تلاوت سے، اور مگن ہیں، جیسا کہ کہا گیا ہے سورۃ روم، آیت ۳۱-۳۲ میں ''اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہے''۔ آج یہی حالت علماء کی ہے، ہر عالم اپنے مسلک کو ہی حق بتا رہا ہے اور دلیل بھی غلط تاویل کے ساتھ قرآن و حدیث سے دے رہا ہے۔ روایت تو فرقوں کی G بغیر تاویل کے ہی کر رہی ہیں جیسے ''اختلافِ امت رحمت''۔ اور مسلم قوم بھی آنکھ بند کر کے اس بات کو مان رہی ہے، قرآن دیکھنے اور ماننے کو تیار نہیں۔ اگر کوئی اللہ کا بندہ قرآن کی بات کہتا ہے کہ قرآن میں تو یہ ہے۔ تو فوراً اس پر G حدیث، وہابی اور اہل قرآن کا الزام لگا دیا جاتا ہے۔ اور یہ الزام ایک طرح سے کفر کے ہی مترادف مان لیا گیا ہے۔ اس الزام کے بعد اس بندے کا جینا دوبھر ہو جاتا ہے اور وہ مجبوراً خاموش ہو جاتا ہے۔

ہاں آج کل اہل قرآن نام سے ایک فرقہ موجود ہو گیا ہے جس کا عقیدہ حقیقت میں قرآن کے خلاف ہے اور اس فرقے سے اسلام کو نقصان ہوا ہے۔ اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کو کیوں اور کیسے قائم کیا گیا ہے اس کی تفصیل باب … '' میں 5 حظہ ہو۔

قوم کی حالت کو دیکھ کر۔ اگر کوئی بندہ قرآن کے مطابق بات کرتا ہے تو فوراً ذہن اہلِ قرآن فرقے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اور لوگ اس کی بات یہ کہہ کر مسترد کر دیتے ہیں کہ یہ اہل قرآن ہے۔ بات تو ٹھیک Ā آتی ہے کہ ہر باطل کی مخالفت ہونی ضروری ہے، 1 پہلے یہ دیکھ لو کہ بات کرنے والے نے جو کچھ بتایا ہے وہ قرآن کے مطابق ہے یا قرآن کے خلاف۔ اگر قرآن کے خلاف ہو تو رد کرنا ضروری ہے ورنہ ماننا چاہئے۔ نویĀ کتاب 'علم الفقہ فی القرآن' کے ذریعہ میں نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ قرآن میں کیا ہے اور رائج الوقت قانون کیا ہیں۔ جو لکھا گیا ہے اس کو غور و فکر کے ساتھ پڑھ کر ہی مخالفت کریں۔ پہلے سے پہلے ہی مخالفت نہ کر دینا۔ کیونکہ قوم کا ذہن فوراً اہل قرآن فرقے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اور ان کا عقیدہ جو ''قرآن کے خلاف ہے'' کی وجہ سے مخالفت ہو جاتی ہے جبکہ ہم قرآن کی منا L سے میں بھی اپنے کو اہل قرآن کہتا ہوں اور قرآن حدیث بھی ہے۔ سورۃ الزمر (۳۹) آیت ۲۳۔ اللہ نے بہترین کلام (حدیث) نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی ہے اور بار بار دہرائی جاتی ہیں۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوئی کہ قرآن حدیث بھی ہے اس کی G میں اور روایت بھی ہیں لیکن یہ جان … ہوتے ہوئے بھی اہل قرآن اور اہل حدیث نہ کہتے ہوئے قرآن کا … م مسلم ہی میرے لئے اور پوری قوم کے لئے بہتر ہے جو اللہ نے ہی بتایا ہے۔ یہ … ہوتے ہوئے جو صحیح حدیث یعنی قول رسول ہے اس کا انکار کرنا بھی غلط ہے۔ ایسے ہی غلط روایت کو صحیح مان کر قرآن کا انکار کرنا بھی غلط ہے۔ ہمارا عمل ا« ف F پر ہونا چاہئے اور قرآن میں جو درج ہے اس کو بغیر کسی تاویل کے مان کر اس پر عمل کرنا ہے، دوسری قوموں کے کسی غلط اعتراض سے متاثر ہو کر قرآن کے کسی حکم کی غلط تاویل کر کے قرآن کا انکار نہیں کرنا ہے اور نہ ہی قرآن کے خلاف قدیم کتابوں میں درج قوا 2 کو تسلیم کرنا ہے، جو بھی بات سامنے آئے اس کی تحقیق قرآن کی روشنی میں ہونی ضروری ہے۔ یہی ہمارے لئے صحت مند طر i ہے۔ ہمارے لئے اللہ اور رسول کا یہی حکم ہے کہ قرآن کے مطابق عمل کرنا ہے، محمدؐ نے بھی قرآن کے مطابق عمل کیا ہے اس لئے بلاخوف و خطر عمل رسول پر عمل کرتے چلے جاؤ جو قرآن میں لکھا ہے کیونکہ نبیؐ نے کبھی کسی بھی حالت میں قرآن کی مخالفت نہیں کی۔ اور قرآن پر عمل کرنا ہی L رسول ہے۔ ہمارے لئے بھی یہی L ہے کہ قرآن پر عمل کریں۔

ہاں ایک مرحلہ ایسا بھی آتا ہے کہ۔ اگر کوئی ایسا مسئلہ سامنے آئے جس کا ذکر قرآن میں نہیں ہو، تو کیا کیا جائے؟ ایسے وقت کے لئے قرآن میں یہ حکم ہے کہ اے نبی! ایسے وقت میں اپنے اصحاب سے

مشورہ کرو شوریٰ میں، اور جس بات پر صحیح کا یقین ہو جائے اس پر عمل کرو۔ یہ ایک نبی کا عمل (نL) ہے۔ اس عمل اور حکم قرآن کے مطابق نبیؐ کے بعد قیامت تک کے لئے بھی قرآن میں حکم ہے کہ اپنے معا5ت مشورے سے طے کرو۔ وہ جو زمانے کے تغیر کے ساتھ تغیر پذیر مسائل اللہ نے نازل نہیں فرمائے ایسے وقت کے لئے شوریٰ میں طے کرنے کا حکم ہے اور یہی L رسول ہے۔ نL رسول یہ بھی ہے کہ اتحاد کے ساتھ رہو، ایک امیر ہو، ایک فقہ ہو، ایک * رنگ ہو، ایک سیرت ہو۔

یہ نL رسول نہیں ہے کہ ہر فرقہ کا الگ فقہ ہے، ہر ملک کا الگ حاکم ہے، مختلف مسالک ہیں، یہ اختلاف تو زحمت ہے، بدعت ہے، شرک ہے، منافقت ہے، کفر ہے، یہ سب کچھ ہے1 اسلام نہیں ہے۔

اب تک جو کچھ ہو چکا ہے وہ بہت خراب ہوا ہے۔ اس خرابی سے قوم ذلیل ہوگئی، ہوا اُکھڑ گئی، غلامی آگئی، ساری عزت خاک میں مل گئی، چاروں طرف مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ # کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ''تم ہی غالب رہوگے اگر تم مومن ہو''۔ لیکن ہے اس کا الٹا۔ کیونکہ یہ قوم مومن نہیں رہی، مومن کی ضد، کافر اور مشرک ہے۔ اس لئے قوم کو غور کرنا چاہئے کہ ہم غالب کیوں نہیں ہیں؟ جواب ہے کہ ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے اور اپنے مختلف مسالک پر آçم* ے ہوئے عمل پیرا ہیں، جن کو اللہ نے کفر اور شرک کہا ہے۔

قوم کی اس خراب حالت کو دیکھتے ہوئے اس ناچیز نے قرآن کی روشنی میں ایک کوشش کی ہے، اس امید پر کہ قوم اس پر غور کرے گی اور غور کرنے کے بعد یہ محسوس کرے گی کہ حقیقت میں یہ کوشش قرآن کی روشنی میں درست ہے یا نہیں؟ اگر درست ہے تو اس پر عمل شروع کر دے اور عمل کا نتیجہ یہی سامنے آئے گا جیسا کہ اُس معالج کے علاج سے اچھا نتیجہ سامنے آیا اور مریض صحت یاب ہوا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور قوم اس پر عمل پیرا ہو جائے۔ (میری یہ کوشش مختصر ہے کیونکہ فقہ کا میدان وسیع ہے۔ اس میں جو کوئی کمی رہ گئی ہے اس کو کوئی نیک سیرت آدمی پوری کر دے) تقبل۔

سکندر احمد کمال
آدم نگر، نگلہ پٹواری پر ولی روڈ، علی گڑھ
موبائل: ۹۳۱۹۵۹۳۰۲۰

شوریٰ

اسلام متحد رہنے کے لئے اپنے مسائل اتفاق رائے سے شوریٰ میں طے کرنے کو کہتا ہے۔ یہ اللہ کا حکم ہے اور یہی حقیقت میں نL ہے1 افسوس نہ تو آج قوم کے* ر اتحاد ہے اور نہ ہی کہیں شوریٰ کا نام و نشان ہے بلکہ ایک افراتفری ہے۔ ہر ایک وہ کا اپنا ایک فقہ اور اجماع ہے۔ اس کو ہی اجماع امت کہا جاتا ہے۔ جو بالکل قرآن وطریقہ رسول کے خلاف ہے۔ قرآن سے اختلاف نے قوم کی حالت کو ابتر کر دیا ہے جو شاید کبھی بنی اسرائیل کی بھی کسی بھی طبقہ کی نہ تھی اس لئے سب سے پہلے شوریٰ پر لکھا جا رہا ہے۔ اللہ اپنے کلام پاک میں کیا حکم دیتا ہے؟ پڑھیں:

☆ سورۃ آل عمران (۳) آیت ۱۵۹۔ اے رسول! یہ اللہ کی رحمت ہے کہ تم ان کے لئے اتنے نرم مزاج واقع ہو، اگر تم سخت مزاج اور تنگ دل ہوتے تو یہ تمہیں چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے (اب تو ان سے غلطی ہوگئی) یہ ان کا قصور معاف کر دو، ان کے لئے دعائے مغفرت کرو (یہی نہیں بلکہ) اس طرح کے (B جنگ و صلح) معا5ت میں ان سے مشورہ کرو، پھر جب کسی بات کا پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کر کے سرانجام عمل ہو جاؤ، اللہ انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔

☆ سورۃ شوریٰ (۴۲) آیت ۳۸۔ اور جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور ان کے سارے کام آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں، اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اللہ نے نبی اور تمام مسلمانوں کو یہی حکم دیا ہے کہ تم آپس کا ہر کام دارالشوریٰ میں مشورے سے طے کرو اسی میں خیر ہے اور یہی حقیقی نL ہے۔1 آج کل اس کے خلاف ہو رہا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مسلمانوں کا ایک امیر ہوتا، ایک فقہ اور ایک* رنگ ہوتی۔ اس طرح امت متحد رہتی، 1 آج اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے، جو قرآن سے مختلف ہے۔ جب شوریٰ ہی ختم کر دی تو دوسرے معا5ت اور فقہ کیسے ایک رہ سکتا ہے۔ اس لئے ہر فرقے کا فقہ الگ الگ ہے۔ قرآن کے خلاف کیوں ہوا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کی پیروی نہ کرتے ہوئے اسلاف پرستی اور ان کی تقلید کرنی شروع کر دی، اور اس شدت کے ساتھ اسلاف پرستی پر عمل پیرا ہوگئے کہ یہ بھی گوارہ نہیں کہ تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی یہ دیکھ لیں کہ قرآن اس بارے

میں کیا کہتا ہے؟ اس کے خلاف ان کا کہنا یہ ہے کہ ان بز.رگوں نے جو فقہ بنا* یا ہے، قرآن سے ہی مر$ کیا ہے اور بہت تحقیق کے ساتھ M* یا ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ساری ذمہ داری ان کی ہے۔ اور چوè وہ سچے مومن تھے ان کی تحقیق غلط نہیں ہوسکتی گو* یا ان کو معصوم مان لیا H گیا ہے۔ یہی اسلاف پرستی ہے اور اسلاف پرستی نے جامد تقلید کو ہوا دی۔ اسلاف پرستی کے* بارے میں اللہ کیا کہتا ہے، 5حظہ ہو:۔

جامد تقلید اور اسلاف پرستی

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ$ ۱۷۰۔ # ان سے کہا جا* ہے کہ اللہ نے جو احکام* زل کئے ہیں ان کی پیروی کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اسی طر j کی پیروی کر 8 جس پر ہم نے اپنے بز.رگوں کو* پا یا ہے۔ اَ ان کے بز.رگوں (* باپ دادا) نے عقل سے کچھ بھی کام نہ لیا ہو اور راہِ را ست* نہ پائی ہو، $ بھی وہ انہیں کی پیروی کئے جائینگے؟

☆ سورۃ لقمان (۳۱) آ$ ۲۱۔ اور # ان سے کہا جا* ہے کہ اللہ کی* ری ہوئی وحی کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طر i پر اپنے* باپ داداوں کو* پا یا ہے اسی کی پیروی کر 8 ، اَ چہ شیطان ان کے بز.رگوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلا* ہو۔

☆ سورۃ الصّٰفّٰت (۳۷) آ$ ۶۹۔ یقین مانو! کہ انہوں نے اپنے* باپ دادا کو بہکا ہوا* پا یا۔

سورۃ صٰفّٰت۔ آ$ ۷۰۔ اور وہ انہیں کے K ان قدم پر دوڑتے رہے۔

سورۃ صٰفّٰت۔ آ$ ۷۱۔ ان سے پہلے بھی بہت سے اگلے بہک چکے ہیں۔

سورۃ صٰفّٰت۔ آ$ ۷۲۔ جن میں ہم نے ڈرانے والے رسول بھیجے تھے۔

☆ سورۃ المومنون (۲۳) آ$ ۲۴۔ ہم نے تو اسے اپنے اگلے بز.رگوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں۔

☆ سورۃ القصص (۲۸) آ$ ۳۶۔ ہم نے تو ایسی* تیں اپنے بز.رگوں کے زمانے میں سنی ہی نہیں۔

☆ سورۃ یونس (۱۰) آ$ ۷۸۔ وہ بولے کیا تم ہمارے* پاس اس لئے آئے ہو کہ جس راہ پر ہم اپنے بز.رگوں کو* پاتے رہے ہیں اس سے ہم کو پھیر دو، اور اس ملک میں تم دونوں کی سرداری ہو جائے؟ اور ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

☆ سورۃ ہود (۱۱) آ$ ۶۲۔ انہوں نے کہا کہ صالح اس سے پہلے ہم تو تیری ذات سے بڑی

امیدیں تھیں (اب تجھے کیا ہو H گیا ہے کہ) تو ہمیں ان چیزوں کی پوجا سے روکتا ہے جنہیں ہمارے بز.رگ پوجتے آئے ہیں؟ تو جس* بات کی طرف ہمیں بلا رہا ہے ہمیں اس میں* بڑا شبہ ہے۔

قرآن میں اور بھی متعدد آ* یات ہیں جن میں نبی کی دعوت کے جواب میں ہر قوم نے اپنے بز.رگوں کی پیروی کو ہی ت* رجیح دی اور یہاں تک کہ شدت اختیار کی کہ نبیوں کو قتل تک کی دھمکی دی اور زبردستی دعوت حق سے روکنے کی کوشش کی۔ چوè محمدؐ کے بعد t ت کا دروازہ بند ہو H گیا اس لئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ 1 ان کی غیب میں مسلمانوں کے درمیان ہر وقت ا ی رسول (قرآن کی شکل میں) موجود رہے گا جس سے راہ را ست ملتی رہے گی، اُس کو، جو چاہے گا۔

مندرجہ* لا آ* یات میں قوموں کا جو جواب ہے وہی آج مسلمانوں کا بھی جواب ہے۔ عام طور پر سنا جا* ہے کہ ہمارے امام نے جو فقہ بنا* یا ہے ہمارے لئے وہ کافی ہے، ہم اس سے الگ نہیں ہو h اور آج جو فقہ ہمارے سامنے موجود ہے وہ اختلافی ہے، جبکہ قرآن میں اختلاف نہیں ہے۔ تو ظاہر ہوا کہ آج کا فقہ محلÃ ہے۔ اس پر غور ہو* چاہئے۔ 1 اس* بات پر غور کرنے کو کوئی تیار نہیں ہے۔ اس وجہ سے ہی جامد تقلید اور* پرستی کا Ã یہ سامنے* یا، اور اس نے ہی فقہ کو قرآن کے خلاف رائج کر* یا، جس سے اللہ* راض ہو* ہے۔ شا* ید اس کا الٹا ہے۔ اللہ* راض نہیں بلکہ K ن ہی اللہ سے* راض ہو* ہے اور اپنے بز.رگوں سے راضی۔ جبھی تو اللہ کے دئے ہوئے قانون پر عمل نہ کرتے ہوئے بز.رگوں یعنی اماموں کے بنائے ہوئے قانون پر عمل پیرا ہے۔

بدعت

oÊ èÛ ¡ • ØÒæ èÛ ¡ • kÂ, e ØÒ (مسلم)

* بدعت: میں قرآنی آ* یات ی* یا دہ لکھ دی گئی ہیں اس لئے پڑھتے وقت پریشان نہ ہو* ۔ بدعت کا معنیٰ ہے دین میں نئی چیز کا اX دکر* ، یعنی جو محمدؐ سے* $ نہیں اور جس کا ثبوت قرآن میں نہیں، اس کو بدعت کہتے ہیں۔ اور بدعت کو اX دکرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا دونوں جہنمی ہیں۔ مطلب ہوا ''قرآن اور محمدؐ کا عمل'' جو قرآن پر ہی تھا، کے علاوہ ہر چیز بدعت ہے۔ قوم کو ا ی* بات او* یدر b چاہئے وہ یہ کہ جو قانون زمانہ کے ساتھ بدلنے والے نہیں ہیں جو ہمیشہ ا ی سے ہی رہینگے۔ ان پر جوں کا توں عمل ہوگا۔ ان کو اللہ نے اپنی وحی کے ذریعہ محمدؐ پر* زل کیا جو قرآن میں محفوظ ہیں۔ لیکن بہت سی* تیں ایسی ہوتی ہیں جو زمانہ کے ساتھ

کچھ نہ کچھ+ لتی رہتی ہیں، ان کو قرآن میں نہیں *دی ان کے لئے اللہ نے محمدؐ اور امت محمدؐ سے کہا ہے کہ۔ # ایسا کوئی مسئلہ آئے جس کو* زل نہیں کیاH ہے اس کو شوریٰ میں طے کرو* اتفاق کے ساتھ وہ بھی قرآن اور طر i رسول کی روشنی میں ایسی* بات کبھی نہ کبھی+ لتی رہے گی۔ ایسی* بات کو+ (نہیں کہیں گے لیکن جو اصل حقیقت کو ہی+ ل دے اور جن کی ضرورت بھی نہ ہو ایسی اX دکو+ (کہتے ہیں جHہ ہے۔ پہلی غور طلب* بات یہ ہے کہ محمدؐ کا عمل اور قول کیا تھا؟ اس* بارے میں قرآن سے کس حد- روشنی ملتی ہے؟ قرآن کی* یت 5 حظہ ہوں اور غور کریں:

☆ سورۃK ء(۴) آ$ ۱۰۵۔ ہم نے یہ کتاب (قرآن) تم پر سچائی کے ساتھ* زل کی ہے* کہ تم اللہ کے* زل کئے ہوئے فرمان کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور خیا$ کرنے والے بے ایمان لوگوں کی طرف سے بحث نہ کرو*۔

☆ سورۃ اÅم (۶) آ$ ۱۹۔ پوچھو! کو ´ چیز اہم ہے شہادت کے لحاظ سے؟ کہہ دو کہ اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان اور میری طرف یہ قرآن وحی کیاH ہے* کہ اس کے ذریعہ میں تمہیں اور جس شخص - یہ پہنچ سکے آگاہ کر دوں، کیا تم اس* بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں؟ کہہ دو کہ میں تو شہادت نہیں دیتا کہہ دو کہ صرف وہی ا- معبود ہے اور جن کو تم شر- بناتے ہو ان سے میں بیزار ہوں۔

☆ سورۃ اÅم۔ آ$ ۵۰۔ کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے* پس اللہ کے ´انے ہیں اور نہ ہی میں غیب جا{ ہوں، اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھ پر اللہ کی طرف سے* (وحی) ہے۔ کہہ دو بھلا* ھا اور آç والا- ا۔ ہوسکتا ہے؟ تو پھر غور نہیں کرتے؟

☆ سورۃ اÅم۔ آ$ ۱۵۵۔ اور یہ ا- کتاب ہے کہ ہم نے* ری ہ- والی، لہٰذا اس پر عمل کرو اور اللہ کی* فرمانی سے بچو* کہ تم پر رحم کیا جائے۔

☆ سورۃ اعراف (۷) آ$ ۳۔ لوگو! جو کتاب تمہارے لئے تمہارے رب کے یہاں سے* زل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو، 1تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

☆ سورۃ اعراف۔ آ$ ۲۰۳۔ اور۔ # تم ان کے* پس کوئی آ$ K) نی) نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے کیوں نہیں بنالی؟ کہہ دو میں تو اس حکم کی پیروی کرو* ہوں جو میری طرف میرے رب کے* پس سے* ہے (قرآن) تمہارے رب کی جا$ سے دانش و بصیرت اور مومنوں کے لئے ہدا$ اور رحمت ہے۔

☆ سورۃ اعراف۔ آ$ ۲۰۴۔ اور۔ # قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو* کہ تم پر رحم کیا جائے۔

☆ سورۃ یونس (۱۰) آ$ ۱۵۔ # ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جا N گی، تو وہ لوگ جن کو (مرنے کے بعد) ہمارے سامنے آنے کی امید نہیں (رسول سے) کہیں گے (چوè اس قرآن میں ہمارے خود ساختہ: اؤں کی. ائی ہے، اس لئے) تم اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤ۔ کہہ دینا! مجھ کو اختیار نہیں ہے کہ اس کو اپنی طرف سے+ ل دوں؟ میں تو اس حکم کا* بند ہوں جو میری طرف وحی کیا جا* ہے، اَ میں اپنے رب کی* فرمانی کروں (اور اس قرآن کا ا- لفظ بھی+ ل دوں) تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھ پر عذاب کا بہت پ ادن نہ آجائے۔

☆ سورۃ یونس۔ آ$ ۱۰۹۔ اور (اے رسول) تمہیں وحی کے ذریعہ جو حکم دیا جا رہا ہے اس کی پیروی کرو اور (تکلیفوں کا) ہمت کے ساتھ مقابلہ کرو یعنی صبر کرو یہاں - کہ اللہ (تمہارے اور کافروں کے درمیان) فیصلہ کر دے اور وہی . سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

☆ سورۃ یوسف (۱۲) آ$ ۳۔ (اے رسولؐ) اس قرآن کے ذریعہ جسے ہم نے آپ پر* زل کیا ہے، آپ کو ا- بہترین قصہ (واقعہ) سناتے ہیں، حالاè اس سے پہلے آپ اس واقعہ سے بے خبر تھے۔

☆ سورۃ القصص (۲۸) آ$ ۸۵۔ بے شک جس نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے، وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں آپ جا* چاہتے ہیں، کامیابی کی جگہ پر، تو آپ فرماؤ! میرا رب خوب جا{ ہے اسے جو ہدا$ * یا اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے۔

☆ سورۃ شوریٰ (۴۲) آ$ ۷۔ اور اس طرح تمہارے* پس قرآن عربی بھیجاH ہے* کہ تم اہل مکہ کو اور جو اس کے اردَ درہتے ہیں ان کو راستہ دکھاؤ اور انہیں قیامت کے دن سے بھی ڈراؤ جس میں کچھ شک نہیں، اس روز ا- فریق A. میں ہوگا اور ا- فریق دوزخ میں۔

☆ سورۃ الاحقاف (۴۶) آ$ ۹۔ کہہ دو کہ میں کوئی * رسول نہیں*، اور میں نہیں جا{ کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا؟ میں تو اس کی پیروی کرو* ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے، اور میرا کام تو کھلا ڈرا* ہے۔

☆ سورۃ المائ+ ہ (۵) آ$ ۵۰۔ تو کیا وہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں حالاè ان لوگوں کے لئے

جوسچائی پر یقین رp ہیں اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کون ہوسکتا ہے؟

☆ سورۃ النحل (۱۶) آ$ ۱۲۳۔ پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ دین ا. اہیم کی پیروی اختیار کرو جو ۔ سے ٹ کرا۔ اللہ کے ہو رہے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

☆ سورۃ السجدہ (۳۲) آ$ ۱،۲۔ اے محمدؐ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کو تمام جہان کے رب یعنی مجھ اللہ کی طرف سے* زل کیا جا رہا ہے۔

☆ سورۃ السجدہ۔ آ$ ۳۔ کیا وہ لوگ یہ کہیں گے کہ رسول نے اس کو خود گھڑ لیا ہے (اس لئے وہ اس پر ایمان نہیں لا رہے، ایسا نہیں ہے) بلکہ یہ تمہارے پروردگار مجھ اللہ کی طرف سے حق ہے* کہ تم ان لوگوں کو خبردار کردو جن کے* س تم سے پہلے (بہت عرصہ سے) کوئی خبردار کرنے والا نہیں*، شا* وہ سیدھا راستہ* لیں۔

☆ سورۃ ا اب (۳۳) آ$ ۲۔ اور یہ بھی کہہ دو کہ جو کتاب تم کو تمہارے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے، اسی کی پیروی کر* ہے، بے شک اللہ تمہارے ۔ اعمال سے* خبر ہے۔

☆ سورۃ سبا (۳۴) آ$ ۵۰۔ کہہ دو کہ اگر میں بقول تمہارے گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا نقصان مجھی کو ہے۔ # کہ میں گمراہ نہیں ہوں، اور اگر ہدا$ پر ہوں تو یہ اس کا طفیل ہے، جو میرا رب میری طرف وحی بھیجتا ہے، بے شک وہ ġ والا اور قر$ ہے۔

☆ آل عمران (۳) آ$ ۷۹۔ کسی بشر کے لئے یہ لائق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم قانون جو اس میں درج ہیں و t ت » کرے پھر وہ لوگوں کو یہ کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (یعنی میرا حکم مانو) بلکہ اس کے لئے یہ لائق ہے کہ وہ یہ کہے کہ لوگو! رب والے بنو۔ اس لئے کہ تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرتے ہو اور اسی کتاب کا درس دیتے ہو۔

☆ سورۃ آل عمران۔ آ$ ۸۰۔ وہ تم سے ہرگز یہ نہ کہے گا کہ فرشتوں کو* رسول کو اپنا رب بنالو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ا۔ نبی تمہیں کفر کا حکم دے۔ # کہ تم مسلم ہو۔

☆ سورۃ النساء (۴) آ$ ۸۰۔ جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا، بے شک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی، اور جو شخص* فرمانی کرے، تو اے رسول! ہم نے تمہیں ان کا داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔

☆ سورۃ النساء۔ آ$ ۶۴۔ اور ہم نے جو رسول بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے قانون اور حکم

کے مطابق اس کا حکم* جائے اور وہ لوگ۔ # اپنے حق میں ظلم کر بیٹھیں، اگر تمہارے* س آ N اور اللہ سے بخشش مانگیں اور رسول بھی ان کے لئے بخشش طلب کریں تو اللہ کو معاف کرنے والا اور مہر* ن* N گے۔

☆ سورۃ ا اب (۳۳) آ$ ۲۱۔ (مسلمانوں) درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول کے اخلاق اور عادات میں ا۔ بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آ ت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو* د کر* ہو۔

☆ سورۃ اÅم (۶) آ$ ۴۸۔ اور ہم جو رسول بھیجتے رہے ہیں تو خوŸی سنانے اور ڈرانے کو، پھر جو شخص ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔

☆ سورۃ اÅم۔ آ$ ۴۹۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا* ان کو* فرمانیوں کی وجہ سے انہیں عذاب ہوگا۔

☆ سورۃ عنکبوت (۲۹) آ$ ۵۱۔ کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ پر کتاب قرآن* زل کیا جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے (یہ بہت بڑا معجزہ ہے) بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے، جن کے دلوں میں ایمان ہے، رحمت اور نصیحت ہے۔

☆ سورۃ القصص (۲۸) آ$ ۵۱۔ اور ہم پے درپے ان لوگوں کے لئے اپنا کلام بھیجتے رہتے* کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

☆ سورۃ الزمر (۳۹) آ$ ۳۶۔ کیا اللہ اپنے بندوں کی مدد کے لئے کافی نہیں ہے، اور وہ تم کو ان لوگوں سے جو اللہ کے سوا ہیں، ڈراتے ہیں۔ اللہ کا قانون جس کو گمراہ کرے اسے ہدا$ دینے والا کوئی نہیں۔

☆ سورۃ مومن (۴۰) آ$ ۱۲۔ یہ اس لئے کہ۔ # تنہا اللہ کو پکارا جا* تھا تو تم انکار کردیتے تھے اور اگر اللہ کے ساتھ شر۔ مقرر کیا جا* تھا تو تم تسلیم کر e تھے، تو حکم تو اللہ کے لئے ہے جو ۔ سے بلند اور ,. رگ,ت ہے۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۷۳۔ (اے رسولؐ)! ان لوگوں نے اس* ت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی کہ آپ کو فر$ دے کر اس کام (تبلیغ) کی ا م دہی سے جو ہم نے آپ پر* زل کیا ہے* زرکھیں* کہ آپ ہمارے* م پر جھوٹ* تیں کہیں اور وہ لوگ (جھوٹ* تیں سن کر خوش ہو جا N اور) آپ کو دو - بنا لیں۔

☆ سورۃ بنی اسرا L ۔آ $ ۷۴۔اور اگر ہم نے (راہِ حق میں) آپ کو $ قدم نہ رکھا ہوتا تو آپ ان کی طرف کسی قدر مائل ہو ہی جاتے۔

☆ سورۃ بنی اسرا L ۔آ $ ۷۵۔(اور اگر ایسا ہو جاتا تو) اس صورت میں ہم آپ کو دگنی کا بھی دہرا عذاب چکھاتے اور مرنے پر بھی دہرا مزا چکھاتے، پھر آپ ہمارے مقابلے میں کسی کو اپنا مددگار نہ پاتے

☆ سورۃ القلم (۶۸) آ $ ۸۔پس آپ جھٹلانے والوں کی نہ ماننا۔آ $ ۹۔وہ تو چاہتے ہیں کہ آپ ذرا ڈھیلے پڑ جا N تو وہ بھی ڈھیلے ہو جا N ۔آ $ ۱۰۔اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ ماننا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہو۔

☆ سورۃ الحاقہ (۶۹) آ $ ۴۳۔یہ قول پروردگار عالم کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۔

سورۃ الحاقہ۔آ $ ۴۴۔اگر یہ رسول ہمارے بارے میں اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ لیتا۔

سورۃ الحاقہ۔آ $ ۴۵۔تو ہم اس کو اپنے داہنے ہاتھ یعنی پوری قوت سے پکڑ e ۔

سورۃ الحاقہ۔آ $ ۴۶۔پھر اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے۔

سورۃ الحاقہ۔آ $ ۴۷۔پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔

سورۃ الحاقہ۔آ $ ۴۸۔حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔

☆ سورۃ المائدہ (۵) آ $ ۴۴۔بے شک ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدا $ اور روشنی ہے۔اسی کے مطابق C ء جو فرمانبردار تھے، یہودیوں کو حکم دیتے رہے ہیں۔اور مشائخ اور علماء بھی، کیو è وہ اللہ کی کتاب کے نگہبان مقرر کئے گئے تھے۔اور اس پر گواہ تھے تو تم لوگوں سے مت ڈرنا، مجھ سے ہی ڈرنا اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت نہ لے 8 اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے لوگ کافر ہیں۔

سورۃ المائدہ۔آ $ ۴۵۔اور ہم نے ان لوگوں کے لئے تورات میں یہ حکم لکھا تھا اور فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آ ç کے بدلے آ ç ک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دا $ کے بدلے دا $ اور زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے یعنی قصاص۔لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے وہ اس کے لئے کفارہ ہوگا اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں، بے انصاف ہیں۔

سورۃ المائدہ۔آ $ ۴۷۔اور اہل انجیل کو چاہئے کہ جو احکام اللہ نے اس میں نازل کئے ہیں، ان کے مطابق حکم دیا کریں۔اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے لوگ فاسق یعنی نافرمان ہیں۔

سورۃ المائدہ۔آ $ ۴۸۔اور (اے رسول!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور جو حفاظت کے درمیان ہے اور ان کی محافظ اور نگہبان ہے، لہٰذا اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرو اور جو سچائی تمہارے پاس آ چکی ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو، ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک ہی دستور اور طر i مقرر کیا ہے اور اللہ نے دستی کی تو اس نے جو دستور دیا ہے اس پر ہی جمع کر دیتا، 1 جو حکم اس نے دیا ہے اس میں وہ تمہیں ظاہر کرنا چاہتا ہے۔سو نیک کاموں میں جلدی کرو، تم کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پھر جن باتوں میں تم کو اختلاف تھا وہ تم کو بتا دے گا۔

☆ سورۃ مرسلات (۷۷) آ $ ۵۰۔اب اس قرآن کے بعد کس بات پر ایمان لا N گے۔

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۱۷۴۔لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف چمکتا ہوا نور بھیج دیا (یعنی قرآن اور محمدؐ)۔

سورۃ K ء۔آ $ ۱۷۵۔پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے دین کی رسی کو مظبوط پکڑے رہے یعنی اس کے قانون کے مطابق عمل کرتے رہے ان کو وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور اپنی طرف سیدھا راستہ دکھائے گا۔

سورۃ K ء۔آ $ ۱۳۶۔مومنو! اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس نے اپنے رسول (محمدؐ) پر نازل کی ہے اور جو د* میں اس سے پہلے نازل کی گئی تھیں، پر ایمان لاؤ۔اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، اور روزِ قیامت سے انکار کر u، وہ راستے سے بھٹک کر دور جا اَ ا۔

☆ سورۃ ہ (۵) آ $ ۶۵۔اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگار ہوتے تو ہم ان سے ان کی برائیاں اور بد حالیاں دور کر دیتے اور انہیں نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔

سورۃ ہ۔آ $ ۶۷۔اے رسول! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا H ہے وہ لوگوں

-- پہنچا دو۔اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی رسا -- کا حق ادا نہ کیا۔اللہ تم کو لوگوں کو شر سے بچانے والا ہے۔ یقین رکھو کہ وہ یعنی اس کا قانون کافروں کو کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا۔

☆ سورۃ اÅم (٦) آ $ ۳۴۔اور آپ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے جاتے رہے ہیں تو وہ جھٹلانے اور+ پر صبر کرتے رہے یہاں -- کہ ان کے * س ہماری مدد پہنچتی رہی اور اللہ کی * توں کو کوئی بھی + لنے والا نہیں ہے۔اور آپ کو رسولوں کی خبریں پہنچ چکی ہیں۔

سورۃ اÅم۔آ $ ۱۱۵۔اور تیرے پروردگار کی * تیں سچائی اور ا« ف میں پوری ہیں اس کی * توں کو کوئی + لنے والا نہیں اور وہ 7 اور جا { ہے۔

سورۃ اÅم۔آ $ ۱۱۶۔اور اکثر لوگ جو زمین پر * دہیں اگر تم ان کا کہنا مان لوگے تو وہ تمہیں اللہ کا راستہ بھلا دیں گے وہ محض خیال کے پیچھے چلتے ہیں اور ` تے ہیں۔ اٹکل کے تیر ` تے ہیں۔

☆ سورۃ الفرقان (۲۵) آ $ ۴۳۔کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے خواہش Ñ کو معبود بنا لیا ہے،تو کیا آپ اس پر نگہبان ہو h ہیں؟

☆ سورۃ الشوریٰ (۴۲) آ $ ۲۴* فرمان یہ کہتے ہیں کہ (قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے بلکہ) اس شخص نے اللہ پر جھوٹ بہتان * + ھا ہے (یعنی خود بنا لیا ہے۔اے رسول!اگر ایسا ہو* اور تم اپنی طرف سے بنا e تو) اللہ کا قانون تمہارے دل پر مہر لگا دیتا (بلکہ دن کاٹ دیتا،سورۃ الحاقہ (۶۹) آ $ ۴۵/۴۶۔اس لئے تم ایسا نہیں کروگے) اور اللہ * طل کو مٹا * رہتا ہے اور حق کو * قی ر r ہے (اس لئے قرآن * قی رہے گا) بے شک وہ سینوں میں چھپے ہوئے راز کو بھی جا { ہے۔

☆ سورۃ ق (۵۰) آ $ ۲۹۔ہمارے یہاں * ت + لا نہیں کرتی (جو حکم ہے،سو ہے) میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کیا کر * (بلکہ بندے خود اپنے پر ظلم کیا کرتے ہیں)

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۲۱۳۔ابتداء میں . لوگ ا - ہی طر i پر تھے (پھر یہ حا * قی نہ رہی اور اختلاف رونما ہوئے) $ اللہ نے نبی بھیجے جو را -- روی پر K رت دینے والے اور کجروی کے { نج سے ڈرانے والے تھے اور ان کے ساتھ کتاب . حق * زل کی گئی * کہ حق کے * رے میں لوگوں کے درمیان جو اختلافات رونما ہوگئے تھے ان کا فیصلہ کرے (نبی کا کام اختلافات کو ختم کر * ہے نہ کہ اختلافات کو در -- بتا کر قائم رکھنا،جیسے ہمارے یہاں لکھا ملتا ہے کہ نبی کے زمانے میں اختلافات تھے * نبی کی پیشین گوئی ہے کہ

میری امت میں تہتر فرقے ہونگے) اس لئے اختلافِ امت رحمت ہے۔1 یہ عقیدہ سراسر غلط اور حرام ہے) اختلاف ان لوگوں نے کیا جنہیں حق کا علم * جا چکا تھا۔انہوں نے روشن ہدا * ت * پنے کے بعد اس لئے حق کو چھوڑ کر مختلف طر j نکالے کہ وہ آپس میں * دتی کر * چاہتے تھے۔پس جو لوگ C پر ایمان لے آئے انہیں اللہ نے اپنے اذن (قانون) سے حق کا راستہ دکھا * ۔اللہ راستہ دکھا * ہے اس کو،جو خود چاہتا ہے۔

☆ سورۃ اÅم (٦) آ $ ۱۰۹۔جو لوگ اپنے دین میں فرقے بنا N گے،اور بہت سے فرقے ہو جا N گے،ان سے تمہارا کوئی کام نہیں ان کا کام اللہ کے سپرد ہے پھر جو وہ کریں گے وہ ان کو . بتائے گا۔

☆ سورۃ توبہ (۹) آ $ ۳۱۔انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے ساتھ رب بنا رکھا ہے اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی۔حالا è ان کو یہ حکم * H تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں،لیکن وہ کہتے ہیں کہ اللہ نہیں ہے،تو سنو!یقیناً اللہ ہے۔وہ ان لوگوں کے شر - مقرر کرنے سے * ک ہے۔(اس کی تفسیر حضرت عدی بن حاتمؓ کی بیان کردہ حد $ سے بخوبی ہو جاتی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ سے یہ آ $ سن کر عرض کیا کہ یہودی و « ری نے تو اپنے علماء کی کبھی عبادت نہیں کی پھر یہ کیوں کہا H کہ انہوں نے ان کو اپنا رب بنا لیا؟ آپ نے فر * !یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے ان کی عبادت نہیں کی لیکن یہ * ت تو ہے،کہ ان کے علماء نے جس کو حلال قرار دے * اس کو انہوں نے حلال اور جس چیز کو حرام کر * اس کو حرام ہی سمجھا،یہی ان کی عبادت کر * ہے۔

کیو è حلال و حرام کرنے کا اختیار صرف اللہ کو ہے۔یہی حق اگر کوئی شخص کسی اور کے + ر تسلیم کر * ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اس کو اپنا رب بنا لیا ہے۔اس آ $ میں ان لوگوں کے لئے ڈی تنبیہ ہے جنہوں نے اپنے اپنے پیشواؤں کو تحلیل و تحریم کا منصب دے رکھا ہے اور ان کے اقوال کے مقابلہ میں وہ Àص قرآن و حد $ کو بھی اہمیت دینے کو تیار نہیں ہوتے۔

☆ سورۃ شوریٰ (۴۲) آ $ ۲۱۔کیا ان لوگوں کے لئے اللہ کے علاوہ ایسے شر - ہیں جو ان لوگوں کے لئے دین کے ایسے قوا 2 بناتے ہیں جن کی اجازت اللہ نے نہیں دی ہے؟ اگر فیصلے (کے دن) کا وعدہ پہلے سے طے نہ کر * H ہو * تو ان کے درمیان (کبھی کا) فیصلہ کر * H ہو * ۔ان ظالموں کو یقیناً درد * ک عذاب ہوگا۔

☆ سورۃ المومنون (۲۳) آ $ ۵۱۔اور بے شک یہ تمہارا دین،ا - ہی دین اسلام اور امت ہے اور

میں تمہارا رب ہوں تو میری* فرمانی سے بچتے رہو۔ آ$ ۵۲۔1 پھر انہوں نے اپنے امر (دین) کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا ہر اَ وہ کے* پس جو کچھ ہے اسی میں مگن ہے۔

☆ سورۃ روم (۳۰) آ$ ۳۱۔ اسی اللہ کے دین کی طرف دل سے متوجہ ہو جاؤ اور اللہ کی* فرمانی سے ڈرو اور لأ زقائم کرو اور ان مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ آ$ ۳۲۔ جنہوں نے اپنا اپنا دین الگ الگ بنا لیا ہے اور اَ وہوں میں $ گئے ہیں ہر ا- اَ وہ کے* پس جو کچھ ہے اسی میں مگن ہے۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۷۷۔ ہم آپ سے پہلے جتنے رسول بھیج چکے ہیں ان کے معاملے میں بھی ہمارا یہی دستور رہا ہے اور آپ ہمارے دستور میں تبد~ * پ ؤ گے (جو اگلے رسولوں کے دشمنوں کے ساتھ ہوا ہے وہی ان کے ساتھ ہوگا)

☆ سورۃ فاطر (۳۵) آ$ ۴۳۔ وہ لوگ زمین میں غرور کرنے اور ی چال چلنے لگے اور ی چال کا * ل اس کے چلنے والے پر ہی پڑ* ہے تو وہ لوگ اگلے لوگوں کی روش (اور ان کے عذاب) کے سوا اور کس چیز کے منتظر ہیں؟ (اَ ایسا ہے تو عذاب سے نہیں بچ h) تم اللہ کی عادت وقانون میں کوئی تبد~ * پ ؤ گے اور اس کے طر i میں کوئی تغیر نہ دیکھو گے۔

* ب + (میں * یت قرآنی * ی دہ لکھی گئی ہیں اس لئے پڑھتے وقت پریشان نہ ہو* ۔ * ی دہ * یت اس لئے لکھی ہیں کیوè یہ + (ا- ایسا* سور ہے جس نے امت کی وحدت کو * پ رہ * پ رہ کر * ی ہے۔ اور نوعیت یہ ہے کہ ہم اس* سور کو غلط نہیں مان رہے ہیں بلکہ حق جان کر عمل کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے علماء کرام نے ان اعمال کو دین حق بتا رکھا ہے اور وہ بھی اس پر عمل کر رہے ہیں اَ کبھی کوئی اللہ کا بندہ اس + (کے خلاف آواز بلند کر* ہے تو سارے مکتبہ فکر کے آدمی اس کا جینا حرام کر دیتے ہیں پھر وہ بھی مجبور ہو کر خاموش ہو جا* ہے اور گوشہ تنہائی میں گم ہو جا* ہے اور یہ بھی دیکھا H ہے کہ اس نیک بندے کی + گی ہی ختم کر دی جاتی ہے۔ اس لئے یہ* سور . . ڈھ رہا ہے جس کا کوئی علاج بظاہر Ã نہیں * ۔1 علاج ہے اور وہ ہے ''قرآن'' 1 یہاں بھی ا- مصیبت سامنے آتی ہے وہ یہ کہ فوراً اس بندے پر اہل قرآن کا لیبل چسپاں کر * ی جا* ہے اور G حد $ کہا جا* ہے۔ . # کہ اہل قرآن ہو* کوئی . * ت نہیں ہے کیوè قرآن اللہ کی* زل کردہ کتاب ہے اَ اس کا ماننے والا اپنے کو اہل قرآن کہتا ہے تو HK ہ کر* ہے، کیا وہ اپنے کو اہل انجیل * ی اہل گیتا* ی اہل + بتائے۔ اہل قرآن ہو* بہت بڑی نیکی ہے، 1 فی زمانہ ا- فرقہ اہل قرآن * م سے وجود

میں ہے، لیکن وہ اہل قرآن نہیں ہے۔ اس کے عقیدے قرآن کے خلاف ہیں جن کو لوگوں نے پڑھ لیا ہے اس لئے . # بھی کوئی قرآن کی . ت کر* ہے فوراً ذہن ادھر منتقل ہو جا* ہے، 1 ان آدمیوں کو پہلے . ت سن کر قرآن میں دیکھ 8 چاہئے، اَ قرآن کے مطابق ہو تو مخالفت نہ ہو، اَ قرآن کے خلاف ہو تو ضرور مخالفت ہو۔

یہ فرقہ 'اہل قرآن' کیوں وجود میں * ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ کافی دنوں سے قوم قرآن سے دور ہو گئی ہے۔1 قرآن اللہ کی کتاب ہے یہ ضرور ہر زمانے میں غا . آتی رہے گی* ہم یا اپنے آپ غا . نہیں آئے گی اس کی تعلیم کو نیک آدمی سمجھ کر عمل کر کے دوسروں -- پہنچاتے رہیں گے اور یہ غا . ہو* رہے گا اور بغیر کسی سہارے کے بھی قرآن کی تعلیم قانون کو د * ما ,, چلی جا رہی ہے جیسے، قرآن کے قانون کے مطابق لڑکیوں کو ورا$ میں حق دینا، بیوا کی شادی وغیرہ کے * رے میں د * نے مان کر اپنے یہاں لاگو کیا ہے۔ ا- قدم آگے بڑھ کر دیکھئے کہ محمدؐ نے کہا کہ کھا* کھانے سے پہلے اور + -- کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح سے دھو لیا کرو اور فی زمانہ اس ن t L ئی پر جو طب ہے پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اور فی زمانہ اس پر عمل کرنے کے لئے عالمی سطح پر ا- دن ہی مخصوص کر لیا H ہے، اس دن ہاتھ دھونے میں صابن کا استعمال کیا جا* ہے، اور اس عمل کی تلقین + یو، ٹی وی پر سرکاری اشتہاروں کے ذریعہ بھی کی جا رہی ہے۔ کہا نبی* پ کؐ نے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر کپڑے سے نہ پونچھو۔ یہ L رسول ہے۔ آج زمانہ اس ن L کو بھی اپنا رہا ہے، اور ۲۷ / اکتو . کو ''ہاتھ دھو* دِوَس'' منا* ی جا* ہے۔ یہی قرآن کا غا . * ہے۔ بھلے ہی حامل قرآن اس سے ا اف کرتے ہیں لیکن قرآن کے قانون کو د * تسلیم کرتی جا رہی ہے۔ لیکن یہ غیر شعوری طر i سے ہو رہا ہے، حالا è یہ امید ہے کہ شعور کے ساتھ بھی اس کو * جائے گا۔ یہ ہی مطلب ہے اللہ کے کلام کی حفاظت کرنے کا۔ سو مخالفوں نے بھی قرآن کے معجزے کو دیکھ کر یہ محسوس کیا کہ جلد * ی لوگ قرآن کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اور یہ غا . آ کر رہے گا۔ اس لئے پہلے ہی ا- فرقہ اہل قرآن کے * م سے کھڑا کر * ی اور اس کے ذریعہ سے اپنا مقصد لوگوں کے سامنے لائے جو قرآن کے خلاف ہے۔ ان کی ایسی کتابوں کو پڑھ کر لوگ جان لیں گے کہ یہ فرقہ اہل قرآن نہیں ہے بلکہ قرآن کے مخالف ہے، تو یہ فرقہ وجود میں * ی اور ان کا لٹر Z کتابی شکل میں کافی تعداد میں شائع ہوا۔ لوگوں نے پڑھا اور æ غلط کہا، مثلاً قرآن میں ہے کہ حضرت عیسیٰ بغیر * پ کے پیدا ہوئے، 1 یہ فرقہ کہتا ہے کہ ان کا * پ تھا اور اس کا * م یوسف رلکھا ہے * ی قرآن میں لأ * پانچ وقت ہے اور قیام، رکوع اور

سجدے کے ساتھ ہے،1 یہ فرقہ کہتا ہے کہ ںٔا * م ہے فرض منصبی کا پورا کر* ، مسجد والی ںٔا ز ضروری نہیں، اور اَ ہے تو صرف تین وقت ہے، اور ہر وقت میں دو رکعت، اور ںٔا ز میں صرف دعائیہ * یت ہی پڑھی جا N گی، سلسلہ سے نہیں، اور اَ ںٔا ز پڑھنے کا وقت نہیں ہے تو ںٔا ز، قیام رکوع سجدہ والی نہیں پڑھنی چاہئے اس سے وقت بیکار ہو* ہے۔ اس فرقے نے جنات کا بھی انکار کیا ہے، اور دبے لفظوں میں فرشتوں کا بھی انکار کرتے ہیں ، وغیرہ وغیرہ۔ ان * توں کو پڑھ کر ان سے بیزاری ہے، اور ہونی بھی چاہئے *۔ ہم ان کی بہت سی * تیں اچھی بھی ہیں۔ یہ * تیں اچھی کیوں ہیں؟ اَ کچھ * تیں اچھی نہ ہوتیں تو ان کی * تیں کیسے سامنے آتیں؟ اس لئے ان اچھی * توں کی آڑ میں انہوں نے * تیں لوگوں کے ذہن میں فٹ کر دیں، اور معاملہ پیچیدہ ہو H۔ جس کا * نیک آدمیوں کے کام میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ بہت جلد قوم ہر طرح کے غلط پر وپیگنڈے کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کی تعلیم کو قبول کر لے گی۔ حالا è د* قبول کرتی بھی چلی جا رہی ہے لیکن رفتار سست ہے، وقت اور محنت درکار ہے رفتار کو تیز کرنے کے لئے۔ اب میں اصل * ت پر آ رہا ہوں، جو * یت لکھی گئی ہیں ان میں یہی حکم ہے کہ جو قرآن میں درج ہے اسی پر ہی عمل ہو* چاہئے، محمدؐ نے بھی قرآن پر ہی عمل کیا۔ قرآن کے خلاف عمل کرنے پر بڑی سخت وعید ہے۔ ایسی وعید کے ہوتے ہوئے محمدؐ قرآن کے خلاف عمل نہیں کر h تھے۔ اس لئے امت کو بھی وہی کر* چاہئے جو محمدؐ نے کیا اور بتا* ۔ اور وہ ہے قرآن۔ قرآن نے اختلاف کو شرک بتا* ہے، دین میں ہر نئی * ت بہ M ثواب داخل کر 8+ (ہے، شرک اور + (جہنم میں لے جائے گی۔

اب میں سوال کر* ہوں کہ کیا صحابہ ءکرام میں دین کے * رے میں اختلاف تھا؟ کیا ''اختلافِ امت'' رحمت ہے؟ کیا محمدؐ کے سامنے کوئی فرقہ تھا یعنی شیعہ، سنی، حنفی، مالکی، حنبلی، شافعی، جعفری، اہل حد $ ، اہل قرآن، دیوبندی، W ی، نصیری، دروزی، قا* نی وغیرہ وغیرہ؟

ظاہر ہے ان میں سے کوئی اس وقت نہیں تھا، اور اس وقت امت کا * م تھا ''مسلم''، جو کہ حقیقت ہے اور آج بھی ہو* چاہئے، 1 نہیں ہے۔ ا یہ مسلم * م سے لوگوں کو پڑے ہے اپنے کو کسی مسلک میں ہو* ہی حقیقت مان لیا ہے۔ # کہ یہ فرقے محمدؐ سے بہت بعد کے ہیں اس لئے یہ فرقے، اور ہر طرح کا اختلاف، نئ اX د+ (، شرک اور کفر ہیں۔ مسلم قوم کو صرف اور صرف قرآن کا قانون ہی ماننا چاہئے، جو کہ حقیقت ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ اے محمدؐ! جو لوگ ایمان لائے ان لوگوں کو میں نے ا یہ کر* میں ان سے راضی ہو H اور یہ مجھ

سے راضی ہو گئے اور ا یہ ہونے میں ہی فا+ ہ ہے۔ محمدؐ کا کام بھی اختلاف کو ختم کر* تھا نہ کہ اختلاف کو بڑھاوا دینا۔ پھر یہ اختلاف اور فرقے کیوں مان رکھے ہیں۔ اور جان بوجھ کر ہم جہنم میں جانے کو تیار ہو رہے ہیں۔

بھائیو! ابھی وقت ہے کہ ہم ہر اختلاف اور + (کو چھوڑ کر سچے پکے مسلم بن جا N ، اسی میں خیر ہے۔ اللہ K نوں کو متحد رہنے کے لئے قدم قدم پر ہدا $ دے رہا ہے، آ $ پیش ہے:

☆ سورۃ آ ل (۸) آ $ ۴۶۔ اور اللہ و رسول کے حکم پر چلو (یہ * درہے کہ اللہ اور رسول کا حکم الگ الگ نہیں ہے، جو اللہ کا حکم ہے وہی رسول کا ہے) اور آپس میں جھگڑا و اختلاف نہ کرو کہ (ایسا کرو گے تو) تم * دل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جا* رہے گا اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

نئ اX دیعنی + (کی ا یہ مثال قرآن سے پیش کر رہا ہوں۔ مثالیں تو بہت ہیں 1 ا یہ پر ہی اکتفاء کر رہا ہوں:

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۱۱۰۔ (اے رسول!) ان سے کہو! تم اسے اللہ کہہ کر پکار* یا رحمٰن کے * م سے * د کرو جس * م سے بھی (چاہو اسے) پکارو، اس کے سارے * م اچھے ہیں۔ اور اے رسول (اور مسلمانو!) ںٔا ز میں (قرآن) نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ ہی بہت آہستہ، بلکہ درمیانی آواز سے پڑھو (درمیانی راہ اختیار کرو)

☆ حد $ صحیح بخاری جلد دوم عربی اردو (ص۸۳۴) حد $ (۱۸۳۳) سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے ارشا* ری تعالیٰ ''اور اپنی ںٔا ز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو * لکل آہستہ اور ان دونوں کے @ میں راستہ تلاش کرو'' (سورۃ ۱۷۔ آ $ ۱۱۰) کے * رے میں روا $ کی، انہوں نے فر* : یہ آ $ اس وقت * زل ہوئی # آپؐ مکہ) میں ہی جلوہ افروز تھے اور اپنے اصحابؓ کو ںٔا ز پڑھاتے وقت بلند آواز سے قرآن کی تلاوت فرماتے، تو اسے سن کر مشرکین مکہ کلام الٰہی کو، جس پر * زل ہوا اسکو، جو اسے لے کر * یا اور جس نے * زل کیا اس کو برا بھلا (اَ * للہ) کہتے۔ اس پر اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ اپنی ںٔا زوں میں قرآن کریم کی تلاوت اتنی بلند آواز سے نہ کرو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن کریم کے متعلق + کلامی کریں، اور نہ اتنی آہستہ آواز سے پڑھنا کہ تمہارے ساتھی بھی اسے نہ سن سکیں، ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

اس آ $ کی تفسیر میں مو* مودودیؒ نے لکھا ہے کہ # مکہ جیسے حالات نہ رہیں اور امن قائم ہو جائے تو پھر بلند آواز سے پڑھو۔ البتہ # کبھی مسلمانوں کو مکہ جیسے حالات سے دوچار ہو* پڑے، تو انہیں اسی

ہدا$ کے مطابق عمل کر* چاہئے (ترجمہ قرآن مجید مع مختصر حواشی* رپنجم، دسمبر ۱۹۸۳ء، ص ۷۵۱/۷۵۲، سورۃ بنی اسرا L)

قرآن کی آ$ اور حد$ سے* $ ہو* ہے کہ رائج الوقت ú زیں قرآن اور حد$ کے خلاف ہیں۔ آ$ سے حکم ملتا ہے کہ ú ز درمیانی آواز سے پڑھو جس کو مقتدی سن لیں، لیکن ہر ú ز اس آ$ اور حد$ کے خلاف ہے۔ اس کے* رے میں قرآن میں کوئی ایسا حکم نہیں جس سے* $ ہو کہ سرّی ú ز پڑھی جاسکتی ہے۔ نبیؐ نے اس آ$ کے مطابق ú ز پڑھی اور آپؐ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی آواز سے ú ز پڑھی لیکن آج خاموش ú ز پڑھی جارہی ہے۔ یہ خاموش (سرّی) ú ز نبیؐ کے طر i سے ہٹ کر ہے اس لئے یہ طر i+ (ہے۔ اور+ (گمراہی ہے اور گمراہی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اس ا- مثال سے ہی ہم جان لیں کہ حقیقت کیا ہے، کہ جو بھی طر i نبیؐ کے بعد * اX دکیا وہ + (ہے چاہے وہ اختلاف ہو* ا امسلک، اللہ سے دعا ہے کہ ہم صحیح قرآن کی پیروی کرنے والے بن جا N ہر+ (واختلاف کو چھوڑ دیں۔

ا- اصطلاح عام ہے کہ ''قرآن و Ŀ'' تو Ŀ کا معنی کیا ہے؟

Ŀ کے معنی ہیں عادت، طر i عمل۔ محمدؐ کی عادت، طر i* عمل کیا تھا؟ وہ قار M نے پڑھ لیا ہوگا مندرجہ* لا* ت میں وہ یہ کہ محمدؐ کا پورا عمل، طر i، قول قرآن تھا، جس کے لئے یہ حد$ 5 حظہ فرما N :

☆ کسی شخص نے آپؐ کے وصال کے بعد حضرت عائشہ صد iؓ سے در* فت کیا کہ اے ام المومنین! محمدؐ کی سیرت اور طر i کیا تھا؟ تو آپؓ نے فر* کہ تو نے قرآن پڑھا ہے؟ جواب 5 کہ ہاں۔ فر* ! آپؐ چلتا پھر* قرآن تھے۔ یعنی آپؐ کا طر i عمل، قول اور عادت مکمل قرآن تھا۔ (صحیح مسلم بن الحجاج، کتاب المسافرین، ص ۱۳۹)

اس لئے جو قرآن ہے وہی Ŀ ہے اور جو Ŀ ہے وہی قرآن ہے۔ الگ سے کوئی چیز نہیں۔ لیکن ہمارے سامنے قرآن سے الگ بہت سی* تیں ہیں جن پر عمل ہو رہا ہے، یہ کہہ کر کہ یہ ''نبیؐ نے فر* ہے''۔ اب اس* ت پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ '' Ŀ'' حقیقی معنوں میں کیا ہے؟ اور+ (کیا ہے؟

شاتم رسول

اللہ نے اس کائنات میں بہت سی مخلوق پیدا کیں، ان میں سے ا- K ن ہے۔ K ن کے علاوہ اللہ نے دوسری مخلوق کے لئے جو قانون بنا* وہ اس پر حرف بہ حرف عمل پیرا ہے۔ اور اس سے ذرّہ برا بھی ا اف کو تیار نہیں، لیکن K ن ا- ایسی مخلوق ہے کہ یہ* فرمانی بھی کرتی ہے اور فرمانبرداری بھی۔ ایسی حا میں اس کے لئے کوئی قانون ہو* ضروری ہے لیکن یہ قانون ہر فرد کو براہ را نہیں* جا* بلکہ کسی اپنے چنیدہ بندۂ خاص (نبی رسول) کے ذریعہ* جا* ہے۔ وہ بندۂ خاص قانون الٰہی کو اللہ سے لے کر پہلے خود عمل کر* ہے اور پھر دوسرے K نوں کو بتا* ہے۔ دوسرے K ن نبی کے بتائے ہوئے راستے پر اس کی تقلید کرتے ہوئے عمل کرتے ہیں۔، اور کچھ K ن* فرمانی کرتے ہیں۔ کچھ لغزش بھی کھا جاتے ہیں لیکن نبی کسی بھی قیمت پر اللہ کے قانون کی* فرمانی نہیں کر* ، کیوè وہ+ اتِ خود ا- نمونہ ہو* ہے جس کو اللہ نے اپنے تمام بندوں میں سے چن کر اسے یہ عالی مقام » کیا ہو* ہے۔

نبی کیسا ہو* ہے؟

جس بندے کو اللہ t ت کے اعلیٰ مقام پر فائز کرنے کے لئے چنتا ہے اس کی ت M شروع ہی سے ایسے غیر محسوس طر i پر ہوتی ہے، جس کو دوسرے تو دوسرے، خود نبی کو بھی محسوس نہیں ہوتی۔ نبی کی + گی t ت ملنے سے پہلے بھی بہت بلند معیار کی ہوتی ہے اور دوسرے لوگ اس کے کردار کو دیکھ کر اسے 'صدیق' 'امین' کے لقب سے پکارتے ہیں، اپنے فیصلے اس سے کراتے ہیں، اس کے کیے ہوئے فیصلوں پر یقین کرتے ہیں، 1 کسی کو بھی معلوم نہیں ہو* کہ یہ آگے چل کر کیا بنے گا۔ خود نبی کو بھی علم نہیں ہو* کہ میں نبی بنا* جاؤں گا، جس کی شہادت قرآن دیتا ہے۔ (سورۃ شوریٰ (۴۲): آ$ ۵۲، سورۃ القصص (۲۸): آ$ ۸۵/۸۶، سورۃ العنکبوت (۲۹): آ$ ۴۸، سورۃ K ء (۴): آ$ ۱۱۳، سورۃ ھود (۱۱): آ$ ۴۹)

اللہ نے ہر نبی کو معصوم بنا* ہے۔ اس کی ت M اچھے طر i پر کی، جس طر i سے K نوں میں تبلیغ کرانی تھی۔ کبھی نبی نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔ نبی کے معصوم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ t ت سے پہلے کی + گی بھی بہترین صاف ستھری اور مثالی ہوتی ہے اور t ت ملنے کے بعد پورا عمل* زل شدہ وحی کے مطابق ہو* ہے، نہ کم نہ* دہ۔ یہ ہی طر i ہر نبی کی Ŀ کہلا* ہے۔

1 ہمارے پڑھنے میں یہ آ رہا ہے کہ فلاں نبی نے اللہ کے علاوہ در # سے پناہ طلب کی، فلاں نے جھوٹ بولا (بخاری جلد دوم، ص۲۶۴، کتاب الC ء۵۸۴)، فلاں نے پڑوسی عورت کو اپنے گھر میں رکھ لیا، پہلے تو کیا پھر اس کے شوہر کو اپنی فوج میں بھیج کر قتل کرا دیا (تفسیر مولانا شاہ رفیع الدین، ص۳۴۴، ۳/۶۳۴) کسی نے اللہ کے حلال کو حرام کر لیا (محمدؐ کے لئے لکھا H ہے کہ شہد کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا) وغیرہ وغیرہ (أ ذ * باللہ)۔

محمدؐ سے پہلے نبیوں کے * رے میں تو قار M کرام سابقہ ذخیروں میں دیکھ لیں۔ ان کے * رے میں تو صرف ا یہ اشارہ ہی کر * ہے۔ اس وقت صرف محمدؐ کے حالات کے * رے میں لکھ رہا ہوں کہ ان کے * رے میں ہمارے خیالات کیا ہیں، اور قرآن کریم میں کیا حکم ہے؟

ان قوا 2 کی پابندی اور خلاف ورزی پر ہی حشر کے میدان میں جزا اور سزا کا فیصلہ ہوگا اس کے خلاف نہیں۔ اور اس + گی میں بھی عزت وذ ۔ اسی عمل پر ملتی ہے۔ قرآن میں درج کچھ احکام کا + کرہ:

قرآن کے مطابق ہر عمل کیا جائے گا۔ اللہ کے حلال کہے کو حلال اور اللہ کے حرام کہے کو حرام کیا جائے گا۔ حاملہ عورت سے نکاح نہیں کیا جائے گا۔ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، وضع حمل کے بعد نکاح ہوگا۔ اسی سے قانون ا n اء بنا ہے کہ غیر معاشرہ سے آئی عورت . # مسلمان ہو * ہو جائے، اس سے نکاح کرنے سے پہلے ا n اء کیا جائے گا۔ سورۃ ا ۔اب جو ۵ھ میں * زل ہو چکی ہے، میں نبیؐ کے لئے حکم ہے کہ اس وقت جو عورتیں آپ کے نکاح میں ہیں ان کو طلاق نہیں دی جائے گی اور نہ کوئی اور نکاح کیا جائے گا۔ (سورۃ ا ۔اب آ $ ۵۲) کسی کمزور آدمی کو نہ جھڑکا جائے گا نہ اپنے سے دور کیا جائے گا۔ . # - کسی کام کے * رے میں وحی نہ آ جائے اس وقت - وہ کام نہ کیا جائے گا (سورۃ ۶۸ آ $ ۴۸)

قرآن میں نکاح کے * رے میں جو تعداد درج ہے اس کے مطابق ہی نکاح کیا جائے گا۔ اس حد کو نہیں توڑا جائے گا۔ صلوٰۃ کیسے ادا کی جائے گی؟ زکوٰۃ کی حقیقت کیا ہے؟

سورۃ محمد ۱ھ میں * زل ہوئی۔ اس میں ہے کہ جنگی قیدیوں کو امن ہونے کی صورت میں آزاد کیا جائے گا، لو + ی غلام نہیں بنا * جائے گا۔ (آ $ ۵)

بہر حال قرآن میں درج ضابطہء حیات کے مطابق ہی + گی گزاری جائے گی، اس کے خلاف * لکل نہیں۔ جو اس کے خلاف کرے گا وہ گنہگار ہوگا * جو کوئی قرآن کے مطابق عمل کر * ہے اور دوسرا اس کے

خلاف غلط الزام لگا * ہے، تو وہ الزام لگانے والا آدمی گنہ گار ہے۔ اچھے اور نیک K ان پر تہمت لگا * ہے اس لئے تہمت لگانے کے L اس شاتم کو سزا دی جائے گی، اگر قرآن اجازت دیتا ہے۔ اور اگر اس کا الزام در ۔ ہے تو اس کو سزا نہیں دی جائے گی بلکہ جس نے غلط کام کیا ہے اس کو سزا دی جائے گی۔

قرآن محمدؐ پر * زل ہوا۔ اس لئے کہ آپؐ کو اللہ نے چن لیا تھا۔ آپؐ کی M اللہ کی نگرانی میں ہوئی تھی۔ اس نگرانی کا ہی نتیجہ تھا کہ آپؐ کا کردار، اخلاق، ہمت اور صبر اتنا بلند تھا کہ اس کی مثال ممکن نہیں۔ آپؐ صد فی صد قرآن کی اتباع کرتے تھے۔ قرآن اور رو * یت شاہد ہیں کہ اگر آپ خلاف ورزی کرتے تو درج قرآن سزا کے مطابق آپؐ کی رگِ گ دن کاٹ دی جاتی (سورۃ ۶۹ آ $ ۴۴ * ۴۷) ایسی حا ۔ میں خلاف ورزی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو * ۔

خلاف ورزی کرنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ ہمارا یقین ہو * چاہئے، $ ہم مسلمان ہیں۔ اگر ایسا یقین نہیں ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ محمدؐ نے فلاں فلاں خلاف ورزی کی H ہ کیا تو ہم شاتم ہیں۔ الزام ۔ اشی کرنے والے کو سخت سے سخت سزا ملنی چاہئے۔

اب دیکھا یہ جائے کہ ہم نے محمدؐ کے * رے میں کیا لکھ رکھا ہے * ہم نے نہیں لکھا کسی منافق نے لکھ * ہوا اور ہم بھولے پن کی وجہ سے اس کے لکھے کو در ۔ تسلیم کر رہے ہوں اور یہ یقین کر لیا ہو کہ حقیقت میں محمدؐ نے ہی ایسا کیا ہے اور یہی دین ہے، اگر ہم دھوکا کھا رہے ہیں تو ہم کو اپنی غلطی کو در ۔ کرتے ہوئے یہ اعلان کر دینا چاہئے کہ محمدؐ ایسا عمل ہرگز نہیں کر h ، یہ ان کے اوپر الزام ۔ اشی ہے۔ اور اس غلط لکھے کو اپنی کتابوں سے نکال دینا چاہئے، اس کے خلاف اگر ہم یہی تسلیم کرتے رہیں کہ محمدؐ نے ہی ایسا کیا ہے تو ہماری بہت بڑی + قسمتی ہے اور نبی پر تہمت ہے، ان کی شان میں گستاخی ہے۔

اب یہ دیکھا جائے کہ ہماری سابقہ کتابوں میں کیا کیا لکھا ہے اور ہم ان کو آگے بڑھاتے رہتے ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ محمدؐ نے ایسا کیا ہے اور حد $ * ریخ میں ایسا ہی لکھا ہے، اور یہ قرآن کے عین مطابق ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ قرآن کی روشنی میں محمدؐ کس حیثیت کے مالک تھے؟ کیا وہ آزاد خود مختار تھے؟

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۱۰۵۔ ہم نے یہ کتاب تم پر سچائی کے ساتھ * زل کی * کہ تم اللہ کے * زل

کئے ہوئے فرمان کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور خیا$ کرنے والے بے ایمانوں کی طرف سے بحث نہ کرو۔

☆ سورۃ اÅم (۶) آ$ ۱۹۔ پوچھو! کو´ چیز.ٹی ہے یعنی اہم ہے شہادت کے لحاظ سے؟ کہو! کہ اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان۔ اور میری طرف یہ قرآن وحی کیاHی ہے* کہ اس کے ذریعہ تمہیں اور جس شخص کو یہ پہنچ سکے، آگاہ کردوں۔ کیا تم اس* ت کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں؟ کہہ دو کہ میں تو شہادت نہیں دیتا۔ کہہ دو کہ صرف وہی ا- معبود ہے اور جن کو شر- بناتے ہو، میں ان سے بیزار ہوں۔

سورۃ اÅم۔آ$ ۱۰۰۔ اور یہ ا- کتاب ہے جسے ہم نے* زل کیا ہے*. -- ہے لہٰذا اس پر عمل کرو اور اللہ کی* فرمانی سے بچو* کہ تم پر رحم کیا جائے۔

☆ سورۃ اعراف (۷) آ$ ۳۔ لوگو! جو کتاب تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے* زل ہوئی ہے، اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو۔1تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

سورۃ اعراف۔آ$ ۲۰۳۔ اور . # تم ان کے* پ س کوئی آ$ نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے کیوں نہیں بنالی۔ کہہ دو میں تو اس حکم کی پیروی کر* ہوں جو میرے رب کے* پ س سے میری طرف * ہے۔ (قرآن) تمہارے رب کی جا$ سے دانش و بصیرت اور مومنوں کے لئے ہدا$ اور رحمت ہے۔

☆ سورۃ یونس (۱۰) آ$ ۱۵۔ . # ان کے سامنے ہماری*یت پڑھ کر سنائی جا N گی تو وہ لوگ (جن کو مرنے کے بعد ہمارے سامنے آنے کی امید نہیں رسول سے) کہیں گے (چوè اس قرآن میں ہمارے بتوں کی. ائی ہے اس لئے) تم اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤ۔ کہہ دینا کہ مجھے اختیار نہیں ہے کہ اسے اپنی طرف سے+ ل دوں، میں تو اس حکم کا* پ بند ہوں جو میری طرف وحی کیا جا* ہے۔ اَ میں اپنے رب کی* فرمانی کروں (اور اس قرآن کا ا- حرف بھی+ ل دوں) تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھ پر عذاب کڑ ادن نہ آ جائے۔

سورۃ یونس۔آ$ ۱۰۹۔ اور (اے رسول!) تمہیں وحی کے ذریعہ جو حکم *ی جا رہا ہے اس کی پیروی کرو اور (تکلیفوں کا) ہمت کے ساتھ مقابلہ کرو یعنی صبر کرو، یہاں -- کہ اللہ تمہارے اور کافروں کے درمیان فیصلہ کرے اور وہی . سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

☆ سورۃ القصص (۲۸) آ$ ۸۵۔ بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ہے وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں آپ جا* چاہتے ہیں (یعنی) کامیابی کی جگہ پر۔ تم کہہ دو! میرا رب خوب جا{ ہے اسے جو ہدا$ لا*ی اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے۔

☆ سورۃ ا اب (۳۳) آ$ ۲۔ اور جو کتاب تم کو تمہارے رب کی طرف سے وحی کی جا رہی ہے، اس کی پیروی کر* ۔ بے شک اللہ تمہارے . اعمال سے خبردار ہے۔

☆ سورۃ احقاف (۴۶) آ$ ۹۔ کہہ دو کہ میں کوئی * رسول نہیں*ی۔ اور میں نہیں جا{ کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا؟ میں تو اسی کی پیروی کر* ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میرا کام تو کھلا ڈر* ہے۔

☆ سورۃ اÅم (۶) آ$ ۵۔ چنانچہ . # ان کے* پ س حق یعنی قرآن آHی تو انہوں نے اسے جھٹلا *ی۔ سو جیسا کچھ وہ لوگ مذاق اڑاتے ہیں، اس کا نتیجہ انہیں عن قر$ معلوم ہو جائے گا۔

سورۃ اÅم۔آ$ ۵۰۔ کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے* پ س اللہ کے ´انے ہیں اور نہ میں غیب جا{ ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کر* ہوں جو مجھ پر وحی کیا جا* ہے۔ کہہ دو کہ کیا+ ھا اور آنکھوں والا. ہو h ہیں؟ تو پھر غور (کیوں) نہیں کرتے؟

سورۃ اÅم۔آ$ ۱۶۱۔ کہہ دو! مجھے میرے رب نے سیدھا راستہ دکھا*ی ہے، دین . اہیم کا جو ا- اللہ ہی کی طرف تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

☆ سورۃ النحل (۱۶) آ$ ۱۲۳۔ پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ دین . اہیم کی پیروی اختیار کرو جو . سے ٹ کر ا- اللہ کے ہو رہے تھے، اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

☆ سورۃ سبا (۳۴) آ$ ۵۰۔ کہہ دو کہ اَ میں بقول تمہارے گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا نقصان مجھی کو ہے۔ . # کہ میں گمراہ نہیں ہوں۔ اور اَ ہدا$ پر ہوں تو یہ اس کا طفیل ہے کہ جو میرا رب میری طرف وحی بھیجتا ہے۔ بے شک وہ ġ والا اور قر$ ہے۔

☆ سورۃ القلم (۶۸) آ$ ۴۸۔ (اے رسول!) آپ اپنے رب کے حکم کے لئے مستقل مزاج رہیں (جلدی نہ کریں، وحی کا انتظار کریں) اور مچھلی والے کی طرح جلدی کرنے والے نہ ہو جا* وہ وقت قابل ذکر ہے . # اس نے پکارا، اور وہ غصہ کو پیئے ہوئے تھا۔

☆ سورۃ الحاقہ (۶۹) آ$ ۴۳۔ یہ قول پ وردگارِ عالم کی طرف سے ہے۔

سورۃ الحاقہ۔ آ$ ۴۴۔اگر یہ (رسول) ہمارے بارے میں اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کرلا* ۔

سورۃ الحاقہ۔ آ$ ۴۵۔ تو ہم اس کو اپنے داہنے ہاتھ یعنی پوری قوت سے پکڑ e ۔

سورۃ الحاقہ۔ آ$ ۴۶۔ پھر اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے۔

سورۃ الحاقہ۔ آ$ ۴۷۔ پھر تم میں سے کوئی بھی ہمیں اس کام سے روکنے والا نہ ہو* ۔

سورۃ الحاقہ۔ آ$ ۴۸۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن پ ہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۷۴۔ اگر ہم نے (راہِ حق میں) آپ کو* $ قدم نہ رکھا ہو* تو آپ ان کی طرف کسی قدر مائل ہو ہی جاتے۔

سورۃ بنی اسرا L ۔ آ$ ۷۵۔ (اگر ایسا ہو جا* تو) اس صورت میں ہم آپ کو* گی کا بھی دہرا عذاب چکھاتے اور مرنے پ بھی د* مزا چکھاتے۔ پھر آپ ہمارے مقابلے میں کسی کو اپنا مددگار نہ پ تے۔

☆ سورۃ یونس (۱۰) آ$ ۱۶۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ تو میں ہی یہ کتاب تم کو پڑھ کر سنا* اور نہ وہی تمہیں اس سے واقف کر* ، میں اس سے پہلے تم میں ا- عمر رہا ہوں (اور کبھی ا- لفظ بھی غلط نہیں کہا، تم نے مجھے صادق اور امین کہا) بھلا تم سمجھتے نہیں۔

☆ سورۃ القلم (۶۸) آ$ ۳۔ (اور تم K نوں کی اصلاح کے لئے جیسی کچھ تکلیفیں ب دا ٔ- کر رہے ہو) تمہارے لئے اس کا بے حساب ا ہے۔ آ$ ۴۔ اور بے شک آپ کے اخلاق بڑے اعلیٰ ہیں آپ اخلاق کے بلند مقام پ ہیں۔

☆ سورۃ المائ+ ہ (۵) آ$ ۸۷۔ اے ایمان والو! اللہ نے جو* ک چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں انہیں حرام مت کر* اور حد سے آگے نہ بڑھو، حد سے آگے بڑھنے والوں کو اللہ دو ۔ نہیں ر r ۔

سورۃ المائ+ ہ۔ آ$ ۸۸۔ اور جو حلال اور پ کیزہ چیزیں اللہ نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ اور جس اللہ پ تمہارا ایمان ہے اس کی* فرمانی سے ڈرتے رہو۔

☆ آلِ عمران (۳) آ$ ۷۹۔ کسی بشر کے لئے یہ لائق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم (قانون) و t ت » کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (یعنی میرا حکم مانو) بلکہ اس کے لئے یہ لائق ہے کہ وہ یہ کہے کہ لوگو! رب کے بندے بنو، اس لئے کہ تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرنے

والے ہو اور اسی کتاب کا درس دیتے ہو۔

سورۃ آلِ عمران۔ آ$ ۸۰۔ وہ تم سے ہرگز نہ کہے گا کہ فرشتوں کو* ی رسول کو اپنا رب بنالو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ا- نبی تمہیں کفر کا حکم دے جبکہ تم مسلم ہو۔

☆ سورۃ الشوریٰ (۴۲) آ$ ۲۱۔ کیا ان لوگوں کے لئے اللہ کے علاوہ ایسے شر- ہیں جو ان لوگوں کے لئے دین کے ایسے قوا 2 بناتے ہیں جن کی اجازت اللہ نے نہیں دی ہے؟ اگر فیصلے (کے دن) کا وعدہ پہلے سے طے نہ کر* یا H ہو* تو ان کے درمیان (کبھی کا) فیصلہ کر* یا H ہو* ، ان ظالموں کو یقیناً درد* ک عذاب ہوگا۔

☆ سورۃ اÅم (۶) آ$ ۵۷۔ کہہ دو کہ میں تو اپنے رب کی روشن دلیل پ ہوں اور تم اس کو جھٹلاتے ہو جس چیز کے لئے تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے* س نہیں ہے، ایسا حکم اللہ کے اختیار میں ہے، حکم اس کا ہی چلتا ہے۔ وہ سچی بات بیان فرما* ہے۔ اور وہ سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

☆ سورۃ آلِ عمران (۳) آ$ ۱۲۸۔ (اے رسول!) اس کام میں (یعنی معافی اور سزا میں) تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے (اب دو صورتیں ہیں * ی اللہ ان کے حال پ مہر* نی کرے (اگر توبہ کر کے نیک بن جا N * ی انہیں عذاب دے کہ وہ ظالم لوگ ہیں۔

☆ سورۃ یونس (۱۰) آ$ ۴۹۔ تم کہہ دینا! میں تو خود اپنی جان کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں یقیناً وہی ہو* ہے جو اللہ چاہتا ہے ہر امت (کے زوال) کا ا- وقت مقرر ہے۔ # وہ وقت آ جا* ہے تو نہ ا- گھڑی پیچھے ہو سکتی ہے اور نہ آگے۔

سورۃ یونس۔ آ$ ۵۹۔ (اے رسول ان سے) کہو! کیا تم نے اس بات پ بھی غور کیا کہ اللہ نے تمہاری روزی کے لئے جو چیزیں پیدا کی ہیں، تم نے (اپنے وہم کی بنا پ) بعض کو حرام اور بعض کو حلال فرض کر لیا ہے، ان سے پوچھو! کیا اللہ نے تمہیں اجازت دے رکھی ہے* ی تم اللہ کے* م پ جھوٹی بات کہہ رہے ہو۔

☆ سورۃ النحل (۱۶) آ$ ۱۱۶۔ تمہاری* نوں پ جو جھوٹی بات آ جائے اسے بے دھڑک نہ کہہ* ی کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ یہ تو اللہ کے* م پ جھوٹی بات کہنا ہے (کسی چیز کو حلال* ی حرام کر* ہے تو وہ اللہ پ جھوٹ بہتان* + ھتا ہے) جو لوگ اللہ پ جھوٹ بہتان* + ھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہونگے۔

☆ سورۃ یوسف (۱۲) آ$ ۳۔ ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ہم

نے آپ کی جا$ یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا ہے اور یقیناً آپ اس سے پہلے بے خبروں میں سے تھے۔

آیت بالا میں یہ بتا H ہے کہ محمدؐ کو کیا حکم ہے، آپ کس طرح قرآن پر عمل کرتے تھے اور کیا امت کو بتاتے تھے۔ ان کے ہوتے ہوئے اب دیکھا جائے کیا محمدؐ قرآن کے خلاف کوئی عمل کر h تھے یا فرما h تھے؟ ہرگز نہیں۔ وہ اگر قرآن کے خلاف عمل کرتے یا فرماتے تو انہیں اللہ سزا دیتا، اور t ت ہی ختم ہو جاتی۔ 1 آپؐ قرآن کی پیروی کرتے تھے، ہر وقت اور ہر قیمت پر۔ لیکن اس کے وجود ہمارے یہاں کچھ اس طرح لکھا ملتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمدؐ نے قرآن کے خلاف کام کیا (نعوذ باللہ) ہرگز نہیں کیا محمدؐ نے قرآن کے خلاف کوئی بھی کام کیا؟ جو لکھا ہے وہ محمدؐ پر تہمت ہے، الزام ہے۔ کردار کشی ہے، ایسا کرنے والوں کو شاتم رسول کہا جائے گا۔ کیا کیا لکھا ہے 5 حظہ ہو:

۱۔ ایک الزام نبیؐ پر یہ ہے کہ آپؐ نے سورۃ احزاب میں درج حکم کے خلاف نکاح کئے۔ جبکہ ایسا محمدؐ کسی بھی قیمت پر نہیں کر h تھے۔

☆ سورۃ احزاب (۳۳) آیت ۵۲۔ اے رسول! ان کے علاوہ اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ تم ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کر لو، خواہ ان کا حسن تم کو کیسا ہی اچھا لگے، اور خصوصاً اب تمہارے لئے ''ماملکت'' بھی حلال نہیں کہ ان سے نکاح کرو (کیونکہ پابندی . پر ہی ہے۔ قرآن کے قانون کی پابندی . پر ہی عائد ہوتی ہے خواہ نبی ہو یا امتی، اس وقت جو بیویاں ہیں بس وہی رہنی ہیں) اور اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔

اس آیت پر ایک تفصیلی نوٹ و ترجمہ مولانا محمود الحسن صاحب، اس پر تفسیر احمد عثمانیؒ صاحب کی 5 حظہ ہو: ص ۲/۵۶۶۔ یعنی جتنی قسمیں اس آیت میں اللہ نے فرما دیں، اس سے زائد حلال نہیں۔ اور جو اب موجود ہیں ان کو بدلنا حلال نہیں۔ یعنی یہ کہ ان میں سے کسی کو اس لئے چھوڑ دو کہ دوسری اس کی جگہ کر لاؤ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ، ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ یہ مما Æ آ کو موقوف ہو گئی۔

1 واقعہ یہ ہے کہ آپؐ نے اس کے بعد کوئی نکاح کیا نہ ان میں سے کسی کو بدلا۔ آپؐ کے وصال کے وقت . ازواج مطہرات . موجود رہیں۔

یہ مما Æ کس آیت سے موقوف ہو گئی؟ پورے قرآن میں میری Ã سے نہیں گذری۔ کیا اس کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن ہے جس میں یہ مما Æ درج ہو؟ اس کو منظر عام پر لایا جائے، جس سے آپ کی بات سچ ہو جائے، 1 اس قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن نہیں ہے۔ اور اس قرآن میں یہ مما Æ درج نہیں، اس لئے

آپ کی بات غلط ہے۔ اور مزید گستاخی یہ کہ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ کا نام کیا ہے۔ جو کہ غلط بات ہے۔

سورۃ احزاب ۵ھ میں نازل ہو چکی تو یہ آیت بھی ۵ھ میں نازل ہو چکی تھی۔ اس حکم کے ہوتے ہوئے محمدؐ کوئی نکاح نہیں کر h تھے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپؐ نے اس حکم کے بعد کوئی نکاح نہیں کیا، نہ ہی طلاق دی بلکہ طلاق تو آپؐ نے اس آیت کے نزول سے پہلے بھی کسی کو نہیں دی، بعد کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن ہماری کتابوں میں یہ لکھا ملتا ہے کہ محمدؐ نے ۵ھ کے بعد فلاں فلاں عورت سے نکاح کیا (نعوذ باللہ) کس عورت سے کس سن میں نکاح کیا، 5 حظہ ہو:

بحوالہ نعیم صدیقی صاحب، کتاب ''محسنِ انسانیت''

۱۔ حضرت صفیہؓ ۷ھ

۲۔ حضرت میمونہؓ ۷ھ

حوالہ ایک عالمی تاریخ:

۱۔ حضرت ام حبیبہؓ ٦ھ

۲۔ حضرت صفیہؓ ٦ھ

۳۔ حضرت میمونہؓ ٦ھ

سیرت النبیؐ کامل، مرتبہ ابن ہشام جلد نمبر۲

ترجمہ: تہذیب مولانا عبدالجلیل صدیقی، مولانا غلام رسول مہر، اعتقاد Ò ہاؤس۔

۱۔ حضرت ام حبیبہؓ ۷ھ

۲۔ حضرت صفیہؓ ۷ھ

۳۔ حضرت میمونہؓ ۷ھ

یہ نکاح یعنی (۱) حضرت ام حبیبہؓ ٦ھ میں ہوا لکھا ہے، اور بقیہ دو نکاح حضرت حفصہؓ اور حضرت میمونہؓ ۷ھ میں کئے لکھے ملتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب پابندی ۵ھ میں ہو چکی تھی تو کیا اس کی پابندی کے ہوتے ہوئے محمدؐ یہ نکاح کر h تھے؟ اگر کر h تھے تو نبی کیسے؟ اس لئے آپؐ نے یہ نکاح نہیں کئے جو لکھا ملتا ہے وہ نبی پر الزام ہے، تہمت ہے، کردار کشی ہے۔

۲۔ قرآن نے بتایا ہے کہ کسی عام آدمی یا نبی کو یہ حق نہیں کہ اللہ کے حلال کیے کو حرام کر دے یا حرام

بتائے کوحلال کر دے، اس لئے محمدؐ نے بھی اس معاملے میں اللہ کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کی۔لیکن اس * رے میں کیا کیا لکھا ملتا ہے 5 حظہ ہو:

پہلے سورۃ تحریم (۶۶) آ $ ا۔کا ترجمہ مختلف عالموں کی * نی لکھا جارہا ہے:

☆ مولا* مودودیؒ۔اے نبی! تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے (کیا اس لئے کہ) تم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہو؟ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

☆ مولا* محمود الحسنؒ۔اے نبی! تو کیوں حرام کر* ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر، چاہتا ہے تو رضامندی اپنی عورتوں کی۔

☆ مولا* محمد * / ڈھی۔اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کر* یا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہو؟ کیا آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کر* چاہتے ہو؟ اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

☆ مولا* فرمان علیؒ۔اے رسول! جو چیز: انے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اس سے اپنی بی بیوں کی خوشنودی کے لئے کنارہ کشی کرو اور: انتو بڑا بخشنے والا مہر* ن ہے۔

☆ مولا* احمد رضا خاںؒ۔اے غیب بتانے والے نبی! تم اپنے او پر کیوں حرام کئے e ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے۔

☆ مولا* اشرف علی تھانویؒ۔اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ (قسم کھا کر) اس کو (اپنے او پر) کیوں حرام فرماتے ہیں۔

☆ مولا* رفیع الدینؒ۔اے نبی! کیوں حرام کر* ہے اس چیز کو کہ حلال کی ہے: انے واسطے تیرے۔

او پر سات عالموں کا ترجمہ لکھا H ہے۔ ترجم اور بھی بہت ہیں۔ان کے علاوہ جو او ترجم میری Ã سے / رے ہیں ان میں تقریباً یہی ترجمہ ہے۔اور کہا یہ جا* ہے کہ اردو کے ترجم سابق ترجموں سے ہی ماخوذ ہیں تو ماننا پڑے گا کہ میں سورۃ تحریم (۶۶) کی آ $ نمبرا کا ترجمہ یہی ہوگا۔اب اس واقعہ کی جو تفسیر عالموں نے درج کی ہے اس کو بھی پڑھ لیا جائے۔تفاسیر میں بھی متفق ہیں:

☆ مولا* محمد * / ڈھی کے ترجمے پر تفسیر مولا* صلاح الدین یوسف کی درج ہے۔''نبی نے جس چیز کو اپنے لئے حرام کر لیا تھا وہ کیا تھی؟ جس پر اللہ نے اپنی* پسند+ گی کا اظہار فر* یا۔اس سلسلے میں ا- تو وہ

مشہور واقعہ ہے جو صحیح بخاری ومسلم وغیرہ میں Ü ہوا ہے کہ آپؐ حضرت ز M. M جحشؓ کے * پس کچھ دیر ٹھہرتے اور وہاں شہد W پیا۔حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ، دونوں نے وہاں معمول سے * دہ دیر- آپؐ کو ٹھہرنے سے روکنے کے لئے یہ اسکیم تیار کی کہ ان میں سے جس کے * پس بھی آپ تشریف لا N تو وہ ان سے یہ کہے کہ اللہ کے رسول آپ کے منہ سے مغافیر (ا- قسم کا پھول جس میں بسا+ ہوتی ہے) کی بو آ رہی ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔آپؐ نے فر* یا! میں نے تو ز M کے گھر صرف شہد پیا ہے۔اب میں قسم کھا* ہوں کہ یہ نہیں پیوں گا، لیکن یہ* ت تم کسی کو مت بتا*۔(صحیح البخاری تفسیر سورۃ تحریم سنن K ئی میں بیان کیا H ہے کہ وہ ا- لو* ی تھی جس کو آپؐ نے اپنے او پر حرام کر لیا تھا، شیخ البانی نے اسے صحیح قرار * یا ہے، سنن النسائی ۸۳/۳)۔ # کہ کچھ دوسرے علماء اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔اس کی تفصیل دوسری کتابوں میں اس طرح بیان کی گئی ہے کہ یہ حضرت ماریہ قبطیہ تھیں جن سے نبیؐ کے صا ñ ادے ا. ابراہیم تولد ہوئے تھے۔یہ ا- مرتبہ حضرت حفصہؓ کے گھر آ گئیں،. # کہ حضرت حفصہؓ موجود نہیں تھیں۔اتفاق سے انہی کی موجودگی میں حضرت حفصہؓ آ گئیں، انہیں نبیؐ کے ساتھ حضرت ماریہؓ کو اپنے گھر میں خلوت میں دیکھنا* گوار / را، جسے نبیؐ نے بھی محسوس فر* یا، جس پر آپؐ نے حضرت حفصہؓ کو راضی کرنے کے لئے قسم کھا کر حضرت ماریہؓ کو اپنے او پر حرام کر لیا، اور حضرت حفصہؓ کو* کید کی کہ وہ یہ* ت کسی کو نہ بتا N۔امام ابن حجر ا- طرف تو یہ فرماتے ہیں کہ واقعہ مختلف طرق سے Ü ہوا ہے جو ا- دوسرے کو تقو $ پہنچاتے ہیں، دوسر * ت وہ یہ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ بیک وقت دونوں ہی واقعات اس آ $ کے * ول کا L بنے ہوں (فتح الباری تفسیر سورۃ التحریم) امام شوکانی نے بھی اس رائے کا اظہار کیا ہے اور دونوں قصوں کو صحیح قرار * یا ہے۔اس سے یہ* ت واضح ہوئی کہ اللہ کی حلال کردہ چیز کو حرام کرنے کا اختیار رسولوں- کے * پس بھی نہیں ہے۔''

☆ تفسیر مولا* مودودیؒ۔''یہ دراصل سوال نہیں ہے بلکہ* پسند+ گی کا اظہار ہے، یعنی مقصود نبیؐ سے یہ در* فت کر* نہیں ہے کہ آپؐ نے یہ کام کیوں کیا ہے، بلکہ آپؐ کو اس * ت پر متنبہ کر* ہے کہ اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو اپنے او پر حرام کر e کا جو فعل آپؐ سے صادر ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو* پسند ہے۔چو è آپؐ کی حیثیت ا- عام آدمی کی نہیں، بلکہ اللہ کے رسولؐ کی تھی، اور آپؐ کے کسی چیز کو اپنے او پر حرام کر e سے یہ خطرہ پیدا ہو سکتا تھا کہ امت بھی اس شے کو اپنے او پر حرام * یا کم از کم) وہ سمجھنے لگے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اس فعل پر / فت فرمائی اور آپؐ کو اس تحریم سے * ز رہنے کا حکم * یا۔اس سے یہ* ت بھی واضح ہوتی ہے کہ رسولوں کو

بھی بطور خود کسی چیز کو حرام* یا حلال کر e کا اختیار نہ تھا۔''

آپ کو معلوم ہو H کہ نبی کو بھی حلال کو حرام* یا حرام کو حلال کرنے کا اختیار نہ تھا، تو نبی کو یہ* بات کیوں نہ معلوم ہوئی اور بغیر علم کے نبیؐ نے یہ کام کیا، اللہ کا حکم تو کچھ دوسرا ہے، اس حکم کے ہوتے ہوئے نبیؐ ایسا کام نہیں کر h تھے اور نہ ہی کیا۔ نبیؐ کے ذریعہ اس کام کو کرنے کے لئے لکھنے والے نبیؐ پر الزام اُنہی ہی کر رہے ہیں۔

متذکرہ دو عالموں کی تفسیر میں لکھا H ہے کہ محمدؐ نے اپنے اوپر اللہ کی حلال چیز کو حرام کر لیا تھا۔ حرام کرنے پر اللہ نے اَ فت کی۔ مفسر یہ بھی تسلیم کر رہے ہیں کہ اللہ کے حلال* یا حرام کو کسی آدمی حتیٰ کے نبی کو بھی یہ اختیار نہیں کہ وہ ان کو حرام* یا حلال کر لے۔ یہ* بات نبی بھی اچھی طرح جا . . . تھے کہ حلال، حرام اللہ کا کیا ہوا چلے گا۔ اَ اللہ کے قانون کے خلاف کوئی قدم اٹھا* تو اس کی سزا بڑی سخت ملے گی۔ ایسی حا میں محمدؐ اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کس طرح کر h تھے جبکہ خلاف ورزی کوئی مومن بندہ بھی نہیں کر سکتا۔ پھر نبیؐ پر یہ الزام کیوں لگا* H ؟ یہ نبیؐ پر ا- بڑا بہتان ہے۔ ترجمہ وتفاسیر میں لکھا H ہے کہ یہ کام محمدؐ نے ماضی میں کر لیا تھا، $ اللہ نے ان کو متنبہ کیا۔ ہر عالم نے حلال کو حرام کرنے کا یہ کام ماضی میں تسلیم کیا ہے۔ اس لئے آ $ میں لفظ ''vi†Ý'' کی جگہ kØÛuØ '' ہو* چاہئے تھا۔ مضارع کا ترجمہ ماضی میں کر دینا پہلی غلطی، دوسری غلطی نبیؐ پر اللہ کے* نازل کردہ قانون کی خلاف ورزی کا الزام لگا*۔ عالموں نے تیسری غلطی یہ کی ہے کہ نبیؐ کو ایسا ظاہر کیا ہے کہ ان کو خوشبو اور+ بو کی بھی تمیز نہ تھی، یعنی شہد W وقت ان کو مغافیر کی+ بو نہ آئی جبکہ بہت دیر کے بعد عائشہؓ وحفصہؓ کو+ بو محسوس ہوئی۔ (ا- * بات ترجمہ میں یہ لکھی ہے کہ ''کیا آپؐ اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کر* چاہتے ہو* ان کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے ا- حلال چیز کو حرام کرتے ہو؟'' اس سے یہ ظاہر ہو* ہے کہ آپؐ کو اللہ کے مقابلے میں اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کر* * دہ اہم تھی* آپؐ کی بیو* یں آپؐ پر غلط طر i سے ا* + از ہوتی تھیں۔ (اَ * باللہ)

اس طرح کی تفسیر و ترجمہ کرنے سے نبیؐ کی ذات پر ا- بڑا الزام عا+ ہو* ہے، جبکہ آ $ کا ترجمہ یہ ہے:

☆ سورۃ تحریم (۶۶) آ $ ۱۔ اے نبیؐ! کس لئے اور کیوں حرام کرو گے اس کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے۔ تم ہر اَ اللہ کے حلال کو حرام نہ کرو گے (جملہ استفہام) تم اس لئے بھی حلال کو حرام نہ کرو گے کہ تم اپنی بیویوں کو ایسا کر کے راضی کرو۔ حالا è آپؐ کی بیو* یں بھی ایسا کرنے کو نہ کہیں گی اَ وہ اللہ پر ایمان ر p

والی ہیں۔

آ $ میں جملہ استفہام ہے اس سے غرض یہ ہے کہ اے محمدؐ! آپ سے کوئی ہستی بھی یہ کہے کہ اللہ کے حلال کو حرام کر* یا حرام کو حلال، تو آپ نہیں کریں گے۔ کہنے والی آپ کی ازواج ہوں* یا کوئی بھی عزیز و اقارب۔ چو è حلال وحرام اللہ ہی کا چلے گا، اس لئے آپ ہوشیار رہیں۔

نبیؐ نے بھی اللہ کے کسی حلال کو حرام نہیں کیا نبی کا مقام ہی یہ ہو* ہے کہ اللہ کی ما . . . ہیں۔ اس لئے تسلیم کر* پڑے گا کہ یہ جو شہد* یا ماریہ قبطیہؓ والی* بات لکھی ہے* بالکل غلط ہے نبیؐ پر الزام ہے اور ان کی کردار کشی ہے۔

۳۔ محمدؐ کے اخلاق اور K نوں کے* وَ کے* رے میں قرآن سے جو ظاہر ہو* ہے، وہی محمدؐ کا عمل ہوگا اس کے خلاف ہر اَ نہیں ہوگا۔ اس کے* وجود اَ کوئی یہ کہتا ہے کہ قرآن میں درج حکم قانون کے خلاف محمدؐ نے کوئی عمل کیا ہے، تو وہ محمدؐ پر الزام لگا* ہے۔ اور الزام لگانے والا سزا کا مستحق ہے۔ کیوں کہ وہ نبیؐ کی کردار کشی کر رہا ہے۔

* یت میں کیا ہے 5 حظہ ہو:

☆ سورۃ القلم (۶۸) آ $ ۴۔ اور بے شک اپ اخلاق کے بڑے درجے پر ہیں یعنی آپ کا اخلاق سے بلند ہے۔

☆ سورۃ آل عمران (۳) آ $ ۱۵۹۔ (اے محمدؐ) یہ اللہ ہی کی بڑی رحمت ہے کہ آپ ان لوگوں کو نرم دل مل گئے ہو۔ ورنہ اَ آپ کہیں سخت دل اور تند خو ہوتے، تو وہ تمہارے * پاس سے ہٹ جاتے، سو آپ معاف کرو اور ان کے واسطے بخشش مانگو اور ان سے مشورہ کرو کام میں۔

☆ سورۃ اÅم (۶) آ $ ۵۲۔ اور مت دور کرو ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح شام، اور چاہتے ہیں اس کی رضا۔ آپ پر نہیں ہے ان کے حساب میں سے کچھ، اور نہ آپ کے حساب میں سے ان پر کچھ۔ تو ان کو دور کرنے لگو گے تو بے ا« فوں میں ہو جاؤ گے۔

☆ سورۃ ہود (۱۱) آ $ ۳۰۔ اور اے قوم! کون چھڑائے گا مجھ کو اللہ کی پکڑ سے؟ اَ ان کو بھگا دوں میں اپنے * پاس سے۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے۔

* یت میں درج احکام کے ہوتے ہوئے کیا محمدؐ سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ آپؐ اس کے خلاف

عمل کر کے ا-*C یٰ کمزور آدمی کو جھڑکتے ہ ش رو ہوتے ا پنے* پ س سے بھگا دیتے ؟ ہرا نہیں ! کوئی K ن اَ وہ مومن ہے اور اَ مومن نہیں بھی ہے اور وہ شریف ہے، تو وہ بھی خلاف اخلاق عمل نہیں کر سکتا۔ تو کیا ا- نبیؐ سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ قرآن کی خلاف ورزی کریں گے ؟ خواب میں بھی یہ خیال نہیں * چاہئے۔

لیکن ہماری کتابوں میں یہ لکھا ملتا ہے کہ محمدؐ نے ا-*C کو جھڑک* ، آپ ہ ش رو ہوئے۔ اس کے لکھنے سے پہلے غور کر 8 چاہئے تھا کہ کیا قرآن کی آ $ کے الفا* نبیؐ کا مقام اس عمل کی اجازت دیتے ہیں؟

اب دیکھا جائے کہ آ $ میں کیا لکھا ہے؟ پہلے رائج الوقت ہ جمہ و تفسیر و پڑھ لی جا N :

☆ سور › ´(۸۰) * یت * ۷ ہ جمہ مولا مودودیؒ ہ ش رو ہوا اور بے رخی برتی اس * بت پ کہ وہ * ھا اس کے* پ س آH ، تمہیں کیا خبر، شا* وہ سدھر جائے* نصیحت پ دھیان دے اور نصیحت کر* اس کے لئے* فع ہو؟ جو شخص بے پ وائی برتا ہے اس کی طرف تو تم توجہ کرتے ہو، حالا èاَ وہ نہ سدھرے تو تم پ اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

تقریباً ایسا ہی ہ جمہ ۔ عالموں نے کیا ہے ان* یت پ ہر عالم نے جو تفسیر درج کی ہے وہ بھی لکھی جا رہی ہے۔

☆ تفسیر مولا* مودودیؒ ''بعد کے فقروں سے معلوم ہو جا* ہے کہ یہ ہ ش روئی ، بے رخی برتنے والے شخص خود نبیؐ تھے۔ جن* C کا یہاں ذکر کیا H ہے وہ حضرت ابن اُم مکتوم تھے جو حضرت : یجہؓ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ نبیؐ اس وقت کفار مکہ کے بڑے بڑے سرداروں کو دین اسلام کی دعوت دینے میں مشغول تھے کہ اتنے میں یہ حضرت حاضر ہوئے اور انہوں نے کچھ سوالات کرنے چاہے، حضورؐ کو اس موقع پ ان کی مداخلت* گوار اَ ری۔

قرآن کے شان نزول کا عقیدہ بھی تسلیم شدہ ہے اور حقیقت * جا* ہے اور ۔ ہی تسلیم کرتے ہیں، جو او پ لکھ* H ہے وہ یہ کہ محمدؐ کے* پ س امرائے قریش بیٹھے تھے۔ آپؐ سے* بت کر رہے تھے ا-*C آپؐ کے* پ س* ، آپؐ کو اس کا * گوار لگا اور محمدؐ نے تیوری پ ڑھائی اور بے رخی برتی۔ اس عمل پ اللہ نے بطور تنبیہ یہ آیتیں* زل فرما کر بتا* کہ آپؐ نے یہ کام غلط کیا ہے، جبکہ * یت سے تصدیق کچھ اور ہو رہی ہے وہ

یہ کہ آ $ میں لفظ › ''پ غور کیا جائے۔ اس لفظ کے مخاطب سید ھے محمدؐ نہیں ہیں، اَ محمدؐ سے مراد ہوتی تو ضمیر حاضر واحد (کت* یتَ کے ساتھ › ´ کی جگہ * ۔ لیکن یہ نہیں ہے۔ ضمیر واحد غا $ ماضی ہے، تو ظاہر ہوا کہ اس سے مراد کوئی اور ہے، جس کی خبر اللہ نے آ $ کے ذریعہ محمدؐ کو دی۔ جس کو عربی داں اچھی طرح جا . . . ہیں۔ 1 جاننے کے بعد بھی کا فعل محمدؐ کی طرف منسوب کر* جو کہ نہیں ہو* چاہئے تھا۔ سے مراد ان آدمیوں میں سے کوئی ہے جو محمدؐ کے* پ س تھے۔ آ گے بڑھنے سے پہلے لفظ › کا مطلب جان 8 ضروری ہے اس نے اپنا چہرہ بگاڑ لیا › پھر اس نے تیوری پ ڑھائی، چہرہ بگاڑا۔ قرآن سے کیا ظاہر ہو* ہے، دیکھا جائے:

☆ سورہ مد* (۷۴) آ $ ۲۲ ! پھر تیوری پ ڑھائی اور منہ بنا* (اللہ کے قانون کو پسند نہ کیا)

اس معنیٰ کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ سے مراد محمدؐ ہیں؟ اَ محمدؐ سے مراد ہوتی تو › ´ کی جگہ پ k ہو* ۔ اب سور › ´ کا وہ مفہوم درج کیا جا رہا ہے جو قرآن کے الفاظ اور محمدؐ کے مقام و کردار کے عین مطابق ہے:

☆ سورۃ عبس (۸۰) آ $ ا۔ وہ ہ ش رو ہوا، اور بے رخی برتی۔

سورۃ عبس۔ آ $ ۲۔ اس* بت پ کہ ا-*C اس کے (محمدؐ کے* پ س* ۔

سورۃ عبس۔ آ $ ۳۔ آپ کو اللہ سے بڑھ کر اور کون بتا سکتا ہے؟ شا* وہ C* (دین سے بے خبر، جس کو وہ جھڑک رہا ہے) سدھر جائے۔

سورۃ عبس۔ آ $ ۴ * نصیحت پ دھیان دے، اور نصیحت کر* اس کے لئے مفید ہو جائے۔

سورۃ عبس۔ آ $ ۵۔ اور جو پ واہ نہیں کر* ۔

سورۃ عبس۔ آ $ ۶۔ کیا آپ اس کی طرف توجہ کریں گے، اس (جسے اس* C کی آمد کھٹک رہی ہے) کو چھوڑ کر؟

سورۃ عبس۔ آ $ ۷۔ حالا è آپ پ کچھ H ہ نہیں کہ وہ نہ سدھرے (جس کسی کو بھی آپ دین حق کی طرف بلا رہے ہیں)۔

سورۃ عبس۔ آ $ ۸۔ (آپ پوری توجہ اس کی طرف دیں) جو خود آپ کے* پ س دوڑ* ہوا *

ہے۔

سورۃ عبس۔آ$ ۹۔اور ڈر رہا ہو ہے (اللہ کے خوف سے)۔

سورۃ عبس۔آ$ ۱۰۔کیا آپ اس سے بے رخی. تیں گے؟ ہر اَ نہیں آپ اس C) سے بے رخی نہیں. تیں گے۔

سوال تیوری پ ڑھانے کا اور منہ پھیرنے کا ہے، تو محمدؐ سے اس کام کی امید نہیں کی جاسکتی کہ وہ ا ۔ مومن سے کسی بھی آدمی سے منہ پھیریں اور تیوری پ ڑھا N آپؐ تو G حق سے بھی. ڑے خلوص سے ملتے تھے، پھر ا ۔ حق کے متلاشی سے کیسے منہ پھیر h تھے جبکہ آپؐ کا اخلاق . سے اعلیٰ ہے اور آپؐ ا ۔ نمونہ تھے امت کے لئے؟ جو ت مذکورہ محمدؐ کے رے میں لکھی گئی ہیں، ان کو پ ڑھنے کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ محمدؐ کسی ش رو ہوئے تھے؟ پھر C ش رو ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو ۔اور لفظ › بھی اس الزام کی + کر رہا ہے۔اب سوال یہ پیدا ہو ہے کہ یہ فعل آپؐ کا نہیں تھا تو پھر کس کا تھا؟ تو جواب ہے کہ یہ فعل › کا ہے، جو محمدؐ کے پ س بیٹھا تھا کا نہیں ہے۔ بیٹھے ہوئے آدمی کو ا ۔C کا گوار لگا اور اس نے اس کو ڈا† ، تیوری پ ڑھائی۔ امرائے قریش کا مقصد یہ رہتا تھا کہ محمدؐ کا وقت ضائع کریں اور اپنے جھگڑوں میں ہی الجھائے رکھیں۔اور یہ بھی چاہتے تھے کہ ہمارے مقابلہ میں کسی غر$ خستہ حال مسلمان سے * ت نہ کریں۔اور یہی سابق G وں نے بھی اپنے نبیوں سے کہا تھا۔تو اللہ نے کہا کہ اے محمدؐ آپ سے یہ امید نہیں ہے اور آپؐ کسی. ڑے آدمی کے کہنے پ کسی حق کے متلاشی جو دین سے بے خبر ہے، دین جاننا چاہتا ہے، کو چھوڑ دیں گے یا جھڑک دیں گے۔

ا ۔ قریشی نے جو فعل C کے ساتھ کیا تھا وہ اللہ نے محمدؐ کو بتا کر کہا کہ اے محمدؐ! یہ کفار اپنے + راتنی صلا A نہیں ر p کہ حق ت ان کے دلوں میں ا جائے، وہ تو صرف آپؐ کو پ یشان کرنے اور آپؐ کا قیمتی وقت ضائع کرنے کے لئے آتے ہیں، آپ ان امیروں کی. لکل پ واہ نہ کریں، وہ خود مجبور ہو کر دین قبول کریں گے یا جہنم رسید ہوں گے۔آپ پوری طاقت سے ان کی طرف توجہ دیں جو دین حق کو قبول کرنے کو بے چین و بے قرار ہیں اور ان کے دل خوف : اسے لرز رہے ہیں، ان میں آ ç کی طرف سے C بھی ہیں اور دین سے بے خبر ہونے کی وجہ سے بھی C (عمیٰ) ہیں۔

اب یہ ت صاف ہوگئی کہ تیوری پ ڑھانے والا کوئی قریشی تھا جو ایمان نہیں ل تھا اور محمدؐ کے پ س

بیٹھا تھا۔محمدؐ نے تیوری نہیں پ ڑھائی۔آ$ یہی بتا رہی ہے اور محمدؐ کے اخلاق سے بھی یہی امید ہے، اور اللہ کا حکم یہی ہے کہ آپ ش رو نہیں ہوں گے۔پھر غور کریں، پورے قرآن میں دیکھ لیا جائے جہاں بھی محمدؐ سے خطاب ہے وہ حاضر کے صیغہ یا حاضر کی ضمیر واحد سے ہے۔لیکن عَبَسَ واحد غا$ ماضی ہے۔جس شخص نے بھی یہ کام ش روئی کا کیا تھا یا کر کے H تھا، اس شخص کے کام کو محمدؐ کی طرف منسوب کر ، آپؐ پ تہمت ہے، صریح الزام ہے۔

۴۔قرآن نے حاملہ کی عدت وضع حمل یا اسقاط حمل بتائی ہے۔اس میں کم وقت بھی لگ سکتا ہے اور زیادہ بھی۔ جتنے دن میں بچہ پیدا ہو جائے یا اسقاط حمل ہو جائے $ ہی عورت کا دوسرا نکاح ہو سکتا ہے۔آ$ پیش ہے:

☆ سورۃ طلاق (۶۵) آ$ ۴۔اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے امید ہو چکی ہوں اگر تم کو (ان کی عدت کے رے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آنے لگا (ان کی عدت بھی یہی تین مہینے ہے) اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل (بچہ جننے) -- ہے اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے کام میں سہو - پیدا کر دu۔

اسی آ$ کی روشنی میں ایسی عورت کے لئے قانون ا n اء بنا ہے جو غیر معاشرہ سے آئی ہو اور مسلمان ہو کر کسی مسلمان سے نکاح کر چاہے یا وہ پہلے سے ہی مسلمان ہو، شادی شدہ ہو یا کنواری ہو تو اس کا حیض سے ا n اء کیا جا ہے، حد$ پیش ہے:

☆ بخاری، جلد سوم، حد$ نمبر ۲۶۶ ص ۱۲۷۔اور . # حربی کافروں کی عورت ہجرت کر کے آتی تو اسے نکاح کا پیغام نہ دیا جا . # -- حیض آ کر وہ پ ک نہ ہو جاتی، . # وہ پ ک ہو جاتی تو اس کے ساتھ نکاح کر حلال ہو جا اگر اس کا خا+ نکاح سے پہلے ہجرت کر کے آ جا تو وہ اس کی طرف لو دی جاتی۔ یہ ہے غیر معاشرہ سے آئی عورت سے نکاح کا قانون۔

اب دیکھا جائے کہ حضرت صفیہؓ سے نکاح کے رے میں حد$ کی کتاب میں کیا لکھا ہے:

☆ بخاری، جلد سوم، حد$ ۷۶، ص ۵۷۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے غزوہ خیبر سے لوٹتے وقت خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین روز قیام فرما یا اور حضرت صفیہؓ M حُی سے خلوت کی۔ پھر ان کے ولیمہ کے لئے مسلمانوں کو میں بلا کر لا ۔

کیا یہ مال غنیمت مدینہ آنے سے پہلے ہی راستہ میں تقسیم ہH تھا؟

اسی طرح ا ی د V نکاح حضرت جو یہؓ کا لکھا ہے کہ حضرت جو یہؓ مال غنیمت کی تقسیم میں ا ی صحابی کے حصہ میں آ N ۔ (بحوالہ رِیخ اسلام، مورخ اسلام مولا ا کبر شاہ خاں صا # نجیب دی، جلد اول، ص ۱۸۸ ''اسیران B کی رہائی'') بنی المصطلق کے سردار حارث کی بیٹی جو یہ قب بن قیس کے حصے میں آ N ۔ حارث چند روز بعد خود مدینہ میں اور اپنی بیٹی کو آزاد کرانے کی خواہش ظاہر کی۔ آپؐ نے خود جو یہؓ کو فدیہ دے کر رہا کرا ۔ جو یہؓ نے پ کے ساتھ جانے کے مقابلہ میں آنحضرتؐ کی : مت میں رہنا پسند کیا۔ آپؐ نے جو یہؓ کی منشاء کے مطابق اور حارث کی رضامندی سے جو یہؓ کے ساتھ نکاح کر لیا۔

حضرت جو یہؓ کے رے میں ا ی اور واقعہ بھی رِیخ کی کتابوں میں درج ملتا ہے جس کو دوسری کتابوں میں دیکھ لیا جائے۔

حضرت صفیہؓ کے رے میں ا ی اور شہادت رِیخ اسلام، جلد اول، ص ۲۰۶، مولا ا کبر خاں۔ ''میدان B میں یہودیوں نے مسلمانوں کا مقابلہ دشوار سمجھا تو انہوں نے قلعہ بند ہو منا سمجھا۔ ان قلعوں میں صعب بن معاذ کا قلعہ سے دہ مضبوط اور ایسی جگہ واقع تھا کہ اس سے دوسرے تمام قلعوں کو مدد پہنچتی تھی۔ لشکر اسلام نے سے پہلے قلعہ عم حملہ کیا اور سخت کوشش و مقابلہ کے بعد عم قبضہ کر لیا۔ اس قلعہ حملہ کرتے وقت حضرت محمد بن مسلمہؓ قلعہ والوں نے او سے پتھر کی ا ی چکی ڈال دی جس سے وہ شہید ہو گئے۔ اس کے بعد ابی الحقیق یہودی کے قلعہ قموص حملہ ہوا۔ یہ قلعہ بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آH ۔ اسی قلعہ میں سے صفیہ M حی ابن اخطب اور دوسرے بہت سے قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ صفیہ M حی کی شادی کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق سے ہوئی تھی۔ بعد فتاری وہ حضرت وحیہؓ کے حصہ میں آئی تھیں۔ ان کو آنحضرتؐ نے + کر آزاد کر ۔ پھر وہ آنحضرتؐ کی زو A میں آ گئیں۔ قموص کے بعد صعب بن معاذ کا قلعہ مفتوح ہوا۔ اس کے بعد خیبر کا چوتھا قلعہ بھی مسلمانوں کے ہاتھ آH ۔ جو یہ اور صفیہ B میں فتار ہو کر مدینہ میں آ N ، اور تقسیم کے وقت یہ صحابیوں کے حصہ میں آ N ، بعد کو ان کو + کر نبیؐ نے آزاد کیا''۔

قیدی تو اور بھی تھے، کیا وہ محمدؐ کی ہمدردی کے حق دار نہ تھے؟ یہ ت بھی قابل غور ہے۔

جو یہ ۵ھ میں اور صفیہ ۷ھ میں قید میں آ N ، دیکھا جائے کہ B میں بنائے گئے قیدیوں کے لئے قرآن میں کیا حکم ہے۔ اللہ نے اپنے نبی کی رہنمائی ہر مسئلہ میں وقت سے پہلے کی ہے۔ اس لئے اس مسئلہ

میں بھی وحی زل کی ہے، 5 حظہ ہو:

☆ سورۃ محمدؐ (۴۷) آ $ ۴۔ تو # کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو تو ا د 3 مار یعنی کاٹنا ہے (کیوں کہ B میں تو قتال ہی ہے دونوں فریق ا ی دوسرے کو قتل کرتے ہیں) یہاں - کہ وہ مغلوب ہو جا N ، مخالفانہ کاروائیاں کرنے کی طاقت ختم ہو جائے، وہ ایسی حا میں ہو جا N کہ اپنے ہتھیار ڈال دیں تو ان کو فتار کر لو۔ امن ہونے کی حا میں ان قیدیوں کو (اپنے قیدیوں کے + لے میں) چھوڑ دو فدیہ لے کر چھوڑ دو، اور کسی رقم نہیں ہے تو رحم کر کے چھوڑ دو۔ ہر حال میں قیدیوں کو رہائی ملنی ہے۔ اور اللہ چاہتا تو آپ ہی + لہ 8 1 یہ آپس میں B اس لئے ہوتی ہے کہ ا ی دوسرے سے جانچے جاؤ کہ کون مومن ہے اور کون منافق۔ اور جو اللہ کی راہ میں B کرتے ہوئے مارے جا N گے اللہ ہر ان کے عمل ضائع نہیں کرے گا۔

سورۃ محمد ۱ھ میں زل ہو چکی، اور اس میں بتا H کہ جنگی قیدی ہر حال میں چھوڑے جا N گے امن ہونے ، فدیہ لے کر رحم کے ساتھ بغیر فدیہ کے قیدیوں کے + لے میں تو پھر غلام، کنیز بنانے کا سوال کہاں سے آH اور وہ بھی بغیر نکاح کے؟ کنیز کے ساتھ مباشرت کر ، یہ تو قرآن کے خلاف ہے اور محمدؐ قرآن کے خلاف کسی بھی قیمت کچھ بھی کرنے والے نہیں تھے۔ جو کوئی ایسے خلاف قرآن، خلاف اخلاق کام محمدؐ سے منسوب کر ہے وہ شاتم رسول ہے۔

بقول احاد $ جو یہ اور صفیہ کوئی تھیں تو قیدی W کے بعد تقسیم کے وقت ا ی صحابی کے حصہ میں آ N ۔ رائج الوقت قانون کے مطابق ضرور ان صحابیوں نے ان سے مباشرت کی ہوگی بعد میں ان کو طے کر کے بغیر طے کئے ہوئے محمدؐ نے + کر آزاد کر اور ان کی منشاء کے مطابق پ کی رضامندی سے ان سے نکاح کر لیا۔ لیکن احاد $ میں نکاح سے پہلے ا n اء کا کوئی ذکر نہیں کہ ا n اء ہو نہیں، چو è آزاد کر کے فوراً نکاح لکھا ملتا ہے، اور ا n اء کے لئے وقت درکار رہے جو کہ لکھا نہیں ملتا، جبکہ ا n اء اشد ضروری تھا۔ قرآن (حد $ ؟) کے مطابق یہ نکاح ۵ھ کا لکھا ملتا ہے۔ دوسرا نکاح ۷ھ میں صفیہ سے لکھا ملتا ہے۔ دونوں ہی قیدی بن کر مدینہ آنے سے پہلے ہی صحابیوں کے حصہ میں آ گئیں، اور ظاہر ہے کہ مباشرت بھی ہوئی ہوگی، $ بعد میں محمدؐ نے ان کو + کر آزاد کر پھر نکاح کیا راستے میں ہی، خلوت بھی راستہ میں ہی ہو گئی اور ولیمہ بھی۔ اس کا بھی ا n اء نہیں ہوا۔ ان دونوں معاملوں میں ا n اء ضروری تھا۔ کیا محمدؐ سے ایسی امید

کی جاسکتی ہے کہ وہؐ درج حکم قرآن کے خلاف عمل کریں گے؟ ہرگز نہیں!

لیکن سورۃ محمدؐ جو کہ ۲ھ میں نازل ہوچکی ہے، کے مطابق جنگی قیدیوں کو ہر حال میں آزاد کرنا ہے۔ اس لئے محمدؐ نے B کے موقع پر # قیدی بنائے تو انہیں امن ہونے پر فوراً رہا کیا، ایک لمحہ کی بھی دیر نہیں کی۔ تو ایسی حالت میں جویریہ اور صفیہ کسی صحابی سے لیکر آزاد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور # یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو پھر نکاح کیسا اور کیسا n اء؟ اس لئے یہ نکاح نبیؐ نے نہیں کئے۔ آپؐ صدفی صد قرآن کی پیروی کرنے والے تھے۔ جو بھی محمدؐ کی طرف منسوب کرکے ایسی باتیں لکھتا ہے وہ نبیؐ پر الزام لگاتا ہے، نبیؐ کی کردار کشی کرتا ہے۔ نبیؐ قرآن کی خلاف ورزی کسی قیمت پر نہیں کر h تھے۔ ہمارا یہ ایمان ہونا چاہئے۔

نبی معصوم ہوتے ہیں وہ کسی H ہ کا ارتکاب نہیں کر h تھے، لیکن قرآن کے ترجمے میں ان سے H ہ کی معافی مانگنے کو لکھا H ہے، 5 حظہ ہو:

☆ سورۃ مومن (۴۰) آیت ۵۵ ترجمہ مولانا محمد جو ناگڑھی۔ پس اے نبیؐ! تو صبر کر اللہ کا وعدہ بلا شک (وشبہ) سچا ہی ہے، تو H ہ کی معافی مانگتا رہ، اور صبح وشام اپنے پروردگار کی حمد بیان کرتا رہ۔

☆ مولانا مودودیؒ۔ پس اے نبی! صبر کرو، اللہ کا وعدہ برحق ہے، اپنے قصور کی معافی چاہو۔

☆ مولانا شاہ عبدالقادرؒ۔ سو تو ٹھہرا رہ۔ بے شک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے، اور بخشوا اپنے کو۔

☆ مولانا فرمان علیؒ۔ (اے رسول) تم (ان کی شرارت پر) صبر کرو۔ بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے اور اپنے (امت) H ہوں کی معافی مانگو۔

☆ حضرت شاہ رفیع الدین۔ پس صبر کر وتحقیق وعدہ اللہ سچ ہے اور بخشش مانگ اپنے H ہوں کی۔

☆ مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ سو آپ صبر کیجئے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور اپنے H ہ کی (جس کو مجازاً H ہ کہہ سکتے ہیں) معافی مانگئے۔

☆ مولانا احمد رضا خاںؒ اے محبوب صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنوں کے H ہوں کی معافی چاہو۔

☆ سورۃ فتح (۴۸) آیت ۲۔ مولانا احمد رضا خاںؒ کہ اللہ تمہارے H ہ بخشے، تمہارے اگلوں کے اور پچھلوں کے۔

☆ حضرت شاہ عبدالقادرؒ۔ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے H ہ اور جو پیچھے رہے۔

☆ مولانا رفیع الدینؒ۔ تو کہ بخشے واسطے تیرے: جو کچھ ہوا تھا پہلے H ہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔

☆ مولانا اشرف علی تھانویؒ کہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمائے۔

☆ مولانا مودودیؒ کہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر کرے۔

☆ مولانا محمد جو ناگڑھیؒ کہ جو کچھ تیرے H ہ آگے ہوئے اور جو پیچھے، سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

سورۃ مومن کی آیت ۵۵ اور سورۃ فتح کی آیت ۲ کے جو ترجمے اوپر لکھے گئے ہیں، ان میں محمدؐ کو اپنے H ہوں کی معافی مانگنے کو لکھا ہے۔ کسی نے اپنوں کے H ہوں کی معافی اور کسی نے مجاز اًلفظ لکھا ہے۔ اس لکھنے سے ایک اضافہ ہی ہے۔ Ñ مضمون پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ محمدؐ H ہگار تسلیم کیا ہے۔ صرف مولانا مودودی صاحب نے سورۃ فتح کی آیت کے ترجمہ میں جو لکھا ہے جو کسی حد تک قابل قبول ہے، 1 سورۃ مومن کی آیت کے ترجمہ میں انہوں نے بھی قصور لکھا ہے، جو ٹھیک نہیں ہے۔ ایسی حالت میں غور کرنے کا مقام ہے کہ کیا محمدؐ H ہگار تھے؟ # کہ ہر نبی معصوم ہوتا ہے۔ معصوم ہونے کا مطلب تو یہی ہے کہ محمدؐ سے کوئی H ہ نہیں ہوا۔ یہ معافی مانگنے کا جو ترجمہ کیا H ہے، وہ بالکل غلط ہے اور محمدؐ H ہ گار ثابت کرنے کی کوشش ہے جو نہیں ہونی چاہئے۔

محمدؐ کے بارے میں ایسا کیوں لکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی قوموں نے ہر نبی کو کسی نہ کسی برے کام میں ملوث کیا ہے انہوں نے سوچا کہ محمدؐ کو بھی ایسا ہی کردیا جائے تو انہوں نے قرآن کے ترجمے اور رنج و تفسیر ایسی لکھی جس سے محمدؐ بھی اسی مقام پر کھڑے Ã آ رہے ہیں جس مقام پر انہوں نے پہلے معصوم نبیوں کو کھڑا کیا ہے اور بعد میں ہمارے بھولے بھالے عالموں نے ان کو اہل کتاب تسلیم کرتے ہوئے ان کی باتوں پر اعتبار کیا اور بغیر غور وفکر کئے، بغیر تحقیق کے ان کی باتوں کو ہی Ü کردیا، جو کہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اب ذیل میں ان دونوں آیتوں کا صحیح ترجمہ لکھا جارہا ہے جو غور کرنے سے درست ثابت ہو رہا ہے اور مقام محمدؐ کے مطابق بھی ہے، 5 حظہ ہو:

☆ سورۃ مومن (۴۰) آیت ۵۵۔ تم (ظالموں کے پریشان کرنے پر) صبر کرو، ہمت سے کام لو، بے

شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور اپنے تبلیغ دین کے کام میں اگر کوئی کمی ہو جائے جو کہ ممکن ہے تو اس کے مضر اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے قانون الٰہی میں حفاظت طلب کرو (ایسے حالات میں جو کمی ہوتی ہے اللہ بھی ان کو معاف کر*تا* ہے۔ دشمنوں نے تمہارے لئے غلط اور* زیادہ* تیں منسوب کر رکھی ہیں، اللہ ان سے بھی بری کرے گا) اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔

☆ سورۃ فتح (۴۸) آیت ۲۔ (اس صلح کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ آپ کے تبلیغ دین کے کام میں اس بد امنی کے زمانے میں جو کمی ہوئی ہے، جس کو آپ محسوس کر رہے ہیں اس امن کے زمانے میں آپ کو اس کمی کی تلافی کرنے کا موقع ملے گا کہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی کوتاہیاں جو تبلیغ دین کے بارے میں بد امنی کی وجہ سے ہو گئی ہیں اور جو بد امنی کی وجہ سے آگے بھی ہوتی رہیں گی، ان سے درگزر کرے اور تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کر دے اور آپ کو سیدھے راستے پر چلائے۔

یہ ہے حقیقت، یعنی بد امنی جو مخالفوں نے پیدا کر رکھی تھی اس کی وجہ سے تبلیغ دین میں جو کمی آ رہی تھی یا آتی رہے گی، ان کوتاہیوں کے درگزر کرنے کے بارے میں بات سامنے آتی ہے نہ کہ گناہوں کی معافی کی۔ معصوم ہستی سے گناہ نہیں ہو سکتا، ہمارے یہاں ایک بات عام ہے جس کو فخریہ انداز میں ہر خاص و عام دہراتا رہتا ہے۔ وہ یہ کہ محمدؐ سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ تین غلطیاں ہو گئیں، (۱) ایک عورت سے یہ کہہ دیا کہ میرے خیال میں تو اپنے شوہر پر حرام ہو گئی۔ (۲) اپنے اوپر اللہ کے حلال کو حرام کر لیا، یعنی شہد یا ماریہ قبطیہ کو حرام کر لیا۔ (۳) ایک نابینا پر ترش رو ہو گئے۔

دین سے بے خبر کو بھی عمیٰ کہا جاتا ہے۔ اللہ نے اپنے نبی کو اس پر قائم نہیں رہنے دیا۔ فوراً متنبہ کر کے اصلاح کر دی۔ لیکن یہ ماننا ہی گستاخی ہے کہ نبیؐ نے ایسا کوئی کام کیا، جو قانون شکنی میں آتا ہو۔ چونکہ آپؐ جو بھی کام کرتے تھے وہ قانون الٰہی کے مطابق کرتے تھے۔ اللہ پہلے ہی وحی کے ذریعہ آگاہی دیتا تھا اور جلدی کرنے کو منع کرتا تھا یعنی مچھلی والے کی طرح نہ ہو جانا۔ علم آنے کے بعد قدم اٹھانا۔ پھر نبیؐ قانون کی خلاف ورزی کیسے کر جاتے؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اب تھوڑا اظہار ان کے بارے میں بھی لکھ دیا جائے۔

☆ ۶۔ سورۃ مجادلہ (۵۸) آیت ا ترجمہ مولانا مودودیؒ۔ اللہ نے سن لی اس عورت کی بات جو اپنے شوہر کے معاملے میں تم سے تکرار کر رہی ہے اور اللہ سے فریاد کئے جاتی ہے۔ اللہ دونوں کی گفتگو سن رہا ہے وہ

کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

سورۃ مجادلہ۔ آیت ۲۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ یہ لوگ ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا معاف فرمانے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔

☆ نوٹ: تفسیر مولانا مودودیؒ۔ یہ آیات ایک خاتون خولہ بنت ثعلبہ کے معاملے میں نازل ہوئی تھیں جس سے ان کے شوہر نے ظہار کیا تھا اور وہ حضورؐ سے پوچھنے آئی تھیں کہ اسلام میں اس کا کیا حکم ہے؟ اس وقت تک چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس معاملہ میں کوئی حکم نہیں آیا تھا اس لئے حضورؐ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تم اپنے شوہر پر حرام ہو گئی ہو۔ اس پر وہ فریاد کرنے لگی کہ میرے بچوں کی زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اس حالت میں جب کہ وہ رو رو کر حضورؐ سے عرض کر رہی تھی کہ کوئی صورت ایسی بتائے جس سے میرا گھر بچ جائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی اور اس مسئلہ کا حکم بیان کیا گیا۔

تفسیر میں بتایا گیا ہے کہ محمدؐ کو اس مسئلہ کا کوئی علم نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں تو اپنے شوہر پر حرام ہو گئی۔ اگر محمدؐ کو اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا تو وہ اس بارے میں اپنی طرف سے کیسے کہہ سکتے تھے؟ کیونکہ اللہ کی طرف سے یہی حکم ہے کہ علم آنے کے بعد کوئی کام کرو۔ بغیر علم نہ ہونے کی بات لکھ کر حقیقت سے صرف نظر کیا گیا ہے۔ سورۃ نجم میں ہے کہ محمدؐ نے کبھی وحی کے علاوہ کچھ نہیں کہا (سورۃ نجم ۵۳ آیت ۳/۴ "وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے)۔ اس سورۃ سے پہلے ہی سورۃ احزاب (۳۳) آیت ۴۔ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں رکھے (کہ بیک وقت مومن بھی ہو اور منافق بھی وہ یا تو اللہ کا ہو رہے گا یا شیطان کا بندہ ہو گا اسی طرح اللہ نے) تمہاری عورتیں، جنہیں تم (غصہ میں آ کر) ماں کہہ دیتے ہو، تمہاری ماں نہیں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا۔ یہ تو تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ سچی بات بتاتا ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

سورۃ احزاب پڑھنے کے بعد محمدؐ یہ کبھی نہیں کہہ سکتے تھے کہ "میرا خیال ہے کہ تو اپنے شوہر پر حرام ہو گئی" خیال کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے محمدؐ نے یہ نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ "تو اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی بلکہ تیرے شوہر نے جو کہا اس کی سزا یہ ہے، جو سورۃ مجادلہ کی آگے آنے والی آیات میں ہے کہ کفارہ ادا کرنا پڑے گا" اس کے علاوہ محمدؐ کچھ اور نہیں فرما سکتے تھے۔ اس کے خلاف جو کچھ لکھا گیا ہے وہ آپؐ پر الزام ہے۔

* تیں تو اور بھی ہیں 1 میں اتنا لکھ کر ہی ختم کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ قار M پڑھنے کے بعد عقل سے کام لے کر کچھ اہم فیصلے کریں گے، یعنی ہر اس الزام کو مسترد کر دیں گے جو محمدؐ پر لگا H یا ہے، وہ کس نے لگا یا ہے یہ تو مجھے معلوم نہیں۔1 قرآن کی روشنی میں دیکھنے پر وہ الزام غلط ہیں، وہ کردار کشی ہے۔ ہاں یہ بات ضرور افسوس ناک ہے کہ ان کو صحیح تسلیم کر کے اپنی کتابوں میں Ú کرتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ Ú نہیں ہونا چاہئے، اور اعلان کرنا چاہئے کہ ان غلط باتوں کا محمدؐ سے کوئی تعلق نہیں، وہ ایسا نہیں کر h تھے۔ اللہ ہمیں صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کی توفیق » فرمائے۔ (تقبل)

صلوٰة

صلوٰة کے بارے میں # کوئی شخص عالم سے معلوم کرے ہے کہ قرآن میں صلوٰة کا طر i، رکعت، وقت وغیرہ ہیں یا نہیں؟ تو جواب ملتا ہے کہ نہیں، صلوٰة کا طر i اور تفصیل احادیث $ میں ہے، قرآن میں صرف Ú نو پڑھنے کا حکم ہے۔ ''éçx ' ô] çÛnÎ]''

لیکن قرآن کہتا ہے کہ میرے + رہر چیز کی تفصیل ہے۔

☆ سورۃ یوسف (۱۲) آیت $ ۱۱۱۔ ان کے قصے میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) ایسی * بات نہیں ہے جو بنائی گئی ہو۔ جو (کتابیں) اس سے پہلے ہیں، حفاظت کے درمیان ان کی تصدیق کرنے والا اور ہر چیز کی تفصیل کرنے والا ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت $ اور رحمت ہے (سورۃ النحل (۱۶) آیت $ ۸۹)۔

اب دیکھا جائے صلوٰة رائج الوقت کیا ہے اور قرآن کہاں -- ہماری رہنمائی کرتا ہے؟

رائج الوقت Ú ز: ۲،۳،۴ رکعت، جہری اور سری Ú ز، رکعت خالی اور بھری، Ú ز کی قضاء، ا یک وضو سے کئی Ú زوں کا پڑھنا، بلا عذر کے پیروں کا دھونا، موزوں پر مسح کرنا وغیرہ۔ یقیناً یہ طر j قرآن میں نہیں ہیں۔

قرآن میں تو وہ ہے جو اللہ نے محمدؐ پر نازل کیا اور محمدؐ نے اس پر ہی عمل کیا اور امت کو بتایا۔ امت نے اس پر عمل کیا، 1 بعد کو معلوم کن وجوہات کی بنا پر قرآن میں درج تفصیل کو + ل کر رائج الوقت طر i عمل میں آ H یا، شاید اس کے رائج ہونے کی وجہ جامد تقلید اور * اسلاف پرستی ہی Ã آتی ہے، جو زمانہ قدیم سے چلی آتی ہے جس کی K ن دہی قرآن کی آیت کر رہی ہیں۔ اور قرآن میں درج تفصیل سے منحرف کرنے میں

غالباً عجمی عناصر ہیں جن کا غلبہ ہمیشہ سے عالم اسلام پر رہا ہے، اور ان کی پوری عمارت بزرگوں کے قول پر ہی ٹکی ہے۔ ان لوگوں نے جان بوجھ کر اپنے عقیدے کو صحیح $ کرنے کے لئے روایت کو اہم بنایا۔ جس کا نتیجہ آج یہ ہے کہ ہر فرقہ کا پورا فقہ روایت پر F ہے، جو کہ قرآن سے متصادم ہے۔ اب ان کو یہ خوف ہے کہ اگر قرآن پر آتے ہیں تو ان بزرگوں کو د * جاہل کہے گی۔ اس لئے ان کی عزت کو قائم ر p کا بس یہی ا یک طر i ہے کہ روایت کو ہی اول مانا جائے اور قرآن کو روایت کے تابع کر دیا جائے، جیسا کہ ہو رہا ہے۔ لیکن یہ طر i غلط ہے۔ قرآن ہی اول ہے اور اب زمانہ یہی مانے گا یعنی قرآن کو۔ ذیل میں قرآن میں درج طر i وقت رکعت لکھی جا رہی ہیں 5 حظہ ہوں:

اوقات صلوٰة

سب سے پہلے اوقات صلوٰة کے بارے میں لکھا جا رہا ہے۔ کن آیت سے اوقات کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آیت $ ۷۸۔ صلوٰة قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے ابتدائی + ھیرے -- اور پڑھو فجر، کیوں کہ صلوٰة فجر حاضری کا وقت ہے۔ یعنی جما (میں حاضر ہو۔

سورۃ بنی اسرا L۔ آیت $ ۷۹۔ اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لئے مزید اضافہ (نفلہ) ہے اور امید رکھو کہ تم کو تمہارا رب محمود اٹھالے گا (یعنی ا یک عظیم امت کی بنیاد تمہارے … انہ حمد ہوگا اور اللہ کے نزدیک بھی تمہاری مساعی محمود و مشکور ہو گی۔

☆ سورۃ نور (۲۴) آیت $ ۵۸۔ مومنو! تمہارے 5 زم اور بچے اور جو بچے تم میں سے سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں، تین اوقات میں تم سے اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں، ا یک تو صلوٰة فجر سے پہلے اور دوسرے دوپہر کو۔ # تم اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور تیسرے عشاء کی صلوٰة کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں۔

☆ سورۃ ہود (۱۱) آیت $ ۱۱۴۔ اور دن کے دونوں کناروں پر (یعنی صبح اور شام کے اوقات فجر اور عصر میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں صلوٰة (مغرب) پڑھا کرو، کچھ شک نہیں کہ نیکیاں (K ن کو) H ہوں سے بچاتی ہیں اور H ہوں سے دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرتے

ہیں۔

قرآن کی ان تینوں *یت میں دن میں* پنچ وقت فرض صلوٰۃ آ گئی اور ا یہ تہجد بھی ان کے علاوہ۔
اَ اور کسی آ $ میں اوقات کا ذکر نہ ہو $ بھی کوئی ضرورت نہ تھی 1 اور متعدد *یت میں اوقات کا ذکر ہے جن کا حوالہ لکھا جا رہا ہے، قرآن میں دیکھنے کی زحمت گوارہ کریں۔ (طٰحٰہ) ۲۰۔آ $ ۱۳۰، (روم) ۳۰۔آ $ ۱۷، ۱۸، (مومن) ۴۰۔آ $ ۵۵، (ق) ۵۰۔آ $ ۳۹۔۴۰ وغیرہ۔ اوقات کے بعد یہ دیکھا جائے کہ صلوٰۃ کی رکعت قرآن اور حد $ سے کتنی $ ہیں؟ رائج الوقت ۲، ۳، ۴ *یا صرف ۴ (چار)؟

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۱۰۱۔اور # تم لوگ سفر کے لئے ملک میں نکلو، تو کوئی H نہیں تم پر کہ صلوٰۃ میں کم کر دو* یا اَ تم کو خوف ہو کہ کافر تمہیں ستا N گے، $ بھی صلوٰۃ کم کر دو۔ کیوں کہ کافر کھلم کھلا تمہاری دشمنی پر تلے ہیں۔

سورۃ K ء۔آ $ ۱۰۲۔اور اے نبیؐ! # تم مسلمانوں کے درمیان ہو (اور حا B میں ہو اور ابھی B شروع نہ ہوئی ہو) اور انہیں صلوٰۃ پڑھانے کھڑے ہو تو چاہئے کہ ان میں سے ا یہ اَ وہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو اور اپنا اسلحہ لئے رہے۔ پھر # وہ سجدہ کر لے تو پیچھے ` جائے اور دوسرا اَ وہ، جس نے ابھی صلوٰۃ نہیں پڑھی ہے، آ کر تمہارے ساتھ صلوٰۃ پڑھے اور وہ بھی اپنا اسلحہ لئے رہے، کیوè کفار اس* ک میں ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے جنگی سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ البتہ اَ تم * رش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو* یا بیمار ہو تو ہتھیار رکھ دینے میں کوئی حرج نہیں 1 پھر بھی چوکنے رہو! یقین رکھو کہ اللہ نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورۃ K ء۔آ $ ۱۰۳۔پھر # صلوٰۃ سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے، بیٹھے اور e ہر حال میں اللہ کو* یاد کرتے رہو اور # اطمینان نصیب ہو جائے تو پوری صلوٰۃ پڑھو۔ صلوٰۃ درحقیقت ایسا فرض ہے جو* پابندی وقت کے ساتھ اہل ایمان پر فرض ہے۔ اور *یت سورۃ بقرہ (۲) *یت ۲۳۸۔۲۳۹۔

☆ سورۃ K ء۔آ $ ۱۰۱ میں سفر اور خوف کی حا میں صلوٰۃ کم کرنے کا حکم *یا جا رہا ہے یہ کچھ نہیں بتا* یا کہ کس وقت میں کم کو* ہے اور کس وقت میں نہیں، بلکہ یہ عام حکم ہے۔ اس سے* $ ہو رہا ہے کہ سفر *یا خوف جس وقت بھی ہو اس وقت میں صلوٰۃ کم کرنی ہے، وہ وقت فجر بھی ہو سکتا ہے، ظہر، عصر، مغرب *یا عشاء بھی ہو سکتا ہے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ا یہ* یا ا یہ سے ز*یادہ دنوں تک یہ حا خوف *باقی رہے، تو ایسی حا

میں جو بھی صلوٰۃ کا وقت آئے گا ان میں درج حکم کے مطابق ہی قصر کو* ہے، فجر اور وقت غروب میں کیوں نہیں کرتے؟ # کہ قصر کا ا یہ عام حکم ہے۔ ان دونوں وقتوں میں صلوٰۃ کم نہ کرنے سے اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، 1 اللہ کے حکم کی* پابندی ہو* ضروری ہے۔ ہر وقت اور ہر حا میں صلوٰۃ قصر ہی پڑھنی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہو* ہے کہ وقت غروب اور فجر میں کیسے کم کریں؟ # کہ وقت غروب میں تین رکعت اور فجر میں دو رکعت پڑھی جاتی ہیں۔ یعنی ڈیڑھ اور ا یہ کیسے کریں؟

اس مسئلہ کا فیصلہ آ $ خود کر رہی ہے۔ اور بخاری شریف کی متعدد احاد $ بھی اس کا فیصلہ کر رہی ہیں۔ آ $ اور حد $ کی روشنی میں ہر وقت میں چار رکعت ہی* $ ہو رہی ہیں قصر میں ۲ رکعت اور خوف میں مقتدی ا یہ رکعت پڑھیں گے۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ سفر کی دو رکعت اور خوف کی ا یہ رکعت ہے۔ سورۃ K ء کی آ $ ۱۰۲ سے* $ ہے کہ سفر کی حا میں محمدؐ نے دو رکعت پڑھیں۔ اس وقت میں # دشمن سے محاذ آرائی تھی $ مقتدیوں نے ا یہ ا یہ اور امن کی حا میں مقتدیوں نے امام کے ساتھ دو دو رکعت پڑھی ہیں۔

☆ بخاری شریف، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ ص ۲۱۷* پارہ ۲، حد $ ۳۴۰۔ ام المومنین سیدہ عائشہؓ روا $ کرتی ہیں کہ اللہ نے (پہلے پہل) # ú زفرض کی تھی تو دو رکعتیں تھیں۔ حضر اور سفر (دونوں) میں، سفر کی ú ز تو* قرار رہی 1 حضر میں اضافہ کر* H یا۔

☆ ابواب تقصیر الصلوٰۃ* پارہ ۴، ص ۴۳۵، حد $ ۱۰۲۵۔ سیدہ عائشہؓ روا $ کرتی ہیں کہ ابتداء میں ú ز ۲ رکعت فرض کی گئی پھر سفر میں تو* قرار رہی لیکن حضر میں پوری (چار) کر دی گئی۔ میں نے عروہ سے کہا کہ عائشہؓ نے یہ کیا کہا؟ جواب *یا* ویل کی ہے جس طرح عثمانؓ نے کی تھی۔

☆ ابواب تقصیر الصلوٰۃ* پارہ ۵، ص ۴۳۸، حد $ ۱۰۳۵۔ حفص بن عاصم روا $ کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمر کو کہتے سنا، میں رسول کے ساتھ رہا۔ آپؐ سفر میں ۲ رکعت سے ز*یادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اور ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

☆ بخاری شریف، جلد دوئم، کتاب المناقب* پارہ ۱۵، ص ۴۸۰، حد $ ۱۱۱۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پہلے ú ز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ # نبیؐ نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض فرما دی گئیں۔ اور سفر کی ú ز اپنی پہلی حا پر رہی۔ عبدالرزاق نے بھی معمر سے اسی طرح روا $ کی ہے۔

کتاب صلوٰۃ الخوف اور ابواب تقصیر الصلوٰۃ میں اور بھی احادیث ہیں۔ لہٰذا آیات و احادیث سے ہر صلوٰۃ میں
چار رکعتیں ثابت نہیں ہیں اور سفر میں ۲ اور خوف میں ایک یہی حکم اللہ اور رسول کا ہے۔ اس کے علاوہ غلط۔
اب دیکھا یہ جائے کہ صلوٰۃ جہری اور سری ہے یا ہر صلوٰۃ جہری؟ اور صلوٰۃ میں کیا پڑھا جائے گا؟

☆ سورۃ الحجر (۱۵) آیت ۸۷۔ ہم نے آپ کو سات آیتیں (یعنی الحمد) دیں، جو بار بار (صلوٰۃ کی ہر رکعت میں پڑھی) دہرائی جاتی ہیں اور اسی طرح (ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ) قرآن پڑھا جاتا ہے۔

اللہ نے یہ بتایا ہے کہ صلوٰۃ کی ہر رکعت میں الحمد پڑھی جائے گی اور اتنی مقدار قرآن پڑھا جائے گا جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔ آیت میں ''واؤ'' عطفیہ ہے جیسے سورۃ التوبہ (۹) آیت ۳۱۔ یعنی انہوں نے اپنے مشائخ کو رب بنا رکھا ہے۔ اور ایسے ہی عیسیٰ ابن مریم کو بھی رب کہا گیا۔ جیسے سورۃ الطلاق (۶۵) آیت ۴۔ ان عورتوں کی عدت ۳ ماہ ہے جن کو حیض بند ہو گیا ہے۔ اور یہی حکم ان پر بھی ہے جن کو ابھی حیض نہ آیا ہو یعنی عدت ۳ ماہ۔

ایسے ہی سورۃ الحجر (۱۵) آیت ۸۷ میں ہے، یعنی ہر رکعت میں الحمد پڑھا جائے گا اور قرآن بھی۔ اس لئے ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ قرآن بھی پڑھا جاتا ہے۔ خالی بھری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے جیسا کہ عالموں نے ترجمہ کیا ہے کہ الحمد دی اور عظمت والا قرآن دیا، تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ الحمد قرآن نہیں ہے۔ اور ہمارے عالموں نے یہ تسلیم کر رکھا ہے کہ قرآن میں صلوٰۃ پڑھنے کا طریقہ نہیں ہے۔ نہ رکعت کی تعداد ہے۔ اس لئے اس صاف آیت کا ترجمہ ہی بدل دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن میں صلوٰۃ پڑھنے کا طریقہ بھی ہے، اور رکعت کی تعداد بھی۔ ہاں وہ طریقہ یقیناً نہیں ہے جو قرآن سے ہٹ کر رائج کیا ہوا ہے۔ بھلا جو قرآن میں ہے ہی نہیں تو وہ قرآن میں کیسے ملے گا؟
اگر عالموں کا وہ ترجمہ ہی سہی مان لیا جائے جو کہ کیا گیا ہے کہ آپ کو سات آیات دیں مثانی، جو عظمت والا قرآن ہے (جو کہ غلط ہے) تو اس ترجمہ کے مطابق الحمد کے ساتھ ہر رکعت میں پڑھنے کا حکم نہیں ہے۔

ثابت بھی صلوٰۃ کی ہر رکعت میں قرآن پڑھنے کا دعویٰ تو اس کے علاوہ بھی ثابت ہوتی ہے سورۃ مزمل سے۔ اور اس کے علاوہ الحمد کے ساتھ ہر رکعت میں قرآن پڑھنے کا ثبوت حدیث سے بھی پیش ہے:

☆ بخاری شریف جلد اول، کتاب الاذان، ص ۳۳۴، حدیث ۷۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اس وقت ایک شخص آیا اور اس نے صلوٰۃ پڑھی۔ اس کے بعد اس نے رسول اللہ کو سلام کیا۔ آپؐ نے جواب دیا اور فرمایا! جاؤ صلوٰۃ پڑھو۔ اس نے صلوٰۃ پڑھی۔ اس کے بعد اس نے رسول اللہ کو سلام کیا۔ آپؐ نے جواب دیا اور فرمایا! جاؤ صلوٰۃ پڑھو۔ تم نے صلوٰۃ نہیں پڑھی۔ وہ گیا اور صلوٰۃ پڑھی جس طرح اس نے پڑھی تھی پھر آیا اور رسول کو سلام کیا، آپؐ نے فرمایا! جاؤ صلوٰۃ پڑھو! تم نے صلوٰۃ نہیں پڑھی۔ تین بار ایسا ہوا۔ پھر اس نے کہا! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں اس سے بہتر صلوٰۃ نہیں پڑھ سکتا، مجھے سکھا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا! جب تم صلوٰۃ کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، اس کے بعد الحمد پڑھنے کے بعد جس قدر قرآن مجید میسر ہو پڑھو۔ پھر رکوع کرو، یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان سے ہو جاؤ، پھر سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، اس کے بعد سجدہ کرو، یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان سے ہو جاؤ، اس کے بعد سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اس کے بعد دوسرا سجدہ کرو، یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان سے ہو جاؤ، پھر اپنی ساری صلوٰۃ میں ایسا کرو۔

حدیث میں ایک رکعت پڑھنے کا طریقہ بتا کر یہ کہا کہ اپنی ساری صلوٰۃ اسی طرح پڑھو۔ یعنی الحمد کے بعد قرآن! تو ہر رکعت میں الحمد کے بعد قرآن پڑھا جائے گا۔ خالی بھری کا سوال ہی نہیں۔ ہر رکعت بھری ہے، جیسے فجر اور جمعہ کی ہر رکعت بھری ہے۔
صلوٰۃ آواز سے پڑھی جائے گی یا خاموشی سے؟ اس کے لئے بھی قرآن اور حدیث پیش ہے:

☆ سورۃ بنی اسرائیل (۱۷) آیت ۱۱۰۔ (اے رسولؐ!) ان سے کہو! تم اسے اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کے نام سے پکارو، جس نام سے چاہو اسے پکارو۔ اس کے سارے نام اچھے ہیں۔ اور اے رسولؐ! (اور مسلمانوں) صلوٰۃ میں قرآن نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بہت ہی آہستہ بلکہ درمیانی آواز سے پڑھو۔ درمیانی راہ اختیار کرو۔

☆ بخاری جلد دوم، ص ۸۳۴، حدیث ۱۸۳۳۔ ''و لا تجهر بصلاتك و لا تخافت بها'' کی تفسیر سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے قرآن کی سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ''اور اپنی صلوٰۃ نہ بہت بلند آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ تلاش کرو'' کے بارے میں روایت کی، انہوں نے فرمایا، یہ آیت اس وقت نازل ہوئی۔ جب آپ مکہ میں جلوہ افروز تھے اور اپنے اصحاب کو صلوٰۃ پڑھاتے وقت بلند آواز سے قرآن پڑھا کرتے تو اسے سن کر مشرکین کلام الٰہی کو گالیاں دیا کرتے اور جس نے اسے

· زل کیا اور جو اسے لے کر اور جس پر*· زل ہوا، ان کو ابھلا کہتے۔ اس پر اللہ نے اپنے نبی کو حکم *ی کہ اپنی لا زوں میں قرآن کریم کی تلاوت اتنی آواز سے نہ کرو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن کریم کے متعلق+ کلامی کریں، اور نہ اتنی آہستہ آواز سے پڑھو کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں، بلکہ ان دونوں کے درمیان راستہ اختیار کرو۔

اس آ$ کی تفسیر میں مولا* مودودیؒ نے لکھا ہے کہ. # وہ حالات مکہ والے نہ رہیں اور حالات ٹھیک ہوں تو پھر بلند آواز سے پڑھو۔

آ$ قرآن اور حد$ کی روشنی میں ہر لا ز کی ہر رکعت درمیانی آواز سے پڑھنی ہے۔ اور وہ آواز ایسی ہو جس کو مقتدی سن لیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ اللہ کے حکم کے خلاف پڑھنے سے لا ز قبول نہیں ہوگی۔ 1 آج ہر لا ز اس حکم کے خلاف پڑھی جا رہی ہے۔ اس لئے لا ز قبول نہیں، یعنی لا ز کا جو نتیجہ ہے وہ سامنے نہیں آرہا، لا ز برائیوں سے روکتی ہے 1 اکثر لوگ برائیوں سے نہیں رک رہے ہیں۔ اس وجہ سے ہی مسلمان پریشان ہیں۔ . # مسلمان اللہ کے حکم کے مطابق عمل کریں گے تو ہر* ت ٹھیک ہو جائے گی۔ شروع سے آخیر- پوری لا ز میں صرف قرآن ہی پڑھا جائے گا جو کہ اللہ کا حکم ہے۔ آج کل لا ز میں قرآن کے علاوہ بہت کچھ پڑھا جا* ہے، جس کے پڑھنے کا حکم نہیں ہے۔ جو قرآن کے علاوہ رائج کیا H ہے۔ اس کے پڑھنے سے لا ز نہیں ہوتی، تو پھر لا ز کا صلہ کیسے ملے گا۔ اس کے بعد لا ز کے دوسرے ارکان کے* رے میں * یت پیش ہیں

سورK ء (۴) آ$ ۴۳ میں غسل، وضو اور تیمّم کرنے کا حکم ہے اور ہوش و ہواس میں لا نو پڑھنے کو کہا H ہے۔

سورۃ اعراف (۷) آ$ ۳۱ میں لا ز کے وقت لباس اختیار کرنے کا حکم *یH ہے۔

سورۃ+ ہ (۵) آ$ ۵۸، سورۃ جمعہ (۶۲) آ$ ۹ میں اذان کا حکم *یH ہے۔

سورۃ الصّٰفّٰت (۳۷) آ$ ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶ میں صف بندی او* پ کی کا حکم ہے۔

سورۃ اعراف (۷) آ$ ۲۹ میں رخ سیدھا رp کا اور اخلاص M کا حکم ہے۔

سورۃ بقرہ (۲) * یت ۱۴۹، ۱۵۰ میں منہ کعبہ کی طرف کرنے کا حکم ہے۔

سورۃ بقرہ (۲) * یت ۲۳۸، ۲۳۹ میں لا ز میں کھڑے ہونے کا طر i، لا ز کی حفاظت اور خوف کے وقت لا نو پڑھنے کا طر i ہے۔

سورۃ الحجر (۱۵) * یت ۹۸، ۹۹ میں قرآن پڑھنے کا طر i *یH ہے۔

سورۃ اشعراء (۲۶) * یت ۲۱۷* ۲۲۰ میں سجدہ کا حکم ہے۔

سورۃ النحل (۱۶) آ$ ۹۷ میں قرآن پڑھنے سے پہلے تعوذ (شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگنے) کا حکم ہے۔

سورۃ الحجر (۱۵) آ$ ۸۷ میں لا ز میں الحمد اور قرآن کی * یت پڑھنے کا حکم ہے۔

سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۱۱۰ میں لا ز درمیانی آواز سے پڑھنے کا حکم ہے۔

سورۃ اعراف (۷) آ$ ۲۰۴ میں قرآن پڑھتے وقت خاموش رہنے کا حکم ہے۔

سورۃ جن (۷۲) * یت ۱۷، ۱۸، ۱۹ میں قیام اور قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔

سورۃ فرقان (۲۵) * یت ۶۴، ۶۵، سورۃ بقرہ (۲) آ$ ۱۲۵، سورۃ آل عمران (۳) آ$ ۴۳ میں رکوع، سجدہ اور اعتکاف آH ۔

سورۃ الواقعہ (۵۶) آ$ ۷۴ میں رکوع وسجدہ کی تسبیح "فسبح* سم ر- العظیم (ر- الاعلیٰ۔ سجدہ وسجد واقترب)

سورۃ علق، سورۃ ا اب (۳۳) آ$ ۵۶ میں سلام کا حکم ہے۔

سورۃ الصّٰفّٰت (۳۷) * یت ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، میں سلام ودعاء ہے۔

سورۃ الحشر (۵۹) * یت ۲۲، ۲۳، ۲۴، میں اللہ کی* پ کی یعنی سبحانہ، بیان کرنے کا حکم ہے۔

قرآن میں لا ز کے* رے میں اور بھی * یت ہیں، قرآن میں پڑھ لیں۔

قرآن کے+ ر روزہ کی قضا ہے۔ اللہ کے حکم کے مطابق روزہ قضا کیا جا سکتا ہے۔ 1 لا ز اپنے وقت پر ہر حا - میں فرض ہے۔ اور ادا کی جائے گی۔ کسی بڑی مجبوری کے علاوہ لا ز نہیں چھوڑی جائے گی۔ اس لئے لا ز کی قضائے عمری پڑھنا اللہ کے حکم کے خلاف ہے۔ ہاں البتہ کوئی ایسی حا - ہو جس میں لا ز کسی بھی حا - میں نہیں پڑھی جا سکتی ہو، جیسے حا - نیند، بے ہوشی وغیرہ، تو اس حا - کے ل* رنے کے فوراً بعد قضا لا ز ادا کرنی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں۔ اللہ نے لا ز ادا کرنے میں کتنی آسانی دی ہے، * یت پیش ہیں:

☆ سورK ء (۴) آ$ ۴۳۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو. # تم سکریٰ (مدہوش) ہو تو لا ز کے قر$ نہ جاؤ (اس لئے تم ہر فخر وغرور، نسلی بر- ی کے ○ کو چھوڑ کر) لا ز میں شامل ہو جاؤ۔ ایسی حا - میں جو تم لا ز میں پڑھو گے وہ تمہارے ذہن میں آجائے گا، اور اس کے مطابق لا ز کے* ہر آ کر عمل کرو گے، لا ز میں جو پڑھا جا* ہے اس کا سمجھنا ضروری ہے اس لئے کہ لا ز کے* ہر آ کر اس کے مطابق عمل کرو (جس سے تم پر رحم

کیا جائے گا) اور اسی طرح جنا $ کی حا ۔ میں بھی Ú ز نہ پڑھو یہاں تک کہ غسل کرلو۔ لیکن اگر تم کسی بغیر رکے تیز سفر پر ہو اور کسی وجہ سے غسل وا . # ہو جائے اور غسل کرنے یا تیمّم کرنے کا موقع نہ ملے تو Ú ز وقت پر پڑھو۔ کیوں کہ Ú ز اپنے مقررہ وقتوں کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو احتلام ہو H یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو، پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلو بے شک اللہ معافی سے کام e والا اور بخشش کرنے والا ہے۔

☆ سورۃ K ء (۴) آیت ۱۰۳۔ پھر . # تم Ú ز خوف یا Ú ز سفر ادا کر چکے ہو تو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ اور . # اطمینان نصیب ہو جائے تو پوری Ú ز قائم کرو۔ یقیناً Ú ز مومنوں پر فرض ہے اپنے مقررہ وقتوں میں۔

☆ سورۃ ++ ہ (۵) آیت ۶۔ مومنو! . # تم Ú ز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو اور سر کا مسح کرلیا کرو اور ٹخنوں تک پیروں کا مسح کرلیا کرو۔ اور اگر غسل کی حا . # ہو تو نہا کر پاک ہو جایا کرو۔ اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو احتلام H ہو یا عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور اس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح (یعنی تیمّم) کرلو۔ اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا، بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے تاکہ تم فرمانبرداروں کی طرح ہو جاؤ۔

☆ سورۃ K ء (۴) آیت ۱۰۱،۱۰۲،۱۰۳۔ ان آیتوں میں سفر اور خوف کی حا ۔ میں Ú ز پڑھنے کا طر i بتایا H ہے۔ اگر قضاء کا حکم ہوتا تو . B کی حا ۔ میں ہوتا، جیسے سفر اور بیماری کی حا ۔ میں روزہ کی قضاء کا حکم دیا H ہے۔ 1 . B کی حا ۔ میں بھی Ú ز ادا کرنے کو کہا H ہے۔ آدھا آدھا لشکر، امام کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑھے گا۔

☆ سورۃ بقرہ (۲) آیت ۲۳۸۔ Ú ز کی حفاظت کرو بالخصوص جو اعتدال والی ہو اور اللہ کے لئے با ادب کھڑے رہا کرو۔ آیت ۲۳۹۔ اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سوار جس طرح ممکن ہو Ú ز پڑھو، اور . # امن ہو جائے تو اللہ کو اس طر i سے یاد کرو (یعنی Ú ز پڑھو) جو اس نے تمہیں سکھایا ہے، جس سے پہلے تم ناواقف تھے۔

آیت بالا سے ثابت H ہوا کہ اللہ نے K ن کو ہر حا ۔ میں آسانی دی ہے۔ مجبور نہیں کیا ہے۔

اس لئے Ú ز کی قضاء بغیر کسی بڑے عذر کے نہیں ہے۔ ہر حا ۔ میں Ú ز پڑھنی ہے، جو اپنے وقت پر فرض ہے۔

اب یہ دیکھا جائے کہ کیا ایک وضو سے کئی Ú زیں پڑھی جا سکتی ہیں؟ جیسا کہ لکھا ملتا ہے کہ فلاں بزرگ عشاء کی وضو سے فجر کی Ú ز ادا کرتے تھے، اور دن میں بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ تقریباً دو آدمی ظہر کی وضو سے عشاء تک کی Ú ز ادا کرتے ہیں۔ اللہ کا کیا حکم ہے اور نبیؐ کا کیا عمل رہا ہے؟ دیکھتے ہیں:

☆ سورۃ ++ ہ (۵) آیت ۶۔ مومنو! . # تم Ú ز پڑھنے کا قصد کرو یعنی کھڑے ہو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو، اور سر کا اور پیروں کا ٹخنوں تک مسح کرلیا کرو۔

حدیث $ میں کیا ہے دیکھئے:

☆ بخاری جلد اول، کتاب الوضوء ص ۱۴۷، حدیث $ ۲۱۱۔ عمرو بن عامرؓ نے حضرت انسؓ سے سنا، وہ فرمایا کرتے تھے کہ رسولؐ ہر Ú ز کے لئے تازہ وضو کیا کرتے تھے۔

قرآن کا حکم ہے کہ . # Ú ز کا ارادہ کرو تو وضو کرو۔ اور محمدؐ کا عمل ہر Ú ز کے لئے وضو کرنے کا ہے۔ اس لئے ہر Ú ز کے لئے بغیر کسی مجبوری کے وضو کرنا ضروری ہے۔ اگر نہیں کیا تو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کی، اور L رسول سے ا اف کیا۔ ا اف ہونے کی صورت میں Ú ز قبول نہ ہوگی اور . # Ú ز قبول نہ ہوگی تو Ú ز پر جو Å م ملنا ہے وہ نہیں ملے گا۔ یعنی K ن . ائیوں سے نہیں رکے گا اور نیک نہیں بنے گا۔ لہٰذا Ú ز کا طر i قرآن کے مطابق لکھا H ہے۔ اس میں صحیح حدیث $ بھی لکھی ہیں۔ ان کو پڑھنے کے بعد ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہماری Ú ز اس کے مطابق ہے کہ نہیں؟ یقیناً نہیں ہے تو ٹھیک کر لینی چاہئے۔ 1 وہی جامد تقلید، بزرگ پرستی، علماء پرستی آڑے آتی ہے، اور یہ طر i سن کر تقریباً ہر خاص و عام فوراً کہتا ہے کہ پہلے بزرگ عالم کیا جاہل تھے جو انہوں نے قرآن سے یہ Ú ز ثابت $ نہیں کی؟ چو è وہ بزرگ علم والے تھے، انہوں نے جو طر i بتایا ہے وہ قرآن اور حدیث $ کے مطابق ہے اس پر ہی ان کا عمل تھا اسلئے اسی پر ہم عمل کر 8 ۔ . # ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنی دلیل میں قرآن کی آیت لاؤ، تو . B پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور G حدیث $، اہل قرآن، اور کافر تک کہہ دیتے ہیں اور سامنے والا خاموش ہو کر اپنی جان بچاتا ہے اور ان ہی کے ساتھ رائج الوقت فقہ پر عمل کرنے لگتا ہے کہ . # کوئی ما { ہی نہیں تو میں اکیلا کیا کروں؟ 1 یہ ++ ازفکر در ۔ نہیں کوئی دوسرا نہیں ما { تو نہ مانے۔ دوسروں کے منوانے کی ذمہ داری تو نبیوں کی بھی نہیں تھی۔ ان کی ذمہ داری بھی یہی تھی کہ خود عمل کرو اور

دوسروں -- پہنچادو۔ یہی حکم . کے لئے ہے۔ خود عمل کرو، حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے، اور دوسروں کو بتادو، بس۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ کے لئے یہ کہا جا* ہے کہ قرآن میں زکوٰۃ دینے کا حکم تو ہے، لیکن کتنی فیصد دیں یہ ذکر نہیں ہے۔ جس طرح قرآن میں Ú زکا حکم تو ہے لیکن Ú زکی تفصیل نہیں ہے۔ زکوٰۃ کا طر i بھی Ú زکی طرح رسول نے مقرر کیا ہے، یعنی ساڑھے* . ون تولے چا* ی* ساڑھے سات تولے* اور اس پ ڈھائی فیصد۔ ا- سال اَ رنے کے بعد* ی جا* ہے۔ چا* ی اور سونے کی قیمت میں فی زمانہ ٰ افرق ہے۔ فرق وا* . ت نبی نہیں بتا h تھے۔ کیو è اللہ کی* . ت میں تضاد نہیں ہو* (سورۃ K ء آ $ ۸۲) ایسے ہی نبی کی* . ت میں فرق نہیں ہو* ۔* ہم یہ « ب اور تفصیل اس وقت تو شا* در -- مان لیا جائے، اَ زکوٰۃ کے* . رے میں قرآن سے علم حاصل نہ ہو رہا ہو۔ . # کہ قرآن کی* ی ت سے یہ علم ہو* ہے کہ قرآن میں ہر فرض اور ضروری چیز کی تفصیل موجود ہے۔ چو è زکوٰۃ بھی Ú زکی طرح فرض ہے اس لئے Ú زکی طرح ہی اس کی بھی تفصیل موجود ہے (یہ رائج الوقت شرح سے الگ ہے اس لئے ہمیں شا* کچھ عجیب لگ رہا ہے، جبکہ ہمیں ا- مسلمان ہونے کے* طے یہ دیکھنا ہے کہ قرآن اور صحیح حد $ کا قانون ماننا چاہئے* K نوں کا؟) 5 حظہ ہو:

☆ سورۃ ا آ ل (۸) آ $ ۴۱۔ اور جان لو، جو مال حاصل کرو* کسی بھی مد سے تمہیں ملے، جو تم کو بے پ واہ کردے (غنی کردے) تو اللہ کے لئے ہے اس میں سے* پنچواں حصہ اور یہ حصہ رسول، قرا $ والے، یتیم محتاج اور مسافر کے لئے ہے۔ اَ تم اللہ اور اس چیز پ ایمان لاتے ہو جو ہم نے* ری ہے اپنے بندے پ، جس دن فیصلہ ہوا، یعنی اللہ کی مدد آئی، . # دو فوجیں بھڑیں۔ اور اللہ . چیزوں کے قانون بنانے والا ہے۔

اس آ $ کا جو* جمہ آج ہمیں ملتا ہے وہ یہ ہے "اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ، اس میں سے* پنچواں حصہ اللہ کا ہے" (مولا* فتح محمد جالندھری)۔

تقریباً* ی دو* عالموں نے یہی* جمہ کیا ہے اور تفسیر میں بھی لوٹ کا مال ہی لکھا ہے۔

عقل وفہم سے کام e* ہوئے دیکھا جائے کہ کیا اس آ $ سے لوٹ کا مال ظاہر ہو* ہے؟ کیا

مسلمان لٹیرے ہیں ؟ کیا محمدؐ اس عمل کی اجازت دے h* تھے؟ (سورۃ اÅ م (۶) آ $ ۱۵۵، سورۃ یوسف (۱۲) آ $ ۱۱۱) میں ہر چیز کی تفصیل بتائی گئی ہے اس لئے Ú زاور زکوٰۃ کی تفصیل بھی قرآن میں موجود ہے۔ مولوی کہتا ہے کہ ان کی تفصیل نہیں ہے۔ آپ خود فیصلہ کرلیجئے کہ سچا کون ہے؟ مولوی* یا اللہ؟

اللہ کے لئے تو خواب میں بھی یہ خیال نہیں آسکتا کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس لئے قرآن کی روشنی میں مولوی صا # کے الفاظ پ ہی غور کر* ضروری ہے۔ وہ کیا ہے؟

قرآن میں اللہ کی راہ میں ' چ کرنے کے لئے دو الفاظ آئے ہیں "زکوٰۃ" اور "صدقات" اور غالباً یہ لفظ قرآن میں اتنی* . ر* ی ہے، جتنی* . ر لفظ "Ú ز" * ی ہے۔ دونوں ساتھ ساتھ ہی آئے ہیں۔ ا- جگہ Ú ز کے ساتھ* . لمعروف بھی* ی ہے، اس پ بھی غور کر* ضروری ہے۔ اس لئے یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ تو ایسی حا -- میں اس کی تفصیل قرآن میں ہو* ضروری ہے۔ اور یہ بھی در -- ہے کہ محمدؐ کا پورا عمل قرآن پ تھا، اور آپؐ پ قرآن ہی* زل ہوا تھا نہ کہ کچھ اور۔ 5 حظہ ہو:

☆ سورۃ یونس (۱۰) آ $ ۱۰۹۔ اور اے نبیؐ! تم اس کی پیروی کرو جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجا جارہا ہے۔

☆ سورۃ یونس (۱۰) آ $ ۱۵۔ اور اے نبیؐ! ان سے کہو کہ میرا یہ کام نہیں کہ اپنی طرف سے اس میں کوئی تبد ~ کروں۔ میں تو بس اس وحی کا پیروکار رہوں جو میرے* پ س بھیجی جاتی ہے۔

آپؐ پ کیا* زل ہوا؟

☆ سورۃ اÅ م (۶) آ $ ۱۹۔ اور یہ قرآن میری طرف* ریعہ وحی بھیجا H ہے* کہ تمہیں اور جس جس کو یہ پہنچے، متنبہ کردوں۔

* ی* . لا سے یہ وضا # ہوگئی ہے کہ محمدؐ پ یہ قرآن ہی* زل ہوا اور اس کی ہی پیروی کا حکم* ی جا رہا ہے۔ اَ محمدؐ ان احکام کے علاوہ کچھ اور کرتے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ دیکھتے ہیں:

☆ سورۃ الحاقہ (۶۹) آ $ ۴۳۔ یہ رب العالمین کی طرف سے* زل ہوا ہے۔

سورۃ الحاقہ۔ آ $ ۴۴۔ اور اَ اس نبی نے خود گھڑ کر کوئی* . ت ہماری طرف منسوب کی ہوتی۔

سورۃ الحاقہ۔ آ $ ۴۵۔ تو ہم اس کو پکڑتے داہنے ہاتھ سے یعنی پوری طاقت سے۔

سورۃ الحاقہ۔ آ $ ۴۶۔ اور اس کی رگ اَ دن کاٹ ڈالتے۔

سورۃ الحاقہ ۔آ $ ۴۷۔پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس کام سے روکنے والا نہ تھا۔

ان * یت میں کتنی سخت وعید ہے کہ نبی ؐ قرآن کو نہیں + ل h تھے۔اس لئے قرآن میں زکوٰۃ وغیرہ کی تفصیل دیکھ کر محمد ؐ نے عمل کیا تھا، اور بتا یا تھا۔

سورۃ ا آ ل کی آ $ ۴۱ پڑھ لی۔جس میں رائج الوقت ترجمہ بھی پڑھا، اور میں نے جو سمجھا وہ بھی ذہن میں ہے۔رائج الوقت ترجمہ پڑھ کر پہلا اعتراض تو یہ سامنے آ ہے کہ کیا محمد ؐ اور ان کے پیرو کار مسلمان لٹیرے تھے (ا * للہ)۔(جس پر اغیار اعتراض کر رہے ہیں اور اسلام ۔محمد ؐ، قرآن، اور مسلمانوں کی شبیہ لامحالہ داغ دار ہو رہی ہے)

لیکن حقیقت میں اس عمل کے خلاف قرآن نے مسلمانوں کو ''è$'' کا حکم * یا ہے یعنی معافی، در اَ ر، احسان کرنا۔ جیسا کہ فتح مکہ کے دن دیکھا H ۔کیا محمد ؐ اور مسلمانوں نے مکہ کو لوٹا؟ ہرا نہیں! بلکہ ا یک عام اعلان معافی کا کیا اور کسی مسلمان نے کوئی چیز بھی نہیں اٹھائی۔ہاں کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ مخالف لشکر کو شکست ہو جائے اور وہ اپنا کچھ ساز و سامان میدان B میں چھوڑ جائے۔کیو è ہزیمت کے بعد تو اس کا بھH ہی ٹھیک رہتا ہے، وہ اپنا سامان نہیں اٹھا اَ سامان اٹھائے گا تو مارا جائے گا۔اس لئے وہ اسے چھوڑ جا ہے۔اس چھوٹے ہوئے سامان کو فاتح لشکر اٹھا 8 ہے، لوٹتا نہیں ہے۔اَ نہ اٹھا یا جائے گا تو وہ سامان ۔اب ہو جائے گا یا اس کا غلط ہاتھوں میں پڑ کر غلط استعمال ہونے کا ڈر بنا رہے گا۔اس لئے بجا مجبوری اٹھا پڑ ہے۔وہ نہ لوٹ ہے نہ ڈاکہ ہے نہ چوری ہے۔اس لئے اس کا استعمال جائز ہے۔اور اس کا پانچواں حصہ (۲۰ فیصد) حکومت کا ہوگا، جو M المال میں جمع ہو جا چاہئے۔چھوڑا ہوا سامان تو ہر فوج اٹھاتی ہے چاہے وہ کسی بھی مذہب کی ہو، ہاں ظالم آدمی § کے بعد شہریوں کے ساتھ لوٹ مار بھی کرتے ہیں1 مومن مجاہد نہیں کرتے۔یہ بٹوارا اس وقت ہوگا # مسلم لشکر رضا کارانہ طور پر لڑنے * یا ہو اور ان کی تنخواہ نہ ہو، اَ ان کی تنخواہ ہوگی تو پھر ایسا مال پورا کا پورا حکومت کے M المال میں جائے گا۔ہاں اَ حکومت منا سمجھے گی تو اس مال میں سے اپنے فوجیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے بطور اÅم جو چاہے دے سکتی ہے۔

آ $ میں کیا بتا یا ہے، ا یک بار پھر پڑھ لیں:

☆ جان لو! # تم کو اتنا مال ملے یا حاصل کرو، کہ تم بے پرواہ ہو جاؤ۔اور وہ کسی بھی مد (à³Ú 0³ Ð) سے ملے تو اس کا پانچواں حصہ M المال یعنی اللہ کا ہے۔

اَ آ $ میں لفظ ''à³Ú ôò'' کی جگہ ''à³Ú h†u *Ùgî à³Ú'' ہوتا تو جا سکتا تھا کہ یہ B سے ملے مال کے لئے ہے۔اور ان الفاظ سے لوٹ بھی مانی جا سکتی تھی۔1 یہ لفظ نہیں ہے بلکہ ''à³³Ú 0³0³'' ہے۔تو $ ہوا کہ آدمی جو بھی جائز کام کرتا ہے، چاہے وہ تجارت کرے، چاہے 5 زمت کرے، چاہے کا شت کرے یا کوئی بھی ہنر کا کام کرے بہر حال کوئی بھی جائز کام کرے اور اس سے اس کو اتنی آمدنی ہو جائے کہ وہ بے پرواہ (غنی) ہو جائے۔تو وہ فوراً پانچواں (۲۰ فی صد) حصہ زکوٰۃ میں دے دے۔ا یک سال کا انتظار نہیں ہوگا۔جیسا قانون بنا رکھا ہے (یعنی ہر سال ڈھائی فیصد)۔اس مال پر گی میں ا یک بار ہی ۲۰ فیصد دینا ہے۔باقی ۸۰ فیصد پر اللہ کوئی مطالبہ نہیں کرتا۔وہ مال اس کا اپنا ہے۔بڑی خوشی سے کھا سکتا ہے، کوئی H ہ نہیں، پھر جان لو وہ ۲۰ فیصد ا یک بار ہے۔ہر سال نہیں۔مال آنے پر فوراً لکھا H ہے، رائج الوقت ڈھائی فیصد ہر سال کا لکھا H ہے، جو بتا یا ہوا ہے۔اللہ تو ا یک بار مال آنے پر صرف بیس فیصد کا مطالبہ کرتا ہے۔اب غور کیجئے کہ ٹھیک کون ہے؟ ٹھیک تو اللہ ہی ہے، اللہ کی ماننے میں د* اور آ ت، دونوں میں فائ ہ ہے۔

اور یہی ۲۰ فیصد مستقل زکوٰۃ ہے (یعنی صرف ا یک بار)۔اس کا ثبوت بھی پیش ہے، 5 حظہ ہو:

☆ سورۃ اÅم (۶) آ $ ۱۴۲۔وہ اللہ ہی ہے جس نے باغ پیدا کئے، چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور چھتریوں پر نہیں چڑھائے ہوئے بھی، اور کھجور، اور کھیتی، جس کے طرح طرح کے پھول ہوتے ہیں، اور زیتون، اور انار (بعض باتوں میں) ا یک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اور نہیں بھی ملتے۔# یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن کاٹو اور توڑو تو اللہ کا حق بھی اس میں سے ادا کرو (زکوٰۃ) اور بے جا نہ اُڑاؤ! کہ اللہ بے جا اُڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

* یت بتلاتی $ ہے کہ مستقل زکوٰۃ کتنی اور کب دینی ہے یعنی ۲۰ فیصد، مال آتے ہی۔یعنی ا یک سال کا انتظار نہیں۔کس قانون سے یہ لوگ ا یک سال اَ رنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ بتاتے ہیں؟ سامنے لاN۔

اب صدقہ کا کیا حکم ہے؟ اور کیوں؟

وہ اس لئے کہ کبھی کبھی قوم و ملک پر ایسا وقت بھی آ سکتا ہے کہ مستقل زکوٰۃ آمدنی سے خرچ پورا نہیں ہو *، مثلاً کوئی طوفان آ جائے یا کسی علاقے میں قحط پڑ جائے یا کوئی بڑی B شروع ہو جائے تو ایسے وقت میں حکومت قوم سے مطالبہ کرے گی تو قوم کا فرض ہو جا ہے کہ اپنی حکومت کا ساتھ دے۔اَ ساتھ نہ دیا تو

ہوسکتا ہے کہ مال کی کمی سے دشمن یا ہنگامی حالات کا مقابلہ نہ ہوسکے اور ملک وقوم غلام ہوجائے، تو پھر کیا ہوگا؟ ساری عزت خاک میں مل جائیگی۔ اس لئے قوم آگے بڑھے اور دل کھول کر صدقہ دے۔ ہنگامی حالات میں کبھی نبی یا ابوبکرؓ یا عمرؓ یا عثمانؓ یا علیؓ پر بھی عمل کرنا ہوگا (یعنی جو بھی میسر ہو)۔ قرآن سے ثبوت پیش ہے، ملاحظہ ہو:

☆ سورۃ بقرہ (۲) آیت ۲۱۹۔ اور لوگ آپ سے دریافت کریں گے کہ کیا خرچ کیا کریں؟ آپ فرما دیجئے کہ جتنا آسان ہو۔ اللہ اس طرح احکام کو صاف صاف بیان کرتا ہے۔

☆ سورۃ الفرقان () آیت ۶۷۔ جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچ کرتے ہیں نہ بخل سے کام لیتے ہیں، بلکہ انکا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔

☆ بنی اسرائیل (۱۷) آیت ۲۹۔ نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو، نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔

ان آیات میں ہنگامی حالات میں خرچ کرنے کو بتایا ہے جو آسان ہو یا ضرورت سے زیادہ ہو وہ دینا ہے۔ اور جو مستقل زکوٰۃ ہے وہ سورۃ انفال (۸) آیت ۴۱ سے ثابت ہے، اسی طرح جیسے دوپہر کا سورج ظاہر ہے۔ ان آیات کے ہوتے ہوئے محمدؐ ڈھائی فیصد زکوٰۃ کیسے مقرر کردیتے۔ کیا وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی بات اپنی طرف سے کہتے تھے؟ ایسا تو ان کے بارے میں سوچنا بھی گناہ ہے۔ اس لئے زکوٰۃ کا مسئلہ اپنی جگہ پر بڑا صاف اور سیدھا ہے۔ اگر اس پر صحیح طور پر عمل کیا جاتا تو کمیونزم کا وجود ہی نہ ہوتا، اور اسلام کا ہی غلبہ ہوجاتا۔ کمیونزم تو لوگوں نے مجبوری میں رائج کیا، جب ان کی ضرورت پوری نہ ہوئی اور دوسری طرف امیر لوگ مزے کر رہے تھے۔ انہوں نے اسلام کے اصولوں کو توڑ مروڑ کر اپنی من مانی کرلی ہے، اور بہت سی قیدیں لگادیں ہیں۔ ان سے مجبور ہوکر انہوں نے کمیونزم قائم کیا حالانکہ اب کمیونزم کی تھیوری بھی ساتھ نہیں دے پا رہی ہے، ساتھ دینے کے لئے صرف اسلام ہی ہے، اگر اس پر صحیح طور پر عمل کیا جائے، اور وہ ہے "ہر آدمی کی ضرورت کو پورا کرنا"۔ چاہے مستقل ۲۰ فیصد سے پوری ہوجائے یا اور آگے بڑھ کر ہنگامی حالات کے تحت بجٹ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے صدقات دینا ہوں، اور اس کا طریقہ بھی یہ ہے۔ یعنی ہر حکومت کی آمدنی اور خرچ کی مدیں ہوتی ہیں، ان کی کمی بیشی سے ہر سال ٹیکس لگتا ہے یا چھوٹ دی جاتی ہے۔ ایسے ہی اسلام نے قاعدہ بتایا ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ جو قرآن نے بتایا وہی محمدؐ نے کیا، اس لئے ہم کو بھی وہی کرنا ہے،

اگر ساری پریشانیوں سے نجات حاصل کرنی ہے، ورنہ جو ہو رہا ہے (یعنی امت کا زوال، ذلت اور رسوائی) یہ آپ سب کے سامنے ہے، یہ ہوگا۔

مثال کے طور پر ایک مالدار آدمی ہے اور اس کے پاس کچھ غریب آدمی رہتے ہیں۔ وہ مالدار آدمی ان کا خیال نہیں رکھتا، ہوسکتا ہے اس غریب آدمی نے کھانا نہ کھایا ہو تو ایسی حالت میں اس کو نیند نہیں آئے گی اور وہ کچھ سوچنے پر مجبور ہوگا وہ یہ کہ میں اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کیسے بھروں؟ ہوسکتا ہے کہ اس کے سامنے وہ مالدار آدمی ہی آجائے اور وہ اس کے گھر پر ہی کچھ اور بھوکے آدمیوں کے ساتھ حملہ کردے اور فساد ہوجائے۔ اس کے برعکس اگر وہ مالدار آدمی ان کا خیال رکھتا تو وہ بھوکے نہ رہتے اور پیٹ بھرنے پر وہ رات کو سوتے بھی اور کسی وقت ضرورت پڑنے پر اس مالدار آدمی کے لئے مددگار بھی ثابت ہوتے، اور ہر خطرے کو اپنے اوپر لیتے، تو ایسی حالت میں وہ مالدار آدمی محفوظ رہتا۔ اس لئے جو احکام اللہ نے اپنے نبیؐ کے ذریعہ دئے ہیں، وہ بہت اچھے ہیں، ان پر عمل ہونا چاہئے، یہی اسلام ہے۔

اہل کتاب سے شادی

ایک اور چیز جو ہمارے یہاں جائز سمجھی جاتی ہے وہ ہے اہل کتاب سے شادی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے مرد و عورت سے مسلمان مرد و عورت کی شادی جائز ہے؟ جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے؟ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر ایسا کھلے عام کیا جا رہا ہے، اور اس کو جائز کرنے کے لئے قرآن کی آیت پیش کی جاتی ہے، ملاحظہ ہو:

☆ سورۃ المائدہ (۵) آیت ۵۔ آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کردی گئیں اور اہل کتاب مومن کا کھانا بھی تم کو حلال اور تمہارا کھانا انہیں حلال کردیا ہے۔ پاک دامن اہل کتاب مومن عورتیں بھی حلال ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی۔ جب کہ ان کا مہر دے دو۔ اور ان سے عفت قائم رکھنا مقصود ہو نہ کہ کھلی بدکاری کرنی اور نہ چھپی دوستی کرنی۔ اور جو شخص ایمان کا دشمن ہو اس کے عمل ضائع ہوگئے اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

اس آیت میں اہل کتاب مومن عورتوں سے نکاح حلال بتایا گیا ہے نہ کہ کافر یا مشرک سے۔ اور قرآن نے اہل کتاب مومن اور مشرک کی کیا تعریف کی ہے، ملاحظہ ہو:

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۱۰۷۔(اے رسول! تم کفار مکہ سے) کہو تم اس قرآن کو مانو یا نہ مانو (اس قرآن کی صداقت پر کوئی اثر نہیں پڑے) لیکن جن لوگوں کو اس سے پہلے کتاب کا علم H تھا، انہیں . # یہ کلام پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں (یعنی اس قرآن کو مان کر محمدؐ پر ایمان لے آتے ہیں)۔

☆ سورۃ السجدہ (۳۲) آ $ ۱۵۔ ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جن کو یہ آیات سنا کر . # نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں یعنی فرمانبرداری کرتے ہیں، عاجزی کرتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔

☆ سورۃ المائدہ (۵) آ $ ۸۳۔اور . # وہ (اہل کتاب) اس کلام کو g ہیں جو اللہ کے رسول محمدؐ پر نازل ہوا تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آ 2 بہنے لگتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اس کلام کی سچائی کو پا لیا ہے۔ وہ بول اٹھتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے کلام پر ایمان لے آئے پس (سچائی کی) گواہی دینے والوں میں ہمارا نام بھی لکھ لے۔

سورۃ المائدہ۔ آ $ ۸۴۔ وہ کہتے ہیں آخر ہم اللہ پر اور اس کلام پر جو حق کے ساتھ ہمارے پاس آیا ہے ایمان کیوں نہ لا N۔ اور اللہ سے اس بات کی امید کیوں نہ کریں کہ ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرلے۔

☆ سورۃ القصص (۲۸) آ $ ۵۱۔ اور ہم پے در پے ان لوگوں کے لئے اپنا کلام بھیجتے رہے کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

سورۃ القصص۔ آ $ ۵۲۔ جن لوگوں کو ہم نے پہلے کتاب دی تھی ان میں کے ایمان دار، اس پر ایمان لے آتے ہیں۔

سورۃ القصص۔ آ $ ۵۳۔ اور . # یہ قرآن ان کو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے۔ بے شک یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے اور ہم تو پہلے ہی سے مسلم ہیں۔

☆ سورۃ المائدہ (۵) آ $ ۵۱۔ (اے ایمان والو) یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو تم میں سے اس حکم سے روگردانی کرے گا یعنی ان کو دوست بنائے گا، تو وہ ان میں سے ہی ہے۔ بے شک اللہ کا قانون ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

نوٹ: . # دوست بنانے سے ا کیا ہے تو پھر شادی کیسے ہوسکتی ہے؟ شادی تو دوستی سے بھی زیادہ قریب b ر

ہے۔

☆ سورۃ المائدہ (۵) آ $ ۴۷۔ اور اہل انجیل کو چاہئے کہ جو احکام اللہ نے اس میں نازل کئے ہیں اس کے مطابق حکم دیا کریں۔ اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے لوگ فاسق ہیں، ظالم ہیں، کافر ہیں۔

سورۃ المائدہ۔ آ $ ۴۸۔ اور اے رسول! ہم نے تم پر بھی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، جو حفاظت کے درمیان ہیں اور ان کی محافظ اور نگہبان ہے۔ لہٰذا اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق فیصلہ کیا کرو۔

سورۃ المائدہ۔ آ $ ۵۷۔ اے ایمان والو جن لوگوں کو ہم نے تم سے پہلے کتابیں دیں تھیں، ان کو اور کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے، دوست نہ بناؤ اور مومن ہو تو اللہ کے اس حکم کی خلاف ورزی سے ڈرتے رہو۔

سورۃ المائدہ آ $ ۷۲۔ وہ لوگ بے شبہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مریم کے W مسیح، اللہ ہیں۔ حالانکہ مسیح یہود سے یہ کہا کرتے تھے کہ اے بنی اسرا L! اللہ ہی کی عبادت کرو، جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے u، اللہ اس پر A . کو حرام کردے گا۔ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

سورۃ المائدہ۔ آ $ ۷۳۔ وہ لوگ بھی کافر ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ حالانکہ وہ اللہ، تین میں کا تیسرا نہیں ہے۔ اللہ یقیناً اکیلا ہے۔ اور سنو! 1 وہ لوگ ایسے قول سے باز نہیں آئے تو ان میں سے جو لوگ کافر ہوئے ہیں وہ تکلیف دینے والا عذاب پائیں N گے۔

سورۃ المائدہ۔ آ $ ۱۷۔ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم، اللہ ہیں۔ بے شک وہ کافر ہیں۔

☆ سورۃ توبہ (۹) آ $ ۳۰۔ یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا C ہے۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا C ہے۔ یہ ان کی باتیں صرف منہ سے نکلی ہوئی ہیں، ان سے پہلے کافروں نے جیسی باتیں کہی تھیں وہ لوگ ان کی Ü کررہے ہیں۔ ان کو اللہ ہلاک کرے۔ وہ کہاں بہکے جارہے ہیں۔

سورۃ توبہ۔ آ $ ۳۱۔ انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے ساتھ رب بنا رکھا ہے۔ اور مسیح

ابن مریم کو بھی (رب بنا رکھا ہے)۔

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۲۲۱۔تم مشرک عورتوں سے ہرا ً نکاح نہ کر* . # ۔۔ کہ وہ ایمان نہ لے آ N ۔ا ۔ مومن لو+ ی، مشرک آزاد عورت سے بہتر ہے، اا چہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کر* . # ۔۔ وہ ایمان نہ لے آ N ، ا ۔ مومن غلام مشرک آزاد سے بہتر ہے، اا چہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔وہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تمہیں اپنے اذن (قانون) سے تم کو . A اور مغفرت کی طرف بلا* ہے۔اور وہ اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان کر* ہے، توقع ہے کہ وہ سبق لیں گے۔

☆ سورۃ نور (۲۴) آ $ ۳ + کار مرد تو+ کا* مشرک عورتوں کے سوا نکاح نہیں کر* ، اور+ کار عورت بھی+ کار مر* مشرک مرد کے سوا نکاح نہیں کرتی، اور یہ مومنوں پر حرام ہے۔

☆ سورۃ الممتحنہ (۶۰) آ $ ۱۰۔مسلمانو! جو مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے * پس آ جا N ، ان (کے ایمان) کی جانچ کر لیا کرو (یوں تو) ان کے ایمان کو اللہ ہی خوب جا { ہے (* ہم) تمہارے لئے ضروری ہے کہ اچھی طرح جانچ کر لو کہ انہوں نے H ہوں سے بھی ہجرت یعنی توبہ کر لی ہے* وہ مومن کے پردے میں منافق ہیں؟ (کیو è اا وہ راضی ہونگی تو ان سے نکاح بھی کر* ہے، جیسے سورۃ ا اب (آ $ ۵۰) میں ہے کہ اے محمدؐ! تمہارے لئے وہ عورت حلال ہے جس نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ہو (یعنی H ہوں سے بھی ہجرت کی ہو) پھر اا تم کو یقین آ جائے کہ وہ مسلمان ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو۔ نہ تو وہ عورتیں کافروں کو حلال ہیں نہ کافر ان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔اور جو کچھ انہوں نے ان پر چ کیا ہو وہ انہیں واپس کر دو، اور اس میں بھی تم پر کوئی H ہ نہیں کہ تم ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کر لو اور تم بھی کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رہو۔اور جو مہر تم نے اپنی کافر بیوی کو دئے تھے وہ ان سے طلب کر لو۔اور جو مہر کافروں نے اپنی مسلمان بیویوں کو دئے تھے وہ واپس ما ۔ لیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کر* ہے۔اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

* یت* . لا میں یہ بتا* یا H ہے کہ اہل کتاب مومن عورت سے نکاح ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی وضا # ہے کہ مشرک و کافر مرد و عورت سے نکاح حرام ہے، وہ اس لئے کہ کافر و مشرک ہمیشہ مومنوں کے دشمن رہتے ہیں اور ہر طرح کا نقصان پہنچا* چاہتے ہیں۔ یہاں ۔۔ کہ ایمان سے بھی دور کرنے کی کوشش

کرتے رہتے ہیں۔اور اا وہ* پس رہتے ہیں تو جاسوسی کر کے ہر طرح کا نقصان کرتے ہیں، اس لئے نکاح اور دوستی میں 5 پر* اسوچ سمجھ کر کر* ہے۔اللہ نے ہر طرح کی نصیحت قرآن میں دے دی ہے۔ادھر* یت سے بھی یہ معلوم ہو* ہے کہ یہود و « ری، کافر و مشرک ہیں کیو è وہ عیسیٰؑ اور عزیرؑ کو اللہ کا C اور اللہ (ا* . للہ) ما... ہیں۔اور یہ بھی* یت میں بتا* یا H ہے کہ جو عورتیں مومن ہجرت کر کے آ N ، تو ان کا امتحان کر لو۔ . # مومن عورتوں کا بھی امتحان ہو* ہے، تو مشرک اور کافر کو بغیر امتحان کے کیسے نکاح میں لا* یا جا سکتا ہے؟ . # کہ ان سے نکاح ہی حرام ہے۔نکاح اس وقت ہو سکتا ہے . # ایمان لے آ N اور امتحان کی کسوٹی پر پوری ا* جا N ۔کیو è عورت مرد کی ہمراز ہوتی ہے۔ اا وہ کافر و مشرک ہوں گی تو ان کی ہمدردی کافر و مشرک قوم کے ساتھ ہو گی اور وہ . راز کی* . تیں اپنی قوم کو پہنچا دیں گی۔اس لئے ان سے نکاح ہر قیمت پر اللہ نے حرام کیا ہے۔اور یہ بھی کہا ہے کہ جو ان احکام کی خلاف ورزی کرے گا وہ H ہ گار ہو گا اور اس کے اعمال پر* . د ہو جا N گے۔جو کہ پر* ا خسارہ ہے۔

جن* یت میں اہل کتاب کی عورتیں اور کھا* حلال بتا* یا H ہے ان اہل کتاب کی تعریف قرآن کی * یت سے ظاہر ہو رہی ہے یعنی یہ کہ وہ ایسے ایمان دار اہل کتاب ہیں کہ . # ان کے سامنے قرآن کی* یت پڑھ کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ فوراً ان کو قبول کر کے سجدے میں اا جاتے ہیں یعنی مسلم ہو جاتے ہیں کیو è وہ پہلے سے ہی مومن تھے انہوں نے کبھی حضرت عزیرؑ اور عیسیٰؑ کو اللہ کا C* یا رب نہیں بتا* یا ہے۔اس لئے ان کی عورتوں سے نکاح حلال ہے۔اور . # وہ مسلمان ہو چکے تو ان کے لئے مسلم عورتیں بھی حلال ہیں۔لیکن اس کے خلاف ہر زمانے میں مسلم حکمرانوں نے غیر مسلم عورتوں کو جو کافر اور مشرک اہل کتاب تھیں، اپنے حرم میں جگہ دی ہے جو اللہ کے قانون کے خلاف ہے اور ایسا کرنے پر جو نقصان بتائے ہیں وہ ان عورتوں کی وجہ سے ہوتے رہے ہیں اور مسلم طاقت و معاشرہ کمزور ہو* رہا ہے۔اور دین میں ایسا بگاڑ آ H یا کہ اب اس کا علاج ہو* مشکل ہو رہا ہے، اور یہاں ۔۔ بگاڑ آ H یا کہ مسلم عورتیں بھی بنا روک ٹوک غیر مسلموں سے شادی کر رہی ہیں۔ مرد تو پہلے سے ہی کر رہے تھے عورتیں بھی شامل ہو گئیں۔اس طرح بظاہر عملی + گی میں اسلام بے دخل Ā آ رہا ہے* ہم پھر بھی یہی ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم مسلم مومن ہیں اور دوسرے کافر۔لیکن یہ قول غلط ہے۔حقیقت میں قرآن کے خلاف کام کرنے والا ہر آدمی کافر، ظالم، فاسق ہے چاہے* . ن سے کچھ بھی کہتا ہو* . نی دعوے سے مسلم مومن نہیں ہو* بلکہ قرآن کے مطابق عمل کرنے سے مسلم مومن ہو* ہے۔اور مومن کے عمل کو ہی اللہ قبول

کرتے ہے* زبانی دعوے کو اللہ قبول نہیں کرتا۔ ایسے دعوے کو تو اللہ نے مسترد کر دیا ہے اس آیت $ کے تحت جس میں کہا H گیا ہے کہ (سورۃ بقرۃ ۲۔آیت $ ۶۲) کوئی یہ کہے کہ میں مسلم ہوں، عیسائی ہوں، یہودی ہوں، ستارہ پرست ہوں، ایسے کہنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ # -- کہ K ن اللہ پر، روز آخرت پر، یعنی اللہ کی کتاب پر ایمان لا کر اس پر عمل نہ کرے u وہ مومن نہیں ہے* زبان سے چاہے کوئی اپنے کو مومن کہے عمل کے علاوہ* زبانی دعوے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اسی لئے غیر مسلم اہل کتاب سے جو نکاح جائز کیا H گیا ہے وہ حرام ہے۔ نہیں کرنا* چاہیئے۔

جس آیت $ (۵:۵) سے اہل کتاب عورت سے نکاح جائز بتایا H گیا ہے اس میں صاف Ā آرہا ہے کہ وہ عورت* پاک دامن مومن ہو۔ یہ ایک کسوٹی ہے اگر وہ مومن ہے تو نکاح ہوسکتا ہے، کافر ہے تو نہیں۔ اللہ نے اہل کتاب یہودی و عیسائی کو کافر و مشرک کہا ہے تو پھر کس قانون سے مسلمانوں نے شادی کو جائز کر رکھا ہے؟ یہ خلاف اسلام ہے* تاریخ شاہد ہے کہ ایسی غیر مسلم عورتوں کی اولاد کی طرف سے ولی عہد مقرر ہونے اور پھر امیر ہونے کے معاملہ میں کافی تنازعہ رہا ہے جس سے مسلمانوں کی طاقت کمزور ہوتی رہی ہے۔ اس لئے قانون قابل عمل و مفید وہ ہے جو اللہ کی کتاب میں ہے* باقی باطل ہے۔ اس لئے اہل کتاب مشرک و کافر مرد و عورت سے نکاح حرام ہے، اور اللہ کے قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔

ما ملکت ایمان

فقہ اور ترجمہ کی اصطلاح میں ماملکت کو ''ہاتھ کا میل''، ''لونڈی'' لکھا H گیا ہے اور اس سے بلا نکاح مباشرت جائز بتائی گئی ہے اور اس کام (مباشرت) کو کرتے ہوئے محمدؐ کو بھی لکھا H گیا ہے کہ ان کے گھر میں تین کنیزیں (لونڈی) تھیں، جن سے آپؐ کا تعلق بغیر نکاح کے مباشرت کا تھا (نعوذ باللہ) ان سے اولاد بھی پیدا ہوئی لکھی ہے کہ ماریہ قبطیہ سے ایک لڑکا پیدا ہوا 1 وہ بچپنے ہی میں انتقال کر گیا H۔ اس اصطلاح اور عمل رسولؐ کا سہارا لے کر ہر زمانے میں امراء نے بغیر نکاح کے کنیزوں کی ایک فوج اپنے حرم میں رکھی ہے۔ اور اہل کتاب* یہ مشرک، کافر عورتیں بھی۔ اور کچھ ولی عہد بھی ان عورتوں کی اولاد سے ہی ہوتے رہے۔ ان کو خلیفہ** بادشاہ بنانے میں B و بال کی نوبت $ بھی آتی رہی، جس کی وجہ سے حکومتِ اسلامیہ آئے دن کمزور ہوتی رہی اور آج یہ حالت ہے کہ ۵۸ مسلم ممالک ہونے کے* باوجود اس قوم کی دنیا* میں کوئی گنتی نہیں ہے۔ ذلالت کی آخری حدوں کو چھو رہی ہے* تاریخ میں شاید اور کسی قوم کی ایسی مثال Ā نہیں آئے گی۔ اتنا کچھ ہوتے ہوئے

بھی یہ قوم اپنی حالت بدلنے کو تیار نہیں ہے۔ اور فقہ میں درج قانون کو ہی مان رہی ہے۔ # اس سے کہا جاتا* ہے کہ قرآن میں یہ لکھا ہے، تو جواب وہی ''* باپ پرستی''، ''علماء پرستی'' (یعنی کھلا شرک)۔

کہتے ہیں کہ کیا وہ امام بزرگ جاہل تھے؟ ان کا بتایا ہوا ہر ایک قانون قرآن L کے مطابق ہے اور حق ہے۔ جبکہ ہر ایک فقہ مختلف ہے۔ غور کرنے والی* بات یہ ہے کہ قرآن کے قانون میں کس طرح اختلاف ہوسکتا ہے۔ اسی لئے رائج الوقت فقہوں کے اکثر قوا 2 قرآن و L کے خلاف ہیں۔

اب دیکھا جائے کہ ماملکت ایمان کیا ہے؟ اور کس سے نکاح ہوسکتا ہے، کس سے نہیں؟ کیا بغیر نکاح کسی عورت سے مباشرت جائز ہے؟ اور کیا غلام، کنیز بنانے کی اجازت ہے؟ جو* بات 5 حظہ ہوں:

☆ سورۃ محمدؐ (۴۷) آیت $ ۴۔ تو # کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو تو اگر د 3 مارو* یعنی کاٹنا ہیں، یہاں -- کہ وہ مغلوب ہو جا N، مخالفانہ کاروائیاں کرنے کی طاقت ختم ہو جائے، وہ ایسی حالت میں ہو جا N کہ اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ یعنی B بند ہو جائے، تو ان کو گرفتار کرلو، امن ہونے کی حالت میں # معاہدۂ امن ہو جائے، تو ان قیدیوں کو (اپنے قیدیوں کے بدلے میں) چھوڑ دو* فدیہ لے کر چھوڑ دو، اور اگر کسی پر رقم نہیں ہے تو رحم کر کے چھوڑ دو، ہر حال میں قیدیوں کو رہائی ملنی ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو آپ ہی بدلہ لے 8، 1 یہ آپس میں B اس لئے ہوتی ہے کہ ایک دوسرے سے جانچے جاؤ کہ کون مومن ہے اور کون منافق۔ جو اللہ کی راہ میں B کرتے ہوئے مارے جا N گے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہیں کرے گا۔

مندرجہ* بالا آیت $ میں صاف ہے کہ ہر حالت میں جنگی قیدی رہا کئے جا N گے۔ فدیہ لے کر* بغیر فدیہ کے رحم کے ساتھ* قیدیوں کے بدلے میں قیدی، تو پھر غلام* کنیز کا سوال کہاں سے آیا H۔ اور وہ بھی بغیر نکاح کے کنیز کے ساتھ مباشرت، یہ تو قرآن کے خلاف ہے۔ قرآن کا حکم صاف ہے کہ کسی بھی عورت سے مباشرت نکاح کے بعد ہی ہوسکتی ہے۔ ہاں جن عورتوں کو اللہ نے نکاح کے لئے حرام قرار دیا* ہے ان سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ اس حکم کے ہوتے ہوئے محمدؐ اور دوسرے مومن صحابہؓ اس حکم کی خلاف ورزی نہیں کر h تھے۔ 1

افسوس صد افسوس کہ* تاریخ میں لکھا ملتا ہے کہ محمدؐ نے اور ان کے صحابہؓ نے اور ان کے بعد خلفاء راشدین اور دوسرے مسلمانوں نے غلام اور کنیز آپس میں تقسیم کئے، اور غلاموں سے : مت لی اور عورتوں سے بغیر نکاح مباشرت کی، کیا اس خلاف قرآن قانون کو محمدؐ اور دوسرے مومن صحابہ* خلفائے راشدین کر h تھے؟ جیسا کہ لکھا ملتا ہے کہ غلام کنیز بنانے کا کام برابر جاری رہا۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کے بہت بعد -- اس کام کو

جاری رکھا اور آج بھی ڈھکے چھپے جاری ہے، وہ الگ *.ت ہے کہ موجودہ زمانے میں حقوق K نی کی آواز اُٹھانے والی تنظیموں کی وجہ سے کھل کے عام آدمی یہ کام نہیں کر*. رہا ہے، ورنہ دیکھا جائے تو اس زمانے کے مسلمان امراء ورؤساء جن- قانون کی پہنچ نہیں ہے (امیر آدمی اور مسلم حکومتوں کے سر. اہان) ان کے حرم موجود ہیں اور ان میں عورتوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ جس میں بیشتر یہودی اور عیسائی عورتیں ہیں (واضح ہو کہ مغرب عیاشی کا ا- بہت.ڑا اڈا ہے) جنہوں نے مسلمان حکمرانوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ رکھا ہے اور امریکہ و اسرا L کھل کے اپنا کھیل ان لوگوں کے ساتھ*. یوں کہئے مسلمانوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں*. سر عرفات جو کہ فلسطین کا ا- .ڑا لیڈر تھا، اس کی بیوی یہودی ہے) مسلمان اس کو حرام بھی نہیں سمجھتا۔ اب بھی یہی رٹ ہے کہ غلام کنیز بنا*. جا. ہے، اور کنیز سے بغیر نکاح مباشرت بھی۔ اور اب یہ دیکھا جائے کہ قرآن کس حد- ہماری رہنمائی کر رہا ہے؟

☆ سورۃ K ء (۴) آ$ ۲۲۔ اور جن عورتوں سے تمہارے *. پوں نے نکاح کیا ہو ان سے نکاح نہ کر* ۔1 جاہلیت میں جو ہو چکا سو ہو چکا، یہ نہا$ بے حیائی او* خوشی کی*. ت تھی، اور بہت. ادستور تھا۔

سورۃ K ء۔ آ$ ۲۳۔ مسلمانو! تم. پر حرام کر دی گئیں تمہاری ما N ، (ماں *. پ کی ما N) تمہاری بیٹیاں (بیٹوں اور بیٹیوں کی بیٹیاں) تمہاری بہن، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالا N ، تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھاÈ ں، تمہاری دودھ پلانے والی ما N ، دودھ شر- بہنیں، تمہاری بیویوں کی ما N ، تمہاری بیویوں کی لڑکیاں، جنہوں نے تمہارے یہاں پر ورش *. ئی ہے، اگر تم نے اُن بیویوں سے مباشرت کی ہو۔ ہاں اگر مباشرت نہ کی ہو تو ان سے نکاح کرنے میں تم. پر کوئی H ہ نہیں، اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی تم. پر حرام ہیں، اور دو بہنوں سے اکٹھا نکاح کر* بھی تم. پر حرام ہے (اس سے پہلے) جو ہو چکا، ہو چکا۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم والا ہے۔

سورۃ K ء۔ آ$ ۲۴۔ اور شادی شدہ عورتوں سے بھی نکاح حرام ہے سوائے ان شادی شدہ نو مسلم مامملکت عورتوں کے جو مسلمان ہو کر تمہاری ملکیت یعنی تمہاری حفاظت میں آجا N ، بھلے ہی ان کا شوہر پیچھے موجود ہو (1 ان کا امتحان کر لو۔ سورۃ ۶۰ آ$ ۱۰) اور ان سے نکاح کر لو۔ یہ اللہ نے تم. پر فرض کر*. ہے اور لکھ*. ہے، مذکورہ *. لا عورتوں کے سو*. قی تمام عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں شرط یہ ہے کہ تم ان سے نکاح کی طلب اپنے مالوں کے ساتھ کرو، اور غرض نکاح عمر بھر نکاح میں رہنا ہو نہ کہ صرف شہوت رانی (یعنی متعہ

کر*) یہ حرام ہے۔ پھر ان عورتوں سے جن سے نکاح کا فا+ ہ اٹھاؤ، تو ان کے مہر جو مقرر کئے گئے ہوں انہیں دے*. کرو اور اس امر میں تم. پر کوئی حرج نہیں کہ مہر مقرر ہو چکنے کے بعد کسی*.ت. پر تم آپس میں راضی ہو جاؤ (یعنی کچھ رقم تمہاری بیو*. یں تمہیں اپنی مرضی سے واپس کر دیں*. تم کچھ اور. ڑھا دو) بے شک اللہ . سے .ڑھ کر جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

سورۃ K ء۔ آ$ ۲۵۔ اور جو کوئی تم میں سے اس چیز کی طاقت نہ رکھے کہ وہ نکاح کرے خا+ انی آزاد مومنہ عورتوں سے تو وہ کافر معاشرے سے آئی ہوئی نو مسلمہ خواتین (مامملکت ایمان) سے، جو تمہاری حفاظت میں ہوں اور نکاح کے لائق ہوں، مومنہ عورتوں سے نکاح کرے (جن کا امتحان ہو چکا ہو) حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارے ایمان کو اچھی طرح جا{ ہے۔ تم . آپس میں ا- دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پھر تم کافر معاشرے سے آئی ہوئی نو مسلمہ (مامملکت ایمان) عورتوں کے ساتھ ان کے مالکوں کی رضامندی (یعنی شعبوں کے حاکموں کی) کے ساتھ نکاح کر لو، اور ان کے مہر معروف طر i سے ادا کر*۔ وہ نکاح دائم میں رکھی جانے والی ہوں نہ کہ صرف مستی کرنے والی اور نہ چھپ*. ری کرنے والی۔ پھر. # وہ نکاح کر لیں اور اس کے بعد بے حیائی کریں تو ان کے لئے اس سزا سے نصف سزا مقرر کی جاتی ہے جو خا+ انی شریف عورتوں کے لئے مقرر ہے۔ یہ حکم تم میں سے اس کے لئے ہے جسے جنسی بے راہ روی کا + یشہ ہو۔ اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے۔ اور اللہ بخشنے والا اور مہر*. ن ہے۔

. یت. لا کی روشنی میں یہ دیکھا جائے کہ کیا ''مامملکت ایمان*. ''مامملکت یمین'' سے مراد ل+ ڑ ی غلام*. ہاتھ کا میل ہیں؟ ان الفاظ کا مطلب ل+ ڑ ی غلام*. ہاتھ کا میل نہیں ہے۔ بلکہ اس اصطلاح سے تو ان الفاظ کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ ل+ ڑ ی غلام کا تصور قرآن کے صد فی صد خلاف ہے۔ معاشرے میں ل+ ڑ ی غلام کی درآمد کے صرف دو راستے ہیں۔ پہلا یہ کہ غنڈے لوگ بچوں کو اغوا کر کے لے جاتے ہیں اور ان کو @ دیتے ہیں۔ وہ بچے ل+ ڑ ی غلاموں کی جگہ. پر کام کرتے رہتے ہیں۔ دوسرا راستہ ہے جنگی قیدیوں کو ل+ ڑ ی غلام بنانے کا، لیکن قرآن نے دونوں راستوں کو بند کر*. ہے۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۷۰۔ ''اور ہم نے عزت دی آدمؑ کی اولاد کو۔ اللہ نے جس کو عزت دی ہو اس کو ذلیل کر* بہت. ڑ H ہ ہے''۔ اس لئے یہ راستہ بھی بند ہ H ۔

☆ سورۃ محمد (۴۷) آ$ ۴۔ بس. # تمہاری ان کافروں سے مڈبھیڑ ہو تو پہلا کام اگر د 3 ما* ہے

یہاں -- کہ . # تم ان کو اچھی طرح کچل دو، $ قیدیوں کو مظبوط* + ھ لو۔ اس کے بعد . # لڑائی بند ہو جائے یعنی فریق مخالف اپنے ہتھیار ڈال دے اور معاہدہ امن کر لے، تو تمہیں اختیار ہے کہ قیدیوں کو احسان کر کے چھوڑ دو* یا فدیہ لے کر* یا اپنے قیدیوں کے + لے میں چھوڑ دو)۔

یہ ہے قرآن کا حکم جنگی قیدیوں کے لئے۔ یعنی ان کو ہر حا - میں رہائی ملنی ہے۔ اس مسئلہ کو دوسرے پہلو سے دیکھا جائے جیسا کہ* ریخ سے* . $ ہو رہا ہے کہ مسلم اقتدار کے دور میں جو محمدؐ سے شروع ہو* ہے اور خلافت کے خاتمہ -- Ã* ہے کہ جنگی قیدیوں کو تقسیم کیا H اور ان کو + ی غلام کی حیثیت سے رکھا H اور + یوں سے بغیر نکاح مباشرت بھی ہوتی رہی۔ اَ اس کو در - مان لیا جائے تو جو حق مسلمان اپنے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں وہ دوسروں کو بھی دینا ہو گا یعنی دوسرے فریق کے* پس بھی مسلم مرد عورت قیدی ہو h ہیں ایسی حا - میں . # مسلمان قیدیوں کو آپس میں تقسیم کر کے + ی غلام بناتے ہیں تو فریق* نی بھی یہی عمل کرے گا۔ اور مسلم عورتوں سے وہ مباشرت کرے گا اور بے عزت کرے گا کیا مسلمان* کوئی بھی غیرت مند قوم اس امر کو داش - کرے گی؟ شا+ نہیں! تو پھر محمدؐ اور خلفائے راشدین اس کام کو کیسے کر h تھے؟

حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور قرآن کے حکم کے مطابق امن ہونے پر قیدیوں کو رہا کیا۔ ہاں . B کے جاری رہنے -- وہ قیدی قید میں رہیں گے اور عزت کے ساتھ رہیں گے ان کو ذلیل نہیں کیا جائے گا۔ (* ریخ گواہ ہے کہ قیدیوں سے اس حسن سلوک کی وجہ سے بھی اسلام کے خلاف Ðت، محبت میں تبدیل ہوئی اور بے شمار بے دینوں نے اسلام کے خلاف لڑنے کے* وجود، اسلام کو قبول کیا)

قرآن کی ای- اور آ $ کا مفہوم لکھا جا رہا ہے جس میں یہ ہے کہ تم کسی کے معبودوں کو بُرا نہیں کہو۔ اَ کہو گے تو + لے میں وہ مجھے بُرا کہیں گے (سورۃ اÅم ٦۔ آ $ ۱۰۸)

ایسے ہی محمدؐ نے کہا کہ وہ شخص + بخت ہے جو اپنے والدین کو بُرا بھلا کہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ایسا تو کوئی بھی نہ کرے گا۔ تو محمدؐ نے فر* یا کہ اَ کوئی کسی کے والدین کو بُرا بھلا کہے گا تو + لے میں وہ آدمی اس کے والدین کو بُرا بھلا کہے گا۔

دیکھئے اللہ اور اس کے رسولؐ کی کیسی اچھی تعلیم ہے۔ اس تعلیم کے ہوتے ہوئے محمد* یا دوسرے مسلمان کیسے ایسے عمل کر h تھے، جن کی اجازت قرآن نہیں دے رہا، بلکہ سختی کے ساتھ ا کر رہا ہے غلط عمل

ان کی طرف منسوب کر* ، ان کی سیرت کو داغ دار کر* ہے اس پر غور کر* بہت ضروری ہے،

ماملکت کیا ہے؟ وہ لکھا جا رہا ہے:

☆ سورۃ محمدؐ (۴۷) آ $ ۴۔ . # تم قیدی* + ھ لو اور لڑائی ختم ہو جائے اور امن ہو جائے، تو ان قیدیوں کو فدیہ لے کر آزاد کر دو* یا جس پر فدیہ کی رقم نہیں ہے اس کو احسان کر کے چھوڑ دو* یا اپنے قیدیوں سے تبادلہ کر لو۔

گو* یا ہر حال میں آزاد کر* اور کر* ہے۔ اسلام نے غلامی کے رواج کو ختم کیا پھر یہ کنیز اور غلاموں کا سوال ہی پیدا نہیں ہو* ۔ مغرب نے ۱۸۰۰ء میں اس مسئلے پر توجہ دی، جہاں زمانہ قدیم سے غلاموں کا رواج تھا، اب وہاں یہ مرض تقریباً ختم ہو H ہے۔ 1 جس قوم کی دینی کتاب میں اس مسئلہ کو* لکل ختم کرنے کا حکم* یا ہے وہ قوم اب بھی غلاموں اور کنیزوں کی حامی ہے، یہ ای- بہت ہی شرمناک* ت ہے۔ اسلام نے ان کو آزاد کرنے کا ای- اور طر i بتا* یا ہے جو کفّارہ کے طور پر عمل میں * ہے، ان کے لئے جو پہلے سے غلام چلے آ رہے تھے۔ 1 قرآن نے تو یہ نو. $ بھی نہیں آنے دی اور پہلے ہی آزاد کرنے کو کہا۔ لیکن قرآن کا ای- حکم ہے کہ کفارہ میں غلام بھی آزاد کیا جا سکتا ہے، اور روزے بھی رکھے جا h ہیں، اور محتاجوں کو کھا* بھی کھلا* یا جا سکتا ہے۔ اس زمانے میں اَ کوئی یہ کہے کہ غلام کو ہی آزاد کیا جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو قرض دار ہے وہ غلام جیسی ہی + گی اَ ار رہا ہو* ہے اس لئے اس قرض دار کا قرضہ ادا کر کے* یا معاف کر کے اسے آزادی دلا دو۔

بہر حال اللہ نے ہر پہلو کو روشن کیا ہے، کہیں جھول نہیں رکھا۔ اور سے* * ت تو احسان کر* ہے۔ ان رہا کئے ہوئے مرد* یا عورتوں میں سے بہت سے ایسے بھی ہو h ہیں جو مسلم معاشرے اور تعلیم سے متا* ہو گئے ہوں اور اسلام قبول کر لیا ہو* یا اسلام قبول تو نہ کریں، لیکن کافر معاشرہ میں واپس جانے کو بھی تیار نہ ہوں* یا ان کا وہاں کوئی سہارا ہی نہ رہ H ہو۔ تو ایسی حا - میں وہ اسلامی حکومت کے زیر نگرانی علاقہ میں رہیں گے اور ان کو حکومت اپنی ولا $ یعنی اپنی حفاظت و عہد میں لے 9 ، اور ان میں جو مرد* یا عورتیں آپس میں* یا پہلے سے رہنے والوں سے نکاح کر* چاہیں جیسا کہ سورۃ K ء (۴) آ $ ۲۵ میں بتا* یا H ہے، تو وہ اس مرد کے ساتھ نکاح کر سکتی ہیں۔ ایسے ہی ان کا آدمی بھی حاکم کی اجازت کے ساتھ جس کو حکومت نے اس محکمے کا حاکم مقرر کیا ہے نکاح کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی صرف ای- نکاح کی اجازت ہے۔ سورۃ K ء (۴) آ $ ۳ میں بھی صرف ای- نکاح کی اجازت ہے عام حا - میں سورۃ نور (۲۴) آ $ ۳۳ کے ذریعہ بھی ایسی

عورت کونکاح کی اجازت دی ہے ''نکاح کے لائق جوان عورت اَ نکاح کرٹ چاہے تو تم ان کو نکاح سے مت روکو، کیاتم اپنے دنیوی فاٹ ے کے لئے ان کو جاٹ کام سے روکو گے؟ اَ تم ایسا کرو گے تو تمH ہ گار ہو گے۔''

یہ ہے مالملکت ایمان کا قرآنی مفہوم ۔یعنی جو تمہارے داہنے ہاتھ میں ہوں* جو تمہارے نو نگرانی، تمہارے میثاق میں ہوں، وہ غلام اور کنیز بن کر نہیں رہیں گے، بلکہ آزاد ہوں گے۔صرف حکومت کی دیکھ بھال ہوگی* کہ ان کو کوئی پریشان نہ کرے۔اور . # ان کا امتحان پورا ہو جائے ،اور وہ اپنے کو وفادار * $ کر دیں، تو پھر و ۔ا کے شہری ہوں گے ان کے بھی وہی حقوق ہونگے جو . کے ہیں۔فرق اَ ہوگا تو صرف عمل سے ہوگا۔سورۃ K ء۴ آ$ ۲۵، سورۃ مومنون ۲۳* ت ۵، ۶، ۷، سورۃ المعارج ۷۰* ت ۲۹، ۳۰، ۳۱ کے مطابق بغیر نکاح کے کنیز سے مباشرت کرٹ حرام ہے۔آ$ میں کہاH ہے کہ نکاح کر وان عورتوں سے جو تمہاری حفاظت میں ہوں اور قاعدے کے مطابق ان کے مہر ادا کرو۔سورۃ K ء (۴) آ$ ۲۴ ۔Ñ1 پرستوں نے انہیں کنیز کا* م دے* ہے، اور نکاح سے انکار کیا ہے۔اور ظلم یہ بھی کیا ہے کہ محمدؐ کو بھی اس خلاف قرآن عمل میں شامل کر لیا، یہاں -- کہ ان کنیزوں سے آپؐ کے بچے بھی* $ کئے (اَ* للہ)۔اَ بغیر نکاح کے کنیز سے مباشرت کی اجازت ہوتی تو سورۃ K ء (۴) آ$ ۲۴ میں یہ قید نہ ہوتی کہ اَ تم کو خاٹ انی آزاد عورت نہ ملے تو مالملکت ایمان سے نکاح کر وان کے مہروں کے ساتھ حاکم کی اجازت سے بلکہ کہا یہ جا* کہ اَ خاٹ انی عورت نہ ملے تو مالملکت ایمان سے ہی اپنی خواہش پوری کرلو۔جبکہ آ$ میں نکاح کی شرط ہے۔اس سے* $ ہوا کہ بغیر نکاح مباشرت* جاٹ ہے، حرام ہے۔اسلام میں غلام اور کنیز کی کوئی گنجائش نہیں ہے اَ گھر W کام کاج کے لئے کوئی عورت رکھی جائے گی تو وہ 5 زمہ ہوگی نہ کہ کنیز۔اور اس سے مباشرت کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ہر مسلم پر غور کرٹ چاہئے قرآن کی روشنی میں نہ کہ کسی روا$** ریخ کی کتابوں سے ۔مالملکت ایمان کا معنی ہے وہ چیز جس کے مالک ہوئے تمہارے داہنے ہاتھ یعنی جو چیز تمہاری حفاظت میں ہو۔مالملکت کے تین مفہوم پیش ہیں:

۱۔زمانہ نزول قرآن سے پہلے جو* ے ہوئے مرد، عورت تھے وہ مملوک کی حیثیت سے رہ رہے تھے اور ان میں جو عورتیں تھیں ان سے جنسی تعلق قائم کئے جاتے تھے۔رواج زمانہ کے مطابق قرآن نے ان کو توڑا نہیں کیونکہ اکثر ان میں اولاد والی تھیں، بلکہ اسلام نے یہ کیا کہ ان کے نکاح انہیں آدمیوں سے کرادئے اور ان کو بیوی کے حقوق » ء کئے۔سورۃ K ء (۴) آ$ ۳ میں ہنگامی حالات کے لئے چار نکاح -- کی

اجازت کے ساتھ، اور پھر کہا اَ تم کو خوف ہو کہ ا « ف نہ ہو سکے گا تو صرف ا- خاٹ انی آزاد عورت* ا- مالملکت ایمان سے نکاح کرو۔اسلام نے *+ کر غلام بنانے کا حکم نہیں * بلکہ *+ کر آزاد کرنے کا حکم * ہے (سورۃ ٹ ہ (۵) آ$ ۸۹)۔

۲۔دوسرے نمبر پر مالملکت ایمان سے قرآن میں وہ عورتیں مراد ہیں جو غیر مسلم معاشرے سے مسلمان ہو کر اور ہجرت کر کے مسلمانوں کے* پاس آجا N ۔اس کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے سورۃ K ء (۴) آ$ ۲۳، ۲۴ پر غور کرٹ ضروری ہے۔جس میں ان عورتوں کی فہر - ہے جن سے نکاح نہیں ہو سکتا، جس میں شوہر والی عورت بھی ہے۔1 شوہر والی ان عورتوں سے نکاح جاٹ ہے جو مالملکت ایمان میں ہوں۔یہ وہ عورتیں ہیں جو کافر معاشرہ میں شوہر رb ہیں، لیکن مسلمان ہوگئیں اور ہجرت کر کے مسلم معاشرہ میں آجا N اور ان کو حفاظت میں رکھا جائیگا، وہ آزاد نہیں پھریں گی۔ایسی عورتوں کے لئے قرآن کی سورۃ الممتحنۃ (۶۰) آ$ ۱۰ میں حکم ہے کہ ان کا امتحان کر لیا کرو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جاسوس ہوں۔ . # ان کا امتحان ہو جائے اور ٹھیک* $ ہوں تو ان سے نکاح کر h ہو۔سورۃ K ء (۴) آ$ ۲۵ میں دئے گئے قاعدہ کے مطابق بغیر نکاح کے مباشرت جاٹ نہیں ہے۔رائج فقہوں میں مالملکت ایمان سے جو بغیر نکاح جنسی تعلق قائم کرنے کا تصور* H ہے، وہ نہ صرف یہ کہ غلط ہے بلکہ اس سے اسلام اور قرآن اور محمدؐ کی عظمت داغدار ہوتی ہے۔

۳۔مالملکت ایمان سے قرآن میں وہ 5 زم مراد لئے ہیں جو ا. ت پر کام کاج کرتے ہیں۔سورۃ النحل (۱۶) آ$ ۷۱۔اللہ نے تم میں سے بعض کو روزی میں فضیلت بخشی ہے (کوئی امیر ہے کوئی غر$) پھر ایسا کیوں نہیں ہو* کہ جن لوگوں کو * دہ روزی دی گئی ہے وہ اپنے ساتھیوں کو (5 زموں، مالملکت ایمان کو) ان کا حصہ* دیں جو معلوم ہے، جس سے . اس روزی میں ۔ا ی کریں تو کیا وہ لوگ اللہ کی نعمتوں کے G ہیں۔سورۃ روم (۳۰) آ$ ۲۸۔وہ تمہیں سمجھانے کے لئے، خود تمہارے اپنے حالات کی ا- مثال بیان فرٹ* ہے کہ بھلا جو 5 زم تمہارے* پاس کام کرتے ہیں، وہ اس مال میں جو ہم نے تمہیں * ہے کیا وہ تمہارے شر- ہیں کہ تم . . ۔ا ہو جاؤ، اور کیا تم ان سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح اپنوں سے ڈرتے ہو؟ (یعنی ۔ا والوں سے) اسی طرح ہم عقل والوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ان دونوں آیتوں میں بھی مالملکت کو بتا* ہے کہ مالملکت کیا ہے۔مالملکت وہ ہیں جو ا. ت پر کام کرتے ہیں۔

مالملکت کے ان تینوں مفہوم سے یہ کہیں* $ نہیں ہو* کہ مالملکت ایمان سے بغیر نکاح کے

مباشرت ہوسکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بغیر نکاح مباشرت جائز کرنے والوں کو اللہ کے حضور جانے اور اسکی پکڑ کا خوف ہونا چاہئے کہ حشر میں کیا جواب دیں گے۔ اس لئے ماملکت سے نکاح تو ہوسکتا ہے 1 بغیر نکاح مباشرت حرام ہے۔ جو اس کام کو کر رہے ہیں یا جائز بتا رہے ہیں وہ قرآن کے کھلے مخالف ہیں۔

متعہ

سورۃ نساء (۴) آیت ۲۴۔ ماملکت ایمان کے ذکر میں لکھی گئی ہے اس میں لفظ ''استمتعتم''
آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ''جن سے نکاح کا فائدہ حاصل کرو''۔ لیکن اس لفظ سے ایک فرقہ متعہ مراد لیتا ہے۔ اور آج تک متعہ کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ لیکن اس متعہ کے بارے میں احادیث بھی ملتی ہیں، جن سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ محمدؐ نے اجازت دی تھی۔ جس وجہ سے دوراول کے مسلمانوں نے اس اجازت سے فائدہ اٹھایا۔ مگر کہ یہ فعل قطعی حرام ہے۔ کیا دوراول کے مسلمان قرآن کو اس طرح ہی سمجھتے تھے؟ اور کیا محمدؐ اس کام کی اجازت دے سکتے تھے؟ بالفرض محال اگر اجازت دی تھی تو ضرور وہ اللہ کے حکم سے ہوگی۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ محمدؐ نے انکار کر دیا۔ اگر انکار کیا ہے تو وہ بھی اللہ کے حکم سے ہوگا۔ اور دونوں کے حکم قرآن میں بھی ہونا ضروری ہیں۔ مگر کہ ایسا نہیں ہے۔ اب غور کیا جائے کہ حقیقت کیا ہے؟

سورۃ نساء کی مندرجہ بالا آیت میں ''...'' کے الفاظ ''...'' کے بعد آئے ہیں اور جن میں باہمی رضامندی کے ساتھ مقررہ زرمہر میں سے کچھ واپس لے لینا کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس سے بھی ''استمتعتم'' کا معنی دائمی نکاح ہی ہو سکتا ہے، کوئی نام نہاد معیادی نکاح (متعہ) مراد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو عورت ایک دن یا ایک سال کے لئے نکاح متعہ کرتی ہے اور اس مدت کا اس حرام کام پر زر اجرت حاصل کرتی ہے، اور جس کو معیاد کے بعد نکاح سے خود بخود آزاد ہو جانا ہے، اسے اپنے ایک دن یا ایک سال کے مشروط شوہر کے ساتھ کیا خاک محبت ہوگی کہ وہ اپنی مقررہ مہر اجرت میں سے کچھ واپس دے دے۔ ایسے ہی شوہر کا معاملہ ہے کہ مشروط شوہر، جانے والی بیوی کو کیوں کچھ دے گا۔

متعہ کی تعریف یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ ایک میعادی نکاح ہوتا ہے۔ جو میعاد ختم ہوتے ہی بغیر طلاق ٹوٹ جاتا ہے، اس مدت میں جو کہ مقرر کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے تقریباً سارے ہی مسلکوں کا یہ ماننا ہے کہ

اوائل اسلام میں اس قسم کے نکاح کی اجازت تھی جو کہ خود رسول اللہ محمدؐ نے دی تھی۔ ملاحظہ ہو:

☆ بخاری جلد دوم، کتاب التفسیر ص۲۷۷، حدیث ۱۷۲۸ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم جہاد کی غرض سے نبیؐ کے ہمراہ تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں۔ ہم نے کہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصّی نہ کر لیں؟ آپؐ نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا، اور اس کے بعد ہمیں اجازت مرحمت فرمائی کہ تھوڑی مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیا جائے۔ آپؐ نے پھر اس آیت کی تلاوت کی کہ ''حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں'' (سورۃ المائدہ (۵) آیت ۸۷)۔

☆ ذیل میں موطا امام مالک کا حوالہ پیش ہے اس میں محمدؐ کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ انہوں نے متعہ کو چار بار حلال کیا اور چار بار حرام (نعوذ باللہ)۔ موطا امام مالک مترجم مطبوعہ آرام باغ کراچی کے صفحہ ۴۵۰ سطر نمبر ۱۰ پر درج ہے۔

ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک متعہ ناجائز ہے۔ اوائل اسلام میں متعہ درست تھا۔ پھر واقعہ خیبر کے روز حرام ہوا، پھر عمرہ قضاء میں درست ہوا، پھر فتح مکہ کے دن حرام ہوا، پھر غزوہ اوطاس میں درست ہوا، پھر حرام ہوا، پھر غزوہ تبوک میں درست ہوا، پھر حجۃ الوداع میں حرام ہوا۔ اس کے بعد اس کی حلت اور حرمت سے لوگوں کو شبہ باقی رہا۔ بعض لوگ متعہ کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے۔ مال کے ساتھ یہاں تک کہ محمدؐ کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں بھی ایسا ہی رہا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اس کی حرمت بیان کی تب سے لوگوں نے متعہ کو چھوڑ دیا۔ 1 بعض صحابہ اس کے جواز کے قائل رہے، جیسے جابر بن عبداللہؓ، عبداللہ بن مسعودؓ (یعنی مفسر قرآن؟) ابوسعیدؓ، معاویہ، اسماء بنت ابوبکرؓ، عبداللہ بن عباسؓ (یعنی مفسر قرآن؟) عمر بن حریثؓ اور سلمہ بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین میں سے بھی متعہ کے جواز کی قائل ہوئی ہے۔ یہ رہا حدیثوں کا بیان، اب قرآن کو بھی پڑھیں:

☆ سورۃ مومنون (۲۳) آیت ۵۔۶۔ اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے یا ان عورتوں کے جو ان کی ملک یمین ہیں (نکاح کے بعد)۔ مگر ماملکت سے نکاح ہو جائے۔

☆ سورۃ المعارج (۷۰) آیت ۲۹۔ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں بجز اپنی بیویوں یا ملک یمین عورتوں کے جن سے نکاح ہوا ہو۔

اس کے علاوہ اور جگہ مباشرت حرام ہے۔ حدیث میں درج ہے کہ غزوہ کے موقع پر نبیؐ نے

مسلمانوں کے کہنے پر متعہ کی اجازت دی۔جنگیں مدینہ میں شروع ہو N ۔اور سورۃ المومنون اور المعارج مکہ میں *نازل ہو چکی تھیں۔جن کو نبیؐ اور صحابہؓ نے پڑھا تھا،اور قرآن میں بھی یہ درج ہے کہ اے محمدؐ اور محمدؐ کے ساتھیوں اور قیامت تک آنے والے مومن K نو! تم قرآن کی پیروی کرو۔اگر قرآن کے خلاف عمل کرو گے تو تمہارا کوئی مددگار نہ د* میں ہوگا اور نہ آخرت میں۔اور خلاف ورزی کرنے والے کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اتنا پڑھنے کے بعد کیسے صحابہؓ متعہ کی اجازت مانگتے اور کیسے محمدؐ اجازت دیتے؟ اس لئے نہ تو صحابہ نے اجازت طلب کہ اور نہ ہی محمدؐ نے اجازت دی۔

اب اس حدیث $ پر غور کیا جائے جس میں درج ہے کہ صحابہؓ نے بیویوں سے دور ہونے کی وجہ سے یہ اجازت مانگی تھی۔اس لئے کہ ان سے Ñ کی شدت پر دا ش ت نہیں ہو رہی تھی۔انہوں نے اس کا علاج یہ سوچا کہ خصی ہو جا N ۔1 نبیؐ نے کہا کہ تم عورتوں سے میعاد کے ساتھ ا ت پر نکاح کرلو،انہوں نے کرلیا۔ علاج بہت آسان بتا H یا ۔پریشانی دور ہو گئی۔غور طلب *بات یہ ہے کہ کیا صحابہ کے ساتھ ساتھ اتنی مومن عورتیں چلتی تھیں* یا اس علاقے میں اتنی عورتیں غیر مسلم فارغ تھیں،جو صحابہؓ کو مل گئیں؟ کیا صحابہؓ کے * پاس اتنی رقم تھی،جس سے کہ متعہ ہو جا* ؟ کیا صحابہؓ اتنے Ñ پر ت تھے کہ ان سے گنتی کے چند دن بھی عورتوں کے بغیر کاٹنے مشکل ہو گئے؟ # کہ لکھا ہے کہ ان کو پیٹ بھر کھا* بھی نہیں ملتا تھا۔پیٹ پر پتھر*+ باندھنے پڑتے تھے اور *دو ت روزے ر p تھے۔ایسی حالت میں کیا Ñ اتنا پریشان کرسکتا ہے؟ اور # مسلمانوں کا لشکر وہاں سے چلتا تھا تو کیا ان عورتوں کو چھوڑ* تا تھا؟ پھر دوسری جگہ عورتوں کو تلاش کر کے متعہ کیا جا* تھا* یا وہ عورتیں ہی وہاں پہنچ جاتی تھیں؟ ساتھ ساتھ ای لشکر ان عورتوں کا بھی چلتا ہوگا۔پھر مباشرت ہونے کے بعد ان عورتوں کو حمل بھی ٹھہر جا* ہوگا؟ ان بچوں کا کیا ہو* ہوگا* یا تھ کنٹرول کا طر i اختیار کیا جا* تھا* یا ان کا اسقاط کرا* یا جا* تھا؟ اگر ہاں،تو کیا آج ان طر h ں پر عمل ہو* جا* گا* جائے گا۔1 اسلام میں یہ دونوں طر j حرام ہیں۔

ہاں ایک* بات اور یہ کہ B تو دشمن سے ہوتی ہے،تو اس دشمن علاقے میں متعہ کے لئے عورتیں کیسے مل سکتی تھیں؟ کیوں کہ وہاں تو دشمن ہوتے ہیں اور اگر عورتیں مل بھی جا N تو وہ دشمن ہوں گی۔ کیا محمدؐ اور صحابہؓ اس *بات کو بھی نہیں جا... تھے؟ اور ان دشمن عورتوں کو اپنے لشکر میں بلا کر Ñ پرستی کرتے (أ ذ) کیا وہ عورتیں جاسوسی نہیں کرسکتی تھیں؟ دشمن کا مقصد تو ہر قیمت پر لشکر مخالف کی جانکاری حاصل

کر* ہو* ہے۔اور اس کام میں بڑی پریشانی آتی ہے۔1 دشمن کو مسلمانوں کی جاسوسی کرانے کا یہ موقع بڑا آسان اور مسلمانوں کی رضامندی سے ہی حاصل ہو رہا تھا۔اللہ مسلمانوں کو عقل دے* یا وہ عورتیں دشمن نہ ہوتے ہوئے،مومن ہوتی تھیں،اگر ایسا ہے تو یہ کام بھی بڑی کراہت اور خلاف قرآن و اخلاق ہے۔کیا کوئی مسلمان اس طرح اپنی عورتوں کو متعہ کے لئے پیش کرسکتا تھا (أ ذ)

ان *باتوں کو پڑھنے کے بعد ایک سمجھدار آدمی کیا کہے گا؟ سلام مخالف کیا کہے گا؟ اور ایک حق کا متلاشی آدمی کیا کہے گا؟ سمجھدار آدمی یہی کہے گا کہ یہ لکھا ہوا بکواس ہے،قرآن اور نبیؐ کے مقام کے خلاف ہے۔صحابہؓ کی خصلت اور اور ہر ایمان دار آدمی کے کردار کے خلاف ہے۔کوئی مومن اس کام کو نہیں کرسکتا،اور نہ ہی محمدؐ اس گندے کام ''متعہ'' کی اجازت دے h تھے۔انہوں نے کبھی اجازت نہیں دی۔جو متعہ کو صحیح مان رہا ہے اور کر رہا ہے* یا اسے شروع دورِ اسلام میں بھی جا* ما { ہے وہ اسلام سے خارج ہے۔ایسی تحریروں کو مخالف اسلام پڑھے گا تو وہ اس کو لے کر توہین آمیز مضمون لکھے گا (جیسے سلمان رشدی ملعون) اور مسلمان احتجاج کرے گا،اور جھگڑا ہوگا۔اس سے حق کا متلاشی،حق سے Đت کرے گا اور دور ہو جائے گا۔اس لئے ایسی اخلاق سوز تحریروں،حدیثوں،تفسیروں کو کتابوں سے خارج کر* یا جائے،اور اعلان کر* یا جائے کہ یہ محمدؐ کے قول نہیں ہیں،نہ ہی کسی مومن نے ان پر عمل کیا۔جو ایسا کر رہا ہے اس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔متعہ نہ کبھی حلال تھا اور نہ ہی آج حلال ہے۔بھلا حرام کام کرنے کو محمدؐ کیسے اجازت دیتے،صحابہ کرامؓ کی قرآن میں بڑی تعریف ہے،اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں،یعنی اس کے نبیؐ اور دین سے راضی اور عامل۔ اس وجہ سے ہی اللہ نے ان کو کامیاب کیا،اور وہ د* پر چھا گئے تھے۔آج بھی کامیابی اسی میں ہے کہ ہم بھی اللہ کو راضی کرلیں،اس کے سچے دین پر عمل کر کے جو محمدؐ نے بتا* یا ہے۔

کیا کبھی ہم نے غور کیا ہے کہ ان مومن ہستیوں کے* بارے میں کیا لکھا H یا ہے۔ایک ایسے وقت کے لئے جس وقت میں ہر آدمی کو اللہ کی رضا درکار ہوتی ہے،یعنی جہاد کے موقع پر دین کا غلبہ* یا شہادت،اس کے علاوہ ان کا اور کوئی مقصد نہیں ہو* ۔ہاں اگر وہ منافق ہوتے ہیں تو وہ اللہ کی رضا نہیں چاہتے بلکہ شیطان کی رضا چاہتے ہیں۔اس لئے اسلام میں متعہ Ñ پرستی،حرام کاری کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے نہ کبھی تھی۔متعہ کی اجازت کو محمدؐ سے منسوب کرنے والے شاتم رسول ہیں۔

طلاق

قرآن میں طلاق دینے کا کیا طر i ہے؟ اس کو لکھنے سے پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ طلاق رائج الوقت کا طر i کیا ہے؟ طر i یہ ہے کہ ا- ساتھ تین* رطلاق مان لی گئی ہے اور اس کو فذ کر* جا* ہے۔ ہر طہر میں ا-* رطلاق کہنے کو اچھا* H ہے، جو تین طہر میں کہنا ہے۔ ا-* رطلاق دے کر عدت میں رجوع کا انتظار کیا جا* ہے اگر رجوع ہو H تو طلاق ختم، اور رجوع نہ ہوا تو طلاق ہو جاتی ہے۔ اور رجوع کا حق دو* ر - ہے۔ دو* رطلاق دی اور دو* ر رجوع کیا تو پھر کبھی تیسر* رطلاق دینے پر رجوع کا حق نہیں ہے، طلاق ہو جائے گی۔ طلاق دیتے وقت عورت سے تقریباً معلوم نہیں کیا جا* ۔ اور اب تو طلاق فیکس* فون کے ذریعہ بھی دے دی جاتی ہے۔ ڈاک سے طلاق دینے کا طر i تو کافی دنوں سے جاری ہے۔ یہ رہے طلاق کے مروجہ طر j ، اب یہ دیکھا جائے کہ قرآن میں طلاق کا کیا طر i ہے:

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۱۲۸۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے* دتی* بے رغبتی کا + یشہ ہو تو میاں بیوی پر کچھ H ہ نہیں کہ آپس میں کسی قرارداد پر صلح کرلیں، اور صلح اچھی ہے۔ اور طبیعتیں تو بخل کی طرف مائل ہوتی ہیں، اور اگر تم نیکوکاری اور پرہیزگاری کرو تو اللہ تمہارے . کاموں سے واقف ہے۔

سورۃ K ء۔ آ $ ۱۳۰۔ اور اگر میاں بیوی ا- دوسرے سے . اہو جا N ، تو اللہ ہر ا- کو اپنی دو - سے غنی کر دے گا، اور اللہ . ڑی کشائش والا اور حکمت والا ہے۔

سورۃ K ء۔ آ $ ۳۴۔ مرد عورتوں پر قوام، محافظ اور سہارا دینے والے ہیں، اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل * ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال ' چ کرتے ہیں۔ تو جو نیک * ں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت و نگہدا ' - ر p والیاں ہیں اور جن عورتوں کی * فرمانی اور + دماغی کا تمہیں خوف ہو، انہیں نصیحت کرو، اور خواب گاہوں میں ان سے الگ رہو، اگر اس پر بھی * زنہ آ N تو زدوکوب کرو۔ اور اگر فرمانبردار ہو جا N تو پھر ان کو + ادینے کا کوئی بہانہ مت ڈھ+ و۔ بے شک اللہ . سے اعلیٰ اور جلیل القدر ہے۔

سورۃ K ء۔ آ $ ۳۵۔ اور اگر تم کو معلوم ہو کہ میاں بیوی میں ان بن ہے، تو ا- منصف، مرد کے خا+ ان سے اور ا- منصف، عورت کے خا+ ان سے مقرر کر دو۔ وہ اگر صلح کرا دینی چاہیں گے تو اللہ ان میں

موافقت پیدا کر دے گا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ . کچھ جا{ ہے اور * تو ں سے خبردار ہے۔

☆ سورۃ طلاق (۶۵) آ $ ۱۔ اے رسول! (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) . # تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کو عدت کے لئے طلاق دو۔ اور عدت کا شمار رکھو۔ اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے، ڈرو۔ ان کو* م عدت میں گھروں سے نہ نکالو۔ اور نہ وہ خود نکلیں۔ ہاں اگر وہ صریح بے حیائی کریں۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے u (اے طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم شا+ اللہ اس کے بعد کوئی (رجعت کی) سبیل پیدا کر دے۔ آ $ ۲۔ پھر . # وہ اپنی میعاد یعنی عدت ختم ہونے کے قر $ پہنچ جا N تو ان کو اچھی طرح (زو . A میں) رہنے دو* اچھی طرح سے علیحدہ کر دو۔ اور ان میں سے دو منصف مردوں کو گواہ کرلو۔ اور اللہ کے لئے در - گواہی دینا۔ ان * تو ں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور روز آ ' ت پر ایمان ر r ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے مخلصی کی صورت پیدا کر دے گا۔ آ $ ۴۔ اور تمہاری عورتیں جو حیض سے* امید ہو چکی ہوں اور تم کو شبہ ہو تو ا é عدت تین مہینے ہے۔ اور جن کو ابھی حیض نہیں آنے لگا (ان کی عدت بھی یہی ہے)۔ اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل - ہے، اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے کام میں سہو - پیدا کر دے گا۔

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۲۲۸۔ جن کو طلاق دی گئی ہو وہ تین قروء (طہر* کی) - اپنے آپ کو روکے رکھیں، اور ان کے لئے یہ جا* نہیں ہے کہ اللہ نے ا ê رحم میں جو کچھ خلق فر* ہو اسے چھپا N ، انہیں ہر اگر ایسا نہ کر* چاہئے۔ اگر وہ اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان ر b ہوں۔ ان کے شوہر تعلقات در - کر e پر آمادہ ہوں تو اس عدت میں انہیں پھر اپنی زو . A میں واپس لے e کے حق دار ہیں۔ عورتوں کے لئے بھی معروف طر i پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں۔ البتہ مردوں کو ان پر ا- درجہ حاصل ہے۔ اور . پر اللہ غا . اقتدار p والا اور حکیم و* ہے۔

تین قروء کا مطلب اکثر علماء نے تین حیض لکھا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تین حیض کتنے دن میں ہو جاتے ہیں۔ ر+ نے ا-* ریخ کو طلاق دی، اس کو طلاق دیتے ہی حیض شروع H ۔ عام طور پر ماہواری ا- ہفتہ رہتی ہے۔ اس کے بعد ا-* ریخ کو دوسری پھر اگلی ا-* ریخ کو تیسری ماہواری ہو گئی۔ ایسی حا - میں ۸* ریخ - وہ تینوں حیض سے فارغ ہو گئی۔ ۸* ریخ - ۲ ماہ ۸ دن ہو گئے۔ لیکن سورۃ طلاق (۶۵) آ $ ۴ میں عدت ۳ ماہ بتائی گئی ہے۔ ایسی حا - میں دونوں* تیں مختلف ہو گئیں ۔ . # کہ سورۃ K ء (۴)

آ$ ۸۲ کے مطابق قرآن میں اختلاف نہیں ہے۔

اب غور طلب* ت یہ ہے کہ یہاں ان آیتوں کے مطلب میں تضاد کیوںÃ آ رہا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قروء کو سورۃ طلاق (۶۵) آ$ ۴ کے تحت غور نہیں کیا او ت جمہ غلط کر گئے۔ حقیقت میں تین قروء کا مطلب بھی تین ماہ طہر (کی) ہی ہے۔ سورۃ طلاق میں عدت صاف طور تین ماہ بتا دی ہے، پھر بھی ہم نے تین حیض* ہی لکھ ۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور صحابہؓ کی ا جما (بھی تین قروء سے تین طہر یعنی تین ماہ ہی مراد e ہیں۔ اگر قروء سے مراد حیض ہو تو تین قروء ۲ مہینے ۸ دن میں پورے ہو جاتے ہیں، جیسے او لکھا ہے۔ تو کیا کوئی مفتی طلاق کی عدت ۲ ماہ ۸ دن تسلیم کر لے گا؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر قروء سے مراد بھی حیض نہیں بلکہ طہر ہے جس کی مدت ا ماہ اور تین قروء کی مدت تین ماہ ہے۔

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ$ ۲۲۹۔ طلاق دو ر ہے پھر* تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے* پھر بھلے طر j سے اس کو رخصت کر* جائے، اور رخصت کرتے وقت تمہارے لئے ایسا کر* جائز نہیں ہے کہ جو کچھ تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو، البتہ یہ صورت مستثنٰی ہے کہ زوجین کو اللہ کی حدود قائم نہ رہ h کا اندیشہ ہو، ایسی حا میں اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی قائم نہ رہیں گے تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہو جانے میں مضاBنہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کر لے۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔ ان سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز کریں، وہی ظالم ہیں۔

سورۃ بقرہ۔ آ$ ۲۳۰۔ پھر اگر (دو ر طلاق دینے اور دو ر رجوع کرنے کے بعد شوہر نے اپنی زوجہ کو تیسری ر) طلاق دے دی تو وہ عورت پھر اس کے لئے حلال نہ ہوگی (یعنی اب وہ رجوع نہ کر سکے گا) الّا یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے آدمی سے (طلاق دینے والے کے غیر ہم طے کر کے دوسرے آدمی سے نکاح کرا کے طلاق لے کر جو حلالہ کر جا ہے وہ حرام ہے۔ بغیر طے کئے ہوئے دوسرے آدمی سے نکاح ہو پھر قاعدہ کے مطابق طلاق ہو) ہو اور وہ اسے طلاق دے دے۔ $ اگر پہلا شوہر اور یہ عورت، دونوں خیال کریں کہ حدود الٰہی قائم رہیں گے تو ان کے لئے ا دوسرے کی طرف رجوع یعنی نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، جنہیں وہ ان لوگوں کے لئے واضح کر رہا ہے، جو حدیں توڑنے کا ا م جا... ہیں۔

نوٹ: لفظ ''...'' کا عمل فوراً نہیں ہو بلکہ کچھ وقفہ چاہتا ہے اور وہ وقفہ۔ # ہی ہوگا۔ # رجوع کے بعد پھر

کبھی طلاق دے دی جائے۔

سورۃ بقرہ۔ آ$ ۲۳۱۔ اور۔ # تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عدت پوری ہونے کو آ جائے تو بھلے طر i سے روک8 چاہئے یا بھلے طر i سے رخصت کر دینا چاہئے محض ستانے کے لئے انہیں نہ روکنا، یہ زیادتی ہوگی۔ اور جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت اپنے آپ ہی ظلم کرے گا۔ اللہ کی آیت کا کھیل نہ بناؤ۔ بھول نہ جاؤ کہ اللہ نے کیسی نعمت سے تمہیں سرفراز کیا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کر ہے کہ جو کتاب اور حکمت اس نے تم (تمہارے لئے ناز ل کی ہے، اس کا احترام کرو، اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ کو ہر ت کی خبر ہے۔

سورۃ بقرہ۔ آ$ ۲۳۲۔ اور۔ # تم اپنی عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو پھر تم (یعنی طلاق دینے والے شوہر) اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے نو تجویز شوہروں سے (جنہوں نے طلاق دی ہے ان کے علاوہ) نکاح کر لیں، جبکہ وہ معروف طر i سے ہم مناکحت راضی ہو جا N۔ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی حر ہرگز نہ کر اگر تم اللہ اور روز آ ت ایمان لانے والے ہو۔ تمہارے لئے شائستہ اور پ کیزہ طر i یہی ہے کہ اس سے ز رہو۔ اللہ جا{ ہے اور تم نہیں جا... (یعنی انہیں نکاح سے نہ روکنا)

طلاق سے متعلق کچھ یت کو چھوڑ کر تقریباً اکثر یت او لکھ دی گئی ہیں۔ جو اس ب میں نہیں لکھی ہیں وہ دوسرے ب میں لکھی جا N گی۔ قرآن میں درج طلاق کا قانون رائج الوقت طر j سے ید دو ت متابقت نہیں رr۔ اور اس رائج طر j کو یہ کہہ کر پیش کیا جا ہے کہ محمدؐ نے ایسے ہی بتا یا ہے۔ تو کیا محمدؐ قرآن پر عمل نہیں کرتے تھے؟ (أ ذ)۔ محمدؐ قرآن ہی عمل کرتے تھے۔ اس لئے آپؐ کا ہر عمل اور قول قرآن کے مطابق تھا۔ اس لئے طلاق کا طر i بھی وہی بتاتے تھے جو قرآن میں درج ہے، اور اسی کو یہاں لکھا جا رہا ہے۔ ا* را نشست میں تین طلاق دینا اور اس کو مان8 قرآن میں کہیں درج نہیں ہے۔ قرآن میں کیا درج ہے5 حظہ کر لیا ہوگا، پھر پڑھ لیجئے:

سورۃ طلاق کی آ$ ۱-۲ میں لکھا ہے کہ۔ # عورت کو طلاق دی جائے تو عدت کے لئے دی جائے۔ اور۔ # عدت ختم ہونے کو ہو تو بھلی طرح رجوع کر یا رخصت کر دو یعنی تین مہینے۔ ایسے ہی سورۃ بقرہ آ$ ۲۲۶-۲۲۷ میں قسم کھانے کی صورت میں ہے کہ جو آدمی قسم کھا e ہیں اپنی عورتوں کے پ س جانے کی، ان کو چار مہینے کی مہلت ہے۔ اس عدت میں قاعدہ سے رجوع کر لیں یا قاعدہ سے عدت ختم ہو جانے پر رخصت کر دیں۔ اسی سورۃ کی آ$ ۲۲۸ میں بھی طلاق دینے والے کو تین قروء کی مہلت ہے، اگر شوہر چاہتا

ہے۔

*یۃ لامیں عدت کے دوران رجوع کا حق ہے۔ لیکن یہ حق نہ گی بھر رنہیں ہے، بلکہ سورۃ بقرہ آ$ ۲۲۹ کے مطابق یہ حق رجوع نہ گی میں صرف دو رہے، یعنی آدمی پہلی رطلاق دے کر عدت میں رجوع کر لے۔ اس رجوع کے بعد پھر کبھی طلاق دی تو اس رمبھی عدت کے دوران رجوع کا حق ہے۔ دو رہ رجوع کے بعد اگر تیسری رطلاق دی، تو رجوع کا حق نہیں رہتا۔ تیسری رطلاق دیتے ہی طلاق ہو جائے گی۔

اللہ نے کئی *یت میں کہا ہے کہ عدت میں دو رت رجوع کر h ہو۔1 آدمی اللہ کی اس کریمی سے نہ ہ نہیں اٹھا* اور عدت کی میعاد کو ختم کر دیتا ہے۔ # عدت ختم ہو جاتی ہے تو اس کو ہوش * ہے۔ پھر وہ بے قرار ہو کر کسی مفتی کے پ س جا* ہے، مفتی اس کو سورۃ بقرہ آ$ ۲۳۱ میں درج حکم کو غلط طر i سے مان کر طلاق دینے والے سے ہی عدت ختم ہونے پ ا یک سال، دو سال حتیٰ کے دس بیس سال بعد بھی اسی آدمی سے نکاح کرا دیتا ہے، # کہ آ$ میں طلاق دینے والے کو ہی مخاطب کر کے کہا H ہے کہ اے طلاق دینے والو! تم نے جس عورت کو طلاق دی ہے اس سے عدت کے دوران رجوع کر لو، نہ گی میں دو رت۔ اگر عدت میں رجوع نہیں کیا تو عدت ا رنے پ اس عورت کو دوسرے آدمی سے نکاح کرنے سے مت روکو۔ اگر روکو گے تو یہ حکم الٰہی کی خلاف ورزی ہوگی۔1 اللہ کے اس حکم کو مفتی، مولوی توڑ رہے ہیں، جو بہت H ہ ہے۔ عدت ا رنے کے بعد اس طلاق دینے والے آدمی سے نکاح حرام ہے۔ ہاں اگر وہ عورت کسی اور آدمی سے نکاح کر لے اور وہاں سے قاعدہ کے مطابق طلاق ہو (جو کہ طے شدہ نہ ہو) تو پھر پہلا شوہر اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ دو رکی قید کیوں ہے؟ اس لئے کہ اگر یہ قید نہ ہوتی تو ظالم آدمی نہ گی بھر اپنی بیوی کو اس کے گھر والوں کو اور اپنے گھر والوں کو بلیک میل کر* رہتا۔ کوئی آدمی یہ نہیں چاہتا کہ میرا لڑکا اپنی بیوی کو طلاق دے، ایسے ہی لڑکی والے بھی طلاق نہیں چاہتے۔ بہت کم آدمی ہونگے جو ایسا عمل کرنے کو راضی ہوتے ہیں۔ اس طلاق دینے میں بے عزتی بھی ہے اور دشمنی بھی ہو جاتی ہے، بچے چھوٹے ہونے پ ان کی نگہدا شت اب حد متا* ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی نقصا* ت ہیں۔ اس لئے ان نقصا* ت کو دیکھتے ہوئے ہی اللہ نے دو رکی قید لگا دی ہے۔ اس قید کے ہوتے ہوئے آدمی دیکھ بھال کر کام کرے، بصورت د V وہ ساری نہ گی پ یشان کر* رہے گا، اور اپنی من مانی شرائط پ طلاق واپس 8 رہے گا اور طلاق دیتا رہے گا۔

لفظ دو رسے ہی دھوکا لگا ہے، جس کو یہ مان لیا H ہے کہ اگر دو رطلاق کہا تو طلاق فوراً نہیں ہوتی، وہ عدت کے بعد ہوگی اور اگر تین رکہا تو طلاق فوراً ہوگئی، رجوع کا حق نہیں۔ لیکن اللہ دو رت رجوع کا حق دے رہا ہے، اور بندہ چھین رہا ہے، جو کہ قرآن کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ قرآن کے مطابق طلاق کا طر i فقہ جعفریہ میں رائج ہے لیکن ان کے یہاں بھی تھوڑا اجھول ہے۔

اگر ا یک ساتھ تین رطلاق کہنے سے طلاق مان لی جائے، جس میں رجوع کا حق نہیں * تو دن میں ا* پ نچ وقت ہے، اور وقت کے ساتھ فرض ہے۔ اگر کوئی آدمی فجر کے وقت ہی پ نچوں ا زیں پ ڑھ لے تو کیا آپ مان لیں گے کہ ا زہوگئی؟ ایسا در نہیں جائے گا کیو ز تو اپنے وقت پ ہی پ ڑھنے سے ادا ہوتی ہے۔ ایسے ہی طلاق بھی قرآن میں درج قاعدہ سے ہوگی او لکھی قرآنی *یت کے مطابق۔ ا یک نشست میں تین طلاقوں کو بُرا ما... ہوئے ا یک جما (نے یہ طر i بتا یہ ہے کہ حیض سے پ ک ہونے کے بعد ا یک طلاق دی جائے، پھر رجوع کا انتظار کیا جائے، اگر نہ ہو سکے تو دوسری پ کی میں دوسری طلاق دی جائے، پھر رجوع کا انتظار کیا جائے۔ اگر اب بھی نہ ہو سکے تو تیسری پ کی میں تیسری طلاق دی جائے اور عدت جو کہ تین ماہ ہے، میں عورت کو رخصت کر د جائے۔ یہ طر i کیوں رائج کیا؟ اس کے لئے روا$ مل گئی، 5 حظہ ہو:

''حضرت محمود ابن لبید فرماتے ہیں (K ئی) کہ محمدؐ کو ا یک شخص کی خبر دی گئی کہ اس نے اپنی بیوی کو ا یک ہی وقت میں تین طلاقیں د یں۔ آپؐ اس خبر کو g ہی غصہ کی وجہ سے کھڑے ہو گئے اور پھر فر* یہ کہ کیا میری موجودگی میں ہی کتاب اللہ کے ساتھ کھیل کیا جا* ہے۔ اس پ ا یک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ کیا اے رسولؐ اللہ! اس شخص کو قتل نہ کر دوں؟'' ا یک ساتھ تین طلاقیں دینے پ محمدؐ راض ہو گئے؟

اس روا$ کے رے میں بھی تھوڑی سی ت کر لی جائے۔ اللہ کا حکم ہے کہ اے محمدؐ! جو وحی آپ پ زل ہوتی ہے۔ اسکو اپنے قول و عمل سے لوگوں کو بتا دو، جس سے ہر K ن آپ کی وضا # کے ساتھ عمل کرے۔ تو کیا محمدؐ نے طلاق کا طر i نہیں بتا یہ تھا؟ ایسا تو کسی قیمت پ نہیں جا سکتا۔ محمدؐ ہر ت کو سمجھا دیتے تھے، # سمجھا دیتے تھے تو پھر کوئی بھی مسلمان آپؐ کے بتائے ہوئے کے خلاف کیسے کر سکتا تھا؟ اس لئے یہ روا$ محل Ã ہے۔ سوال پھر محمدؐ کے راض ہونے کا ہے۔ اللہ کے رسولؐ قانون کی خلاف ورزی پ ہی راض ہوئے تھے تو یہ ت بھی غور کرنے کے لئے کافی ہے، ہر آدمی جا { ہے کہ ہم کو وہ کام کر* ہے جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ خوش ہوں، جس کام سے راض ہوں وہ کام نہیں کر* ہے، یہ ت ٹھیک تھی اور قیامت تک ٹھیک

رہے گی۔ اگر کوئی آدمی خلاف ورزی کرتا ہے، تو اس کا ایمان اور اسلام ہی خطرے میں ہے۔ وہ اپنے آپ ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے خارج ہے۔ ہم اس روایت $ کو تسلیم کرتے ہوئے لوگوں نے ہر طہر میں ایک طلاق کو رائج کیا، دوسری طرف تین طلاق ایک ساتھ دینے کو بھی تسلیم کیا۔ یہ کس قاعدہ سے؟ اس کا قاعدہ بھی مسلمانوں کے پاس ہے۔ 5 حظہ ہو:

بتایا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تین طلاقوں کی بھرمار ہوگئی تھی تو حضرت عمرؓ نے یہ طلاق مغلظہ رائج کردی۔ جبکہ یہ طلاق مغلظہ نہ محمد ﷺ کے زمانہ میں تھی نہ ہی ابوبکرؓ کے زمانہ میں اور نہ ہی عمرؓ کے شروعاتی ڈھائی تین سال کے عرصہ میں تھی۔ بعد میں آدمیوں کو ڈرانے کے لئے یہ طلاق مغلظہ یعنی ایک ساتھ تین طلاقیں رائج کردیں۔ 1 آدمی $ بھی نہ مانے نہ ڈرے اور آج -- و. ا. اس کا رواج ہے۔ اس طرح ہر زمانہ میں جس قانون کو مسلمان نہ ما 3، حاکم وقت ان کی مرضی کے مطابق قانون بنا دے گا۔ اور رفتہ رفتہ قرآن کے قانون ختم ہو کر رہ جا N گے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عمرؓ اللہ کے قانون کو + لنے کا اختیار ر p تھے؟ ایسا تو نہیں ہے۔ بلکہ عمرؓ تو سچے پکے مومن تھے۔ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرتے تھے اس طرح کی *. تیں بنا کر ان پر ایک الزام لگایا H ہے اور اس الزام کو قانون بنا کر عمرؓ کی طرف منسوب کر دیا H ہے۔ دوسرے معنوں میں اس کو تبرّا بھی کہہ h ہیں، تعریف کے پردے میں۔

ایک *. ت یہ کہ کیا محمد ﷺ کے بعد کی مسلمان اس طرح قرآن کے خلاف عمل کر h تھے؟ ہرگز نہیں۔ قرآن کے خلاف قانون بنا کر عمل کرنا تو بہت بعد کی *. ت ہے، آج اس کو ہی درست مانا جا رہا ہے۔

تین طہر میں تین طلاقوں پر بھی غور کرلیا جائے۔ اللہ کہتا ہے کہ طلاق عدت کے لئے دی جائے یعنی طلاق دینے کے بعد تین ماہ میں رجوع ہوسکتا ہے اور وہ بھی دو *. ر۔ اگر رجوع ہوا H تو طلاق ختم ہو جائیگی، رجوع نہ ہوا تو تین ماہ کے اختتام پر طلاق ہوجائے گی۔ لیکن یہ *. د رہے عدت عام طلاق کی تین ماہ ہے۔ اب دیکھا جائے کہ. # عورت حیض سے پاک ہوگئی تو طلاق دی اس طلاق کی عدت تین ماہ ہے۔ دوسرا حیض آنے کے بعد عورت پاک ہوگئی تو پھر دوسری طلاق دی تو اس طلاق کی عدت بھی طلاق دینے سے شروع ہوگئی، جو اللہ کے حکم کے مطابق تین ماہ ہے۔ پھر تیسرے حیض کی پاکی کے بعد تیسری طلاق دی، اس طلاق کی عدت بھی شروع ہوگئی۔ دو عدت پہلے سے ہی دوڑ رہی ہیں، تیسری عدت اس دوڑ میں اور شامل ہوگئی۔

اللہ کے حکم کے مطابق ہر طلاق کی عدت تین ماہ ہے۔ کچھ مخصوص حالات کے علاوہ تو ان تینوں طلاقوں کی عدت بھی تین ماہ مانی جائیگی۔ پہلی طلاق اگر یکم محرم کو دی تو اس کی عدت یکم ربیع الثانی کو ختم ہوگی۔ دوسری طلاق دوسرے طہر کی یکم صفر کو دی، تو اس کی عدت اللہ کے حکم کے مطابق یکم جمادی الاول کو ختم ہو جاتی ہے، تیسرے طہر کی تیسری طلاق یکم ربیع الاول کو دی تو اس کی عدت یکم جمادی الثانی کو ختم ہوتی ہے۔ 1 ہمارے ترقی یافتہ ذہن نے ان . کی عدت یکم ربیع الثانی کو ہی ختم کردی اس طرح پہلی طلاق کی عدت ۳ ماہ دوسری کی ۲ ماہ، اور تیسری کی ایک ماہ ہی ہوتی ہے۔ کیا یہ دو ماہ اور ایک ماہ کی عدت قرآن سے $. ہے؟ قرآن میں عدت طلاق ۳ ماہ ہے۔

قرآن میں درج عدت اور خود بنائی عدت میں بہت فرق ہے۔ اس لئے اپنا بنایا ہوا طلاق کا طر i بھی غلط ہے۔ پہلی طلاق کے بعد دوسری طلاق $ ہی دی جاسکتی ہے. # پہلے رجوع کرلیا ہو اور پھر کبھی طلاق دی جائے۔ لیکن یہ طلاق پر طلاق قرآن میں کہاں ہیں، اور کہاں بغیر رجوع کے دوسری اور تیسری طلاق کو لکھا ہے؟ اگر قرآن میں کوئی ایسا حکم ہے تو مجھے بھی بتایا جائے جس سے میری بھی غلط فہمی دور ہو جائے۔

قرآن کے مطابق طلاق دینے کا صحیح طر i یہ ہے کہ ایک *. ر طلاق دے کر تین مہینے -- عدت میں رجوع کا حق دیا H ہے اور یہ رجوع کا حق + گی میں دو *. ر ہے۔ دو *. ر رجوع کر کے تیسری *. ر طلاق دی تو تیسری *. ر رجوع کا حق نہیں ہے طلاق ہو جائیگی۔ اس کی تفصیل پہلے لکھ دی گئی ہے۔ یہی صحیح طر i ہے اور دوسرے . غلط، اللہ ہمیں صحیح عمل کی توفیق دے۔

خلع

فی زمانہ عورت کو خلع کا حق نہیں دیا جاتا۔ اگر عورت علیٰحدہ ہونا چاہتی ہے تو اس کو عدالت میں جانا پڑتا ہے، اور. # آدمی طلاق دینا چاہتا ہے تو کسی قاعدہ کا پابند نہیں ہوتا، بس. # چاہتا ہے منہ سے طلاق، طلاق، طلاق کے الفاظ بول دیتا ہے اور طلاق مان لی جاتی ہے، طلاق کی عدت (تین ماہ) کا بھی استعمال نہیں کیا جاتا۔ فوراً مفتی کہتا ہے طلاق ہوگئی، رجوع کا کوئی موقع نہیں ہے۔ لیکن اللہ نے عورت کو بھی خلع کا حق دیا ہے۔ قرآن کی آیت $ پیش ہے:

☆ سورۃ بقرہ (۲) آیت $ ۲۲۹۔ طلاق دو *. ر ہے پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے یا پھر

بھلےطر i سےاس کورخصت کر* جائے،اور رخصت کرتے وقت تمہارے لئے ایسا کر* جا ئز نہیں ہے کہ جو کچھ تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو، البتہ یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ زوجین کو اللہ کی حدود پر قائم نہ رہ h کا * یشہ ہو، ایسی حا - میں اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے، تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہو جانے میں مضا B نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کر لے۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔ ان سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز کریں، وہی ظالم ہیں۔

یہ رہا خلع۔ # اللہ نے عورت کو حق * یہ ہے تو اس حق کو غصب نہیں کر* چاہئے۔ لیکن اس کو یہ حق نہیں * جا *، ایسی حا - میں عورت کو عدا - میں جا * پر * ہے۔ خلع e پر عورت کو * ن نفقہ، مہر وغیرہ کچھ نہیں ملے گا اس کے علاوہ اگر آدمی کچھ اور جا ئز مطالبہ کر* ہے تو وہ بھی عورت دے گی۔ یہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ طلاق ہے * خلع ؟ تو اللہ کے حکم کے مطابق میاں بیوی میں جھگڑا ہونے کی صورت میں . # منصف فیصلہ کرانے بیٹھیں گے تو $ ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ طلاق ہے * خلع ۔ اگر آدمی کی غلطی ہو گی تو طلاق ہے، ایسی صورت میں آدمی اس عورت کو مہر * ن نفقہ وغیرہ . دے گا * ن نفقہ اس وقت - دے گا، . # - وہ عورت دوسرا نکاح نہ کرے * نکاح نہ کرنے کی صورت میں . # - وہ * ہ رہتی ہے۔ اور اگر عورت کی غلطی سامنے آتی ہے اور وہ خلع لیتی ہے تو پھر وہ عورت اپنے . حقوق کو چھوڑے گی اور اس کے علاوہ اور کچھ بھی دینا پڑ سکتا ہے۔ یہ ہے خلع کا طر i اللہ کی کتاب میں۔

ظھار

ظہار کے * رے میں کچھ عجیب طرح سے لکھا ملتا ہے۔ جس کو محمدؐ کی طرف منسوب کیا H ہے، جو کہ غلط ہے، 5 حظہ ہو:

☆ سورۃ المجادلہ (۵۸) آ $ ا۔ اللہ نے سن لی اس عورت کی * ت جو اپنے شوہر کے معاملہ میں تم سے * ت کر رہی ہے، اور اللہ سے فر* د کر رہی ہے۔ اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے۔ بے شک اللہ g والا اور دیکھنے والا ہے۔

سورۃ المجادلہ۔ آ $ ۲۔ تو سنو! تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں گے، (یعنی ماں کہہ دیتے ہیں) تو اس سے ان کی بی* یں ما N نہیں ہو جاتیں۔ ان کی ما N تو وہی ہیں، جنھوں نے ان کو جنا

ہے۔ وہ لوگ ا- سخت * پسند * ہ اور جھوٹی * ت کہتے ہیں اور حقیقت میں اللہ معاف کرنے والا اور در گز ر کرنے والا ہے۔

☆ مولا * مودودی صا #، وحید الدین خاں صا #، اور جملہ عالموں کی تفاسیر میں لکھا ہے: ''یہ * یت ا- خاتون خولہ کے معاملہ میں * زل ہوئی تھیں، جن سے ان کے شوہر نے ظہار کیا تھا اور وہ محمدؐ کے * س پوچھنے آ N کہ اسلام میں اس کا کیا حکم ہے۔ اس وقت چو è اللہ کی طرف سے اس معاملہ میں کوئی حکم نہیں * تھا، اس لئے حضورؐ نے فر* * کہ میرا خیال ہے کہ تم اپنے شوہر پر حرام ہو گئی ہو۔ اس پر وہ فر* د کرنے لگیں کہ میرے بچوں کی اور میری * گی تباہ ہو جائے گی۔ اس حا - میں . # وہ رو رو کر حضورؐ سے عرض کر رہی تھیں کہ کوئی صورت ایسی بتایئے جس سے میرا گھر بگڑنے سے بچ جائے۔ $ اللہ کی طرف سے وحی * زل ہوئی اور اس مسئلہ کا حکم بیان کیا H ۔''

موحولہ تفسیروں میں درج ہے کہ محمدؐ نے کہا کہ ''میرا خیال ہے کہ تم اپنے شوہر پر حرام ہو گئی ہو''، علماء خود تسلیم کرتے ہیں کہ محمدؐ جو بولتے ہیں وہ وحی کے ذریعہ سے بولتے ہیں (سورۃ نجم ۵۳۔ آ $ ۳)۔ تو کیا یہ وحی ہے؟ اللہ کا حکم تو یہ ہے کہ اے محمدؐ! تم پچھلی والے نبی کی طرح جلدی نہ کر*۔ . # اللہ کا حکم آ جائے $ کچھ کر* * کہنا (سورۃ القلم ۶۸ آ $ ۴۸)۔ تو کیا ان * توں میں اختلاف نہیں ہو رہا؟ . # کہ اس سورۃ سے پہلے سورۃ ا • اب (۳۳) آ $ ۴ میں اس مسئلہ کا جواب ہے ''نہ اس نے تم لوگوں کی ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنا *''۔ اور اس سورۃ مجادلہ (۵۸) کی آگے والی * یت کو بھی دیکھ لیا جائے۔
ایسا تو نہیں ہے کہ آگے والی * یت کے * زل ہونے میں وقفہ ہو، ایسا بھی Ã نہیں * :

☆ سورۃ المجادلہ (۵۸) آ $ ۳۔ جو لوگ بیویوں کو ماں کہہ دیں، پھر اپنے اس قول سے رجوع کر لیں، تو ہم بستر ہونے سے پہلے انہیں ا- غلام آزاد کر* ہو گا۔ مسلمانوں اس حکم سے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ آئندہ بیوی کو ماں نہ کہنا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو . کی خبر ہے۔ آ $ ۴۔ اور جس کے * س غلام نہ ہو تو اس سے پہلے کہ ا- دوسرے کو ہاتھ لگا N وہ دو مہینے کے لگا * ر روزے رکھے۔ اور جو اس پر بھی قادر نہ ہو، تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھا * کھلائے۔ یہ حکم اس لئے * جا رہا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ (اور اس کے فرمانبردار رہو) اور یہ اللہ کی * ھی ہوئی حدیں ہیں۔ اور * ماننے والوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔

سورۃ المجادلہ۔آ $ ۵۔جولوگ اللہ اوراس کے رسول (کے احکام) کی مخالفت کریں گے وہ (اس طرح) ذلیل کئے جا N گے،جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل کئے جا چکے ہیں (اب جبکہ) ہم نے صاف اورصریح احکام* زل کر دئے ہیں،تو کوئی وجہ نہیں کہ تم ان کی مخالفت کرو* درکھو* فرمانوں کے لئے ذ ت کا عذاب ہے۔

سورۃ مجادلہ اورسورۃ ا اب کی* یت وپ ڑھنے کے بعد یہ علم ہو جا* ہے کہ ظہار کے* رے میں اللہ نے علم، وقت سے پہلے اور وقت وپ دے*۔ وہ یہ کہ سورۃ ا اب میں بتا* کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کو ماں کہہ دے تو وہ ماں نہیں ہو جاتی۔ان کی ما N وہ ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔یہ سورۃ (ا اب) پہلے* زل ہوئی ہے۔اور پھر # ا- عورت نے محمدؐ کو آ کر اپنا معاملہ بتا* ،تو اللہ نے فوراً ہی کہا کہ ہم سن رہے ہیں،تو اے محمدؐ!اس مسئلہ کا حل یہ ہے، جو ان* یت میں درج ہے۔اور جانکاری تو سورۃ ا اب میں مل ہی گئی ہے۔اور قرآن میں کہیں یہ درج نہیں کہ محمدؐ نے اس سے وہ کہا جو تفاسیر میں لکھا H ہے۔اللہ نے تو محمدؐ سے یہ کہا ہے کہ تم جلدی نہ کر*، قرآن شہادت دے رہا ہے کہ محمدؐ کا ہر قول قرآن کے مطابق تھا، جو وحی آتی تھی اس وپ عمل تھا۔محمدؐ کیسے کہہ دیتے کہ میرا خیال ہے کہ تو اپنے شوہر وپ حرام ہوگئی ہے۔اپنے خیال کی* ت ہی نہیں تھی* ت تو وحی کی ہے۔اس لئے نبیؐ نے ایسا خیال ظاہر نہیں کیا۔آپؐ نے اللہ کے حکم کے مطابق حل بتا*، جو اس مسئلہ میں رجوع کا طر i اللہ نے بتا* اور بس۔اس لئے عالموں کو اپنے لکھے وپ غور کر* چاہئے،اور غور کر کے اعلان کر* چاہئے کہ محمدؐ نے یہ نہیں کہا کہ میرا خیال ہے کہ تو اپنے شوہر وپ حرام ہوگئی ہے۔ایسے الزام محمدؐ وپ نہیں لگانے چاہئے یہ کردار کشی ہے۔اس سے اسلام مخالفوں کو اسلام وپ کیچڑ اچھالنے کا موقع ملتا ہے، جو کہ انہیں بھر پور طر j سے مواد فراہم کر* H ہے۔

ایلا

جو آدمی اپنی بیوی سے ایلا کر* ہے یعنی یہ قسم کھا بیٹھتا ہے کہ میں تیرے* س نہیں آؤں گا،تو اس کا قرآن میں کیا حکم ہے؟ 5 حظہ ہو:

سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۲۲۵۔جو بے معنیٰ قسمیں تم بغیر ارادہ کھا لیا کرتے ہو،ان وپ اللہ فت نہیں کر* ،1 جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو ان کی* نو س وہ تم سے ضرور کرے گا،اللہ در* ر کرنے والا اور

و* ر رہے۔

سورۃ بقرہ۔آ $ ۲۲۶۔جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ ر p کی قسم کھا* ہیں،ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے،اگر انہوں نے رجوع کر لیا تو اللہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

سورۃ بقرہ۔آ $ ۲۲۷۔اور اگر انہوں نے طلاق کی ٹھان لی ہو،تو جا 3 رہیں کہ اللہ کچھ 7 اور جا { ہے۔

قسم کھانے کے بعد،قسم کھانے والے کو چار مہینے کی مہلت ہے،یعنی قسم کی عدت چار مہینے ہے اس دوران قسم کھانے والا رجوع کر سکتا ہے،اور اگر رجوع نہیں کیا تو طلاق ہو جائیگی۔

حلالہ

مسلمانوں کا ا- طبقہ حلالہ کا قائل ہے۔اس طبقہ میں عوام وخواص یعنی عام آدمی اور عالم شامل ہیں۔ویسے بھی مسلمان اپنے دینی کام عالموں کے کہنے وپ ہی کرتے ہیں* نہیں کرتے ہیں۔ایسے ہی حلالہ کے لئے عالم ہی فتویٰ دیتا ہے،اور دوسرے سے نکاح کر* ہے۔اس کا طر i یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے طلاق دے ی اور پھر وہی آدمی اس سے نکاح کر* چاہے تو عالم اس عورت کا نکاح کسی اور آدمی سے طے کر کے کرا دیتا ہے۔اور شرط کے مطابق وہ آدمی اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے۔اس طلاق کے بعد اس عورت سے پہلا شوہر پھر نکاح کر 8 ہے،اس کا* م حلالہ ہے۔قرآن میں تو اس کی اجازت نہیں ہے 1 ا- آ $ کا* جمہ غلط کر کے* غلط استدلال کر کے حلالہ کا جواز نکال لیا H ہے۔بغور مطالعہ کر کے اس آ $ کا* جمہ وپ ڑھئے اور سوچئے کہ کیا اس آ $ میں اس طرح کے حلالہ کی گنجائش ہے؟

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۲۳۰۔پھر اگر (دو* ر طلاق دینے اور دو* ر رجوع کرنے کے بعد شوہر نے اپنی زوجہ کو تیسری* ر) طلاق دے دی تو وہ عورت پھر اس کے لئے حلال نہ ہوگی (یعنی اب وہ رجوع نہ کر سکے گا) الاّ یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے آدمی سے (جو کہ طلاق دینے والے شوہر کو نہ جا { ہو) ہو اور وہ اسے طلق دے ے،$ اگر پہلا شوہر اور یہ عورت، دونوں خیال کریں کہ حدود الٰہی وپ قائم رہیں گے،تو ان کے لئے ا- دوسرے کی طرف رجوع یعنی نکاح کر e میں کوئی حرج نہیں۔یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں،جنہیں وہ ان لوگوں کے لئے واضح کر رہا ہے جو (حدیں توڑنے کا ا م) جا... ہیں۔

اس آ $ سے استدلال کرکے حلالہ کرادیتے ہیں، جو غلط ہے۔ دو* ر رجوع کرنے کے بعد اگ
آدمی تیسر* رطلاق دیتا ہے، تو رجوع کا حق نہیں اور نہ اس سے نکاح ہی ہوسکتا ہے . # -- مطلقہ کسی اور
سے نکاح نہ کرے۔ اور دوسرا خا* اپنی مرضی سے یعنی آپس میں کسی ز اع کے ہونے سے طلاق د* ے، اور وہ
بھی قرآنی قاعدے کے مطابق (سورۃ K ۲، آ $ ۲۳۵*) بیوہ ہوجائے، تو اس کے بعد زوجِ اول سے اس کا
نکاح جا ہوگا، اور وہ بھی عدت اگ رنے۔ لیکن اس کے لئے مسلمانوں میں جو حلالہ کا طر i رائج ہے، وہ
لعنتی فعل ہے۔ نبیؐ نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے، دونوں پ لعنت فرمائی ہے(-- جمہ قرآن مولا* محمد
* اڈھی، ص ۹۵، نوٹ نمبر۲) حلالہ کی M سے کیا H نکاح، نکاح نہیں ہے، * کاری ہے۔ اس نکاح کے
ذریعہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی۔

نکاح اور تعداد ازواج

مسلم اور غیر مسلم مہذب سماج میں عام طور پ ہر مرد کے لئے ا- وقت میں ا- ہی بیوی ر p کا
رواج ہے۔ ہاں البتہ شاہانِ وقت، امراء اور سرمایہ دار اپنے حرم میں ا- سے ز* بی* ں ر p رہے ہیں،
بلکہ بہت کے یہاں تو یہ تعداد بہت * دہ رہی ہے، جس کے L عورتوں کے ساتھ * دتی او* ا« نی کے
واقعات پیش آتے رہے ہیں۔ اسلام نے عورتوں کے ساتھ اس ظلم اور * دتی کو ختم کرنے کے لئے اور جنسی
بے راہ روی کو روکنے کے لئے ا- ضابطہ نکاح وطلاق کا* ۔ اور اس کی حد بھی مقرر کردی، کہ ا- مرد عام
حا - میں اور ہنگامی صورت حال میں ا- وقت میں کتنی بی* ں اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے، اس لئے اس
سلسلہ میں قرآن میں نکاح اور تعداد ازواج کے * رے میں واضح احکام دے* کہ سماج میں اخلاقی ومعاشرتی
توازن قائم رہے۔ ان احکام کے ذریعہ ان * یشوں اور خطرات کا بھی سد* ب کیا H ہے کہ کہیں صا #
دو - وجاہ اپنے بے پناہ وسائل کے بل بوتے پ بہت سی عورتیں اپنے حرم میں ڈال لیں اور کم وسائل والے
اور کمزور طبقے کے لوگ بیویوں سے محروم رہ جا N ، جو معاشرے میں * چلنی او* اخلاقی پھیلانے کا مو . #
بنے۔ یہ سوال کافی عرصے سے موضوع بحث بنا ہوا ہے کہ خود رسولؐ نے کل کتنے نکاح کئے اور ان کے حرم میں
ا- وقت میں کتنی ازواج رہیں؟ کتب* ریخ وسیرت اور مختلف رو* یت کے مطابق رسولؐ کی ازواج کی تعداد
اس حد سے * دہ لکھی ملتی ہے، جو قرآن نے * دہ سے * دہ مقرر کی ہے۔ حالات کے مطابق مشرقی اور مغربی
د* کے دانشوروں نے اس * رے میں خاصی لے دے مچائی ہے اور اعتراضات کئے ہیں۔ رسولؐ کی بیویوں کی

تعداد ۸ (آٹھ) * ۲۳ (تیئیس) -- لکھی ہے جو قرآن کی تعداد سے متجاوز A آتی ہے۔ لیکن حقیقت اس کے
خلاف ہے۔ محمدؐ کے نکاح میں ا- وقت میں ۴ (چار) سے * دہ بی* ں نہیں رہیں، جن کے * م مندرجہ ذیل
ہیں،

	* م	نکاح	وفات
۱۔	حضرت: یجہؓ	۲۵ میلادی	t ۱۰ ی
۲۔	حضرت سودہ M زمعہؓ	t ۱۰ ی	۵۴ھ
۳۔	حضرت عائشہؓ	شوال t ۱۰ ی	۵۷ھ
۴۔	حضرت حفصہؓ	۳ھ	۴۵ھ
۵۔	حضرت زM	۵ھ	۲۰ھ

یہ ہے رسولؐ کی ازواج کی صحیح تعداد، یعنی ا- وقت میں * ۴ (چار) بی* ں رہیں۔ جو قرآن کی
حد کے * رہیں۔ اس چار کی تعداد کو پڑھ کر تقریباً ہر آد* راض ہوگا۔ 1 میری درخوا - ہے کہ قرآن، عقل
اور نبیؐ کے مقام کی روشنی میں * ت سے اوپ اٹھ کر غور کریں تو خود ہی اس چار وا* ت کو تسلیم کرلیں گے۔
اگ کسی فیصلے پ پہنچنے میں پ یشانی آئے تو میری طرف رجوع کرلیں، میں بتا دوں گا۔ پہلے یہ دیکھا جائے کہ
نکاح کرنے کا طر i کیا ہے؟ اس کے بعد تعداد ازواج دیکھا جائے گا۔

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۳۔ اگ تمہیں خوف ہو کہ (بیوہ عورتوں کا حق دے کر ان کے * رے میں)
یتیموں کے ساتھ توازن قائم نہیں کر h تو بیوہ عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آ N* پسند کریں۔ دو، دو، تین،
تین، چار، چار- نکاح کرو (1 بیک وقت نکاح میں چار سے * دہ بیوی نہ ہوں، اور یہ اس لئے* کہ وہ بیوہ
عورتیں اور یتیم بچے معاشرہ میں سما جا N ، اور عورتوں اور بچوں کو ان کا ہر طرح کا حق مل جائے) پھر اگ تمہیں
خوف ہو کہ ا- سے ز* بیویوں میں عدل (ا« ف) نہ کر* و گے، تو ا- ہی بیوی ہو (خا* انی آزاد* ا-
مفتو* قوم کی جو تمہاری سرپ ستی میں ہوں، اس سے نکاح کرو۔ یہ حکم اس امر میں کم سے کم ہے کہ تم عائلی عدم
توازن سے بچے رہو۔ نکاح نو دستی نہیں ہوگا رضامندی سے ہوگا۔

سورۃ K ء۔ آ $ ۱۹۔ مومنو! تم کو جا نہیں کہ تم عورتوں کی رضامندی کے بغیر نو دستی ان سے
نکاح کرو۔ اور نکاح کے بعد کسی وجہ سے انہیں تنگ کرنے کے لئے بندمت کر* کہ تم نے جو مال ان کو* ہے

ان کوتنگ کر کے اس میں سے کچھ لے لو سوائے اس کے کہ اگر وہ کھلی بے حیائی کریں تو تم اپنا* یہوا مال واپس لے h ہو اور تم اپنی بیویوں کے ساتھ معروف طر j سے رہو۔ پھر اگر تم ان سے کسی اور وجہ سے کراہت کرو تو ہوسکتا ہے کہ تم ا یہ ایسی چیز سے کراہت کرو کہ اس میں اللہ نے تمہارے لئے بہت* یدہ بھلائی رکھی ہو۔

سورۃK ء آ$ ۲۰۔ اور اگر تم ا یہ عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت کو* چاہو اور پہلی عورت کو بہت سا مال دے چکے ہو، تو اس میں سے کچھ مت لے8 بھلا* جا* طور پر اور صریح ظلم سے اپنا مال اس سے واپس لو گے؟

سورۃK ء آ$ ۲۱۔ اور تم* یہوا مال کیونکر واپس لے h ہو۔ # کہ تم ا یہ دوسرے کے ساتھ فیض حاصل کر چکے ہو، اور وہ تم سے پکا عہد بھی لے چکی ہیں۔

سورۃK ء آ$ ۱۲۹۔ تم ہرا* طاقت نہیں رp کہ ا یہ سے زا+ بیویوں کے درمیان عدل کر سکو گے اگر چہ حرص کرو تم (اس لئے نکاح ا یہ ہی کو* ہے اور اگر سورۃK ءآ$ ۳ کے مطابق ایسا وقت آئے کہ ا یہ سے زا+ نکاح کرنے پڑیں تو) اس وقت ایسا بھی نہ کو* کہ ا یہ ہی طرف ڈھل جاؤ اور دوسری کو ایسا چھوڑ دو گو* یہ کہ وہ اُدھر میں لٹک رہی ہے اور ضروری ہے کہ آپس میں موافقت کرو اور پر ہیز گاری کرو اللہ بخشنے والا مہر *ن ہے۔

سورۃK ء آ$ ۲۵۔ اور جو کوئی تم میں سے اس چیز کی طاقت نہ رکھے کہ وہ نکاح کرے خا+ انی آزاد مومنہ شریف عورتوں سے تو وہ کافر معاشرے سے آئی ہوئی نو مسلمہ خواتین جو تمہاری حفاظت میں ہوں (مالمکلت ایمان) اور نوجوان نکاح کے لائق ہوں، مومنہ عورتوں سے نکاح کرے (جن کا امتحان ہو چکا ہو۔ سورۃ ۶۰۔۱۰) حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارے ایمان کو اچھی طرح جا{ ہے۔ تم . آپس میں ا یہ دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پھر تم کافر معاشرہ سے آئی ہوئی نو مسلمہ عورتوں کے ساتھ ان کے مالک حاکم کی اجازت کے ساتھ نکاح کرلو (چھپا نکاح* یہ متعہ نہ کو*) اور ان کے مہر معروف طر i سے ادا کو* وہ نکاح دائم میں رکھی جانے والی ہوں۔ نہ صرف وقتی مستی جھاڑنے والی اور نہ چھپی* یاری کرنے والی ہوں، پھر # وہ نکاح کرلیں اور پھر وہ بے حیائی کریں تو ان کے لئے اس سزا سے نصف سزا مقرر کی جاتی ہے، جو خا+ انی شادی شدہ شریف آزاد عورتوں کے لئے مقرر ہے۔ یہ حکم تم میں سے اس کے لئے ہے، جسے جنسی بے راہ روی کا+ یشہ ہو، اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور اللہ بخشنے والا مہر* ن ہے۔

☆ سورۃ النور (۲۴) آ$ ۳۲۔ اور اپنی قوم کے مرد عورتوں کے نکاح کر* یہ کرو (جو اس لائق ہوں) اور جو تمہارے 5 زموں میں سے نیک مرد عورت ہوں ان کے بھی، اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی (خوشحال) کردے گا۔ اور اللہ وسعت والا . کچھ جاننے والا ہے۔

☆ سورۃ البقرۃ (۲) آ$ ۲۲۱۔ تم مشرک عورتوں سے ہرا* نکاح نہ کو* . # -- کہ وہ ایمان نہ لے آ N ۔ ا یہ مومن لو* ی (5 زمہ) کم حیثیت، مشرک* . حیثیت سے بہتر ہے۔ اگر چہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔ اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کو* ، . # -- وہ ایمان نہ لے آ N ، ا یہ مومن بندہ، مشرک آزاد سے بہتر ہے، اگر چہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔ وہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے اذن (قانون) سے تمہیں . A اور مغفرت کی طرف بلا* ہے۔ اور وہ اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان کو* ہے، تو توقع ہے کہ وہ سبق لیں گے۔

سورۃ بقرہ (۲) آ$ ۲۳۷۔ اور اگر تم ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو، لیکن مہر مقرر کیا جا چکا ہے تو اس صورت میں نصف مہر دینا ہوگا یہ اور* . ت ہے کہ عورت* می. تے (اور مہر نہ لے* یہ وہ مرد جس کے اختیار میں عقد نکاح ہے* می سے کام لے (اور پورا مہر دے دے) اور تم* می سے کام لو تو یہ تقویٰ سے* یہ دہ قر$ ہے۔ آپس کے معا5 ت میں فیاضی کو نہ بھولو۔ تمہارے اعمال کو اللہ دیکھ رہا ہے۔

سورۃ بقرۃ (۲) آ$ ۲۳۶۔ تم پر کوئی حرج نہیں اگر تم عورتوں کو اس حا -- میں طلاق دو کہ تم نے ان سے مباشرت نہیں کی* یہ مہر مقرر نہیں ہوا، تو انہیں متاع* ن نفقہ دینا۔ یہ امر* یہ دہ مال والے پر اس کی بساط کے مطابق فرض ہے اور کم مال متاع والے پر اس کی حیثیت کے مطابق ہے۔ یہ متاع معروف قاعدے کے مطابق* یہ* معاشرے میں حسن توازن قائم رp والوں پر فرض ہے۔

Kن کے لئے اپنی بیٹی+ گی شرافت کے ساتھ ا* ارنے کے لئے نکاح کو* ضروری ہے اور نکاح عورت کے ولی کی اجازت سے ہوگا۔ اگر مرد بغیر ولی کی رضامندی کے اپنی مرضی سے آپس میں ساتھ رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو یہ شریعت اور شرافت کے خلاف ہے اور معاشرے میں بے حیائی کا L بنے گا۔ اس لئے شادی ولی کی رضامندی سے ہی ہو* چاہئے* ہم لڑکی اور لڑکے کی رضامندی بھی ضروری ہے، کسی بھی طر i سے ان کی منشاء کا علم ضروری ہے کیو è+ گی ان کو ا* ارنی ہے۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے۔ نکاح میں مہر کا ہو* بھی ضروری ہے۔ یہ عورت کا حق ہے۔ نکاح ہونے کے بعد اگر کبھی شوہر بیوی میں تنازعہ ہو* ہے تو طلاق کا

مرحلہ شروع ہو گیا ہے، طلاق عدت کے لئے دی جائیگی۔ اور عدت کے بعد متاع دینا بھی ضروری ہے۔ ذیل میں ان کے بارے میں لکھا جارہا ہے۔ پہلے عدت کے بارے میں کہ عدت کیا ہے اور کتنی قسم کی؟

عدت

☆ سورۃ بقرہ (۲) آیت ۲۲۸۔ جن کو طلاق دی گئی ہو وہ تین قروء تک اپنے آپ کو روکے رکھیں، اور ان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو کچھ خلق فرمایا ہو اسے چھپائیں، انہیں ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے۔ اگر وہ اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہوں۔ ان کے شوہر تعلقات درست کر لینے پر آمادہ ہوں تو اس عدت میں انہیں پھر اپنی زوجیت میں واپس لے لینے کے حق دار ہیں۔ عورتوں کے لئے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں۔ البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔ اور سب پر اللہ غالب اقتدار رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔

☆ سورۃ طلاق (۶۵) آیت ۴۔ اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اگر تم کو (ان کی) عدت کے بارے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔ اور جن کو ابھی حیض نہیں ہوا (ان کی) عدت بھی تین مہینے ہے۔ اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل (بچہ جننے تک) ہے۔

نوٹ: فقہ جعفریہ میں حیض سے مایوس عورت کی عدت ختم کر دی ہے جبکہ اللہ ایسی عورت کی عدت بھی تین ماہ بتا رہا ہے۔

☆ سورۃ بقرہ (۲) آیت ۲۳۴۔ تم میں سے جو لوگ مریں ان کے پیچھے اگر ان کی بیویاں زندہ ہیں تو وہ اپنے کو چار مہینے دس دن روکے رکھیں۔ پھر جب ان کی عدت پوری ہونے کو آئے تو انہیں اختیار ہے اپنی ذات کے بارے میں کہ وہ معروف طریقے سے ولی کی رضامندی کے ساتھ نکاح کر لیں۔ تم پر اس معاملے میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے۔

☆ سورۃ احزاب (۳۳) آیت ۴۹۔ مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کر کے ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کراؤ۔ لیکن تمہارے اس عمل سے جو انہیں تکلیف پہنچی ہے اس کے بدلے میں تم انہیں نان نفقہ دینا اور عزت کے ساتھ رخصت کرنا۔

☆ سورۃ بقرہ (۲) آیت ۲۳۶۔ جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا لیتے ہیں ان کے لئے

چار مہینے کی مہلت ہے اگر انہوں نے رجوع کر لیا تو اللہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

قرآن کی آیات سے عدت پانچ قسم کی ہے اللہ نے ہر مرحلے کے لئے ہر چیز کو کھول کھول کر پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

طلاق دینے کے بعد مطلقہ کے لئے متاع یعنی نان نفقہ دینے کا مسئلہ ہے تو علماء کرام نے متاع صرف عدت کے دوران ہی دینے کو بتایا ہے، عدت پوری کرنے کے بعد نان نفقہ کو ختم کیا ہے اور کہتے ہیں کہ قرآن نے نان نفقہ کو عدت کے دوران بتایا ہے۔ اب دیکھا جائے کہ کیا قرآن میں بقول علماء کے متاع عدت تک ہی ہے یا عدت کے بعد بھی ہے؟ اور کب تک ہے؟

☆ سورۃ احزاب (۳۳) آیت ۴۹۔ مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کر کے ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کراؤ، لیکن تمہارے اس عمل سے جو انہیں تکلیف پہنچی ہے اس کے بدلے میں تم انہیں نان نفقہ یعنی متاع دینا اور عزت کے ساتھ رخصت کرنا۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب ایسی حالت ہو کہ نکاح کے بعد ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق ہو جائے، تو مطلقہ عورت سے عدت پوری نہیں کرائی جائے گی یعنی اس حالت میں عدت نہیں ہے وہ مطلقہ عورت طلاق کے فوراً بعد ہی کسی دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر نکاح نہیں کرتی ہے تو ایسی حالت کے لئے اللہ مطلقہ کے لئے متاع دینے کا حکم دے رہا ہے۔ اس آیت سے علماء کا وہ قانون کہاں رہتا ہے جس میں نان نفقہ یعنی متاع صرف عدت کے اندر رہے، بعد میں نہیں؟ اس آیت میں عدت نہیں ہے پھر بھی متاع کو کہا ہے۔ اس لئے متاع ضروری ہے۔ رائج الوقت ترجمہ بھی لکھا جارہا ہے، ملاحظہ ہو:

☆ مولانا وحید الدین خاں۔ سورۃ احزاب (۳۳) آیت ۴۹۔ اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، پھر ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو ان کے بارے میں تم پر کوئی عدت لازم نہیں ہے، جس کا تم شمار کرو۔ پس ان کو کچھ متاع دے دو اور خوبی کے ساتھ ان کو رخصت کر دو۔

وحید الدین خاں صاحب نے ''کچھ متاع'' لکھا ہے، جبکہ مولانا جونا گڑھی نے اپنے ترجمہ میں ''کچھ نہ کچھ انہیں دے کر'' لکھا ہے، مولانا محمود الحسن صاحب نے ''ان کو دو کچھ فائدہ'' لکھا ہے، مولانا مودودی صاحب نے ''لہٰذا انہیں کچھ مال دو'' لکھا ہے، شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی نے ''سو ان کو دو کچھ فائدہ'' لکھا ہے، مولانا رفیع الدین صاحب نے ''پس دو کچھ فائدہ ان کو'' لکھا ہے۔ اسی طرح مولانا تھانوی صاحب ،

مولا# احمد رضا خاں صا # ،مولا# فرمان علی صا # نے بھی کم وبیش یہی الفاظ لکھے ہیں۔

☆ سورۃ ا اب (۳۳) آ $ ۴۹ میں کوئی لفظ ایسا نہیں ،جس سے یہ $ ہو کہ ن نفقہ صرف عدت کے لئے ہے، بعد کو نہیں۔آ $ میں عدت نہیں ہے،1 پھر بھی آ $ میں ن نفقہ ''متاع'' کو کہا H ہے۔عالموں نے اس سے انکار کیا ہے اور اپنے اجم میں ''کچھ نہ کچھ'' لکھ کر معنوی تحریف بھی کی ہے۔اب دوسری * یت کو دیکھا جائے:

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۲۳۶۔تم پر کوئی حرج نہیں اگر تم عورتوں کو اس حا - میں طلاق دو کہ تم نے ان سے مباشرت نہیں کی * مہر مقرر نہیں کیا، تو انہیں متاع دینا۔یہ امر * دہ مال والے پر اس کی بساط کے مطابق فرض ہے، اور کم مال والے پر اس کی حیثیت کے مطابق ہے۔یہ متاع معروف قاعدے کے مطابق * جا * ہے۔معاشرے میں حسن وتوازن قائم ر p والوں پر فرض ہے۔

سورۃ بقرہ۔آ $ ۲۴۱۔اسی طرح جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو ان کے لئے ن نفقہ ضروری ہے، قاعدے کے مطابق حق ہے طلاق دینے والوں پر جو اللہ کی نافرمانی سے بچنے والے ہیں۔

ان دونوں * یت میں بھی عالموں نے ''کچھ نہ کچھ'' کے الفاظ لکھ کر اپنے عقیدے (ن نفقہ نہ دینے) کو ہی قائم رکھا ہے، جو کہ غلط ہے۔پہلے یہ دیکھا جائے کہ متاع کا مطلب کیا ہے ''کچھ نہ کچھ'' * ''اور کچھ''؟

☆ سورۃ الاعراف (۷) آ $ ۲۴۔فرما * ! منتقل ہو جاؤ۔تم ا - دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے ا - خاص مدت یعنی + ہ رہنے - زمین میں ہی جائے قرار اور سامان ز a ہے (ànû)۔

☆ سورۃ النحل (۱۶) آ $ ۸۔اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے رہنے کی جگہ بنا * اور چو * پیوں کی کھالوں کے خیمے بنا دئے، نہا $ سبک اور ہلکے سفر کے دن اور حضر کے دن، دونوں حالتوں میں (کام میں لاتے ہو) اور چو * پیوں کے روؤں او * لوں (اون) سے کتنے ہی سامان مفید اور کار آمد چیزیں بنا دیں، جو ا - خاص مدت - متاع کی شکل میں کام دیتی ہیں۔

ان دونوں * یت میں متاع کا لفظ * یا ہے، اور اس کے ساتھ [ànu ó] یعنی ا - خاص مدت - کے لئے + ہ رہنے کی عمر - کے لئے + ہ ہے۔تو $ ہوا کہ عدت کے زمانہ - ''کچھ نہ کچھ'' نہیں ہے۔

اور متاع کا معنی دو جوڑے کپڑے * تھوڑا سامان نہیں بلکہ ا - خاص مدت - کے لئے متاع ہے۔دیکھا جائے کہ جس عورت کو طلاق دی جاتی ہے اس کو ن نفقہ صرف عدت - ہی * جا * ہے، عدت کے بعد نہیں۔ 1 یہ عورت پر ظلم ہے۔اور قرآن کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔طلاق دی ہوئی عورت عدت کے درمیان تو مطلقہ ہوتی ہی نہیں، کیو è اس عرصے میں د * ر - رجوع کا حق ہے۔ # عدت ختم ہو جاتی ہے، رجوع کا حق ختم ہو جا * ہے۔ $ وہ عورت مطلقہ ہوتی ہے۔عدت کے دوران تو * یت میں صاف حکم ہے، کہ مطلقہ عورت اسی گھر میں رہے گی اور وہیں کھائے گی، اس کو نکالا نہیں جائے گا۔اگر وہ خود نکل جائے تو الگ * ت ہے۔کیا اس حکم کے علاوہ قرآن میں کوئی اور حکم ہے جس میں ن نفقہ دینے کا انکار ہو۔اگر قرآن میں ن نفقہ دینے کا حکم ہے، تو آپ کی * ت غلط ہے۔قرآن میں یہ ہے کہ جس طلاق میں عدت نہیں ہے اس میں طلاق کے بعد مطلقہ کو ن نفقہ دینا ہے (سورۃ ۳۳ آ $ ۴۹) اور (سورۃ ۲ آ $ ۲۳۹) میں بھی طلاق پر عدت نہیں ہے 1 اس آ $ میں بھی متاع دینے کو کہا ہے۔کیا اللہ کی * ت جھوٹی ہو سکتی ہے؟

قرآن کے حکم کے مطابق مطلقہ عورت کو # - وہ + ہ ہے * دوسرا نکاح نہیں کرتی، [ànu ó] - * ن نفقہ * جائے گا۔اگر نہیں * جا رہا ہے تو یہ عورتوں پر ظلم ہے، اور اللہ کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اور اس پر غضب یہ ہے کہ اگر ہندوستان کی عدلیہ قرآن کے مطابق * ن نفقہ دینے کا حکم دیتی ہے تو علماء اس فیصلے پر زمین آسمان ا - کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے قانون میں مداخلت ہو رہی ہے اور عورت کو ن نفقہ نہیں دینے دیتے۔اب خود ہی ہم فیصلہ کریں کہ کیا ہندوستان کی عدلیہ قرآن کی خلاف ورزی کر رہی ہے * خود مسلمان؟ اللہ کہتا ہے کہ اس قرآن کے ہم خود محافظ ہیں۔اس کی سیدھی سی مثال یہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کے قانون کو توڑا تو اللہ نے ا - غیر مسلم جج سے اپنے قانون کی حفاظت کرا دی۔ایسے ہی ایسا وقت بھی آئے گا (K ءاللہ)۔ # اللہ اپنے کسی بندے کے ذریعہ قرآن کے حکم کے مطابق فیصلہ کرا دے گا جس سے قرآن کی حفاظت ہو گی۔

ا - * ر پھر لکھ رہا ہوں کہ مطلقہ عورت کو ن نفقہ عدت - ہی نہیں بلکہ # - وہ مطلقہ ہے اس وقت - * ن نفقہ طلاق دینے والے پر وا # ہے۔اس کے بعد بیوہ کے * رے میں لکھ * جائے:

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۲۴۰۔تم میں سے جو لوگ وفات * جا N اور پیچھے بیو * یں چھوڑ رہے ہوں ان کو چاہئے کہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جا N کہ ا - سال - ان کو ن نفقہ * جائے اور ان کو گھر

سے نہ نکالا جائے۔ پھر اگر وہ خود نکل جا N تو اپنی ذات کے لئے معروف طر i سے کچھ بھی کریں، تم پر اس میں کوئی H ہ نہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ غا ٖ اور حکمت والا ہے۔

اس آ $ میں بیوہ عورت کے لئے ا یہ سال کے لئے ن نفقہ دینے کے لئے وصیت کرنے کا حکم ہے۔اب سوال یہ پیدا ہو ہے کہ ا یہ سال کے بعد کیا ہوگا، اگر وہ عورت دوسرا نکاح نہیں کرتی ہے؟ جواب ہے کہ وفات پانے والے کی جائ اد سے اس کا ٰ چ چلے گا، جو حصہ اللہ نے بیوی کے لئے قرآن میں مقرر کیا ہے اس کا وارث یعنی ماں ب پ، بھائی، اولاد وغیرہ اس عورت کا ٰ چہ دیں گے۔اور اگر اس کا کوئی سہارا نہیں تو حکومت کا فرض ہے کہ اس کو بھوکا مرنے سے بچائے۔اس کے علاوہ ا یہ اور راستہ ہے، وہ یہ کہ بیوہ عورتوں اور بغیر بیوی کے مردوں کا نکاح کرانے کا حکم ہے اگر وہ رضامندی سے نکاح کر چاہیں۔

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۲۳۵ میں ہے کہ زمانہ عدت میں خواہ تم ان بیوہ عورتوں کے ساتھ منگنی کا ارادہ اشارے کنائے میں ظاہر کرو خواہ دل میں چھپائے رکھو، دونوں صورتوں میں کوئی مضا B نہیں۔اللہ جا { ہے کہ ان کا خیال تو تمہارے دل میں آئے گا ہی۔1 دیکھو خفیہ عہد و پیمان نہ کر ۔اگر کوئی ب ت کرنی ہے تو معروف طر j سے کر اور عقد نکاح ب ھنے کا فیصلہ اس وقت -- نہ کر ۔ # -- عدت پوری نہ ہو جائے۔جان لو کہ اللہ تمہارے دلوں کا حال جا { ہے۔لہٰذا اس سے ڈرو یہ بھی جان لو کہ اللہ . ر اور بخشنے والا ہے۔

بیوہ عورت کو اختیار ہے عدت کے بعد وہ نکاح کر چاہتی ہے تو کرسکتی ہے اور اگر نہیں چاہتی تو نکاح نہ کرے، یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے۔لیکن نکاح نہ کرنے کی صورت میں اس کی گز ربسر کا انتظام کر ہے۔

تعداد ازواج

اب یہ دیکھا جائے کہ بیک وقت کتنی بی یں نکاح میں رکھی جاسکتی ہیں۔لکھا H ہے کہ محمدؐ کے نکاح میں بیک وقت ۲۳ بی یں تھیں، کسی نے کم لکھیں ہیں۔کم میں بھی مختلف تعداد سامنے آتی ہے۔1 حقیقت میں محمدؐ کے نکاح میں بیک وقت چار بی یں ہی تھیں، جو اس ب میں لکھی گئیں ہیں۔قرآن سے کیا ظاہر ہو ہے، وہ دیکھا جائے:

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۳۔اگر تمہیں خوف ہو کہ (بیوہ عورتوں اور بچوں کا حق دے کر ان کے ب رے میں) یتیموں کے ساتھ توازن قائم نہیں کر h تو بیوہ عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آ N پسند کریں، دو، دو،

تین، تین، چار، چار، -- نکاح کرو (1 بیک وقت نکاح میں چار سے ز دہ نہ ہوں) اور یہ اس لئے کہ وہ بیوہ عورتیں اور یتیم بچے معاشرہ میں سما جا N اور (عورتوں اور بچوں کو ان کا ہر طرح کا حق مل جائے) پھر تمہیں خوف ہو کہ ا یہ سے ز بیویوں میں عدل نہ کرسکو گے تو ا یہ ہی بیوی ہو (خ انی آزاد، جو پہلے سے نکاح میں ہو ا یہ مفتو قوم کی نو مسلمہ جو تمہاری سر پرستی میں رہتی ہو۔یہ حکم اس امر میں کم سے کم ہے کہ تم عائلی عدم توازن سے بچتے رہو۔

آ $ میں ج ب ت بیویوں کے ب رے میں شروع ہوتی ہے وہ دو کی گنتی سے شروع ہوتی ہے۔ # کہ ا یہ سے شروع ہونی چاہئے تھی۔لیکن اس دو سے شروع کرنے میں ا یہ بہت اہم ب ت پوشیدہ ہے جس کو وحی خفی بھی کہہ h ہیں۔یعنی ا یہ بیوی پہلے سے موجود ہے جو قاعدے کے مطابق ہوتی ہے یعنی عام حا -- میں ا یہ بیوی ہی رہنی ہے جو ز دہ کا حکم ہے جو دو سے شروع ہو کر چار پر ختم ہوا ہے وہ ہنگامی حالات کے لئے ہے جس سے یتیموں کا مسئلہ حل ہو سکے۔

سورۃ K ء کی آ $ ۱۲۹ میں ہے کہ تم ہرگز طاقت نہیں ر p کہ ا یہ سے ز بیویوں کے درمیان عدل کرسکو اگر چہ حرص کرو تم (اس لئے نکاح ا یہ ہی کر ہے اور اگر آ $ ۳ کے مطابق ایسا وقت آئے کہ ا یہ سے ز نکاح کرنے پڑیں تو) اس وقت ایسا بھی نہ کر کہ ا یہ ہی طرف ڈھل جاؤ اور دوسری کو ایسا چھوڑ دو گو کہ وہ ادھر میں لٹک رہی ہے، اور ضروری ہے کہ آپس میں موافقت کرو اور پرہیز گاری کرو تو اللہ بخشنے والا اور مہرب ن ہے۔

بے سہارا یتیم عورتیں اور بچے . # ہوتے ہیں تو فسادی آدمی ان عورتوں اور بچوں کا استحصال کرتے ہیں اور ان کو تنگ کرتے ہیں، ان کو غلط کاموں میں استعمال کرتے ہیں اور وہ بہت سی ایسی اخلاقیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں جن سے معاشرہ تباہ و . دہ ہو ہے اور اللہ کا عذاب آ ہے جس سے قوم تباہ ہو جاتی ہے، عزت ختم ہو جاتی ہے۔ . # ان بے سہارا عورتوں اور بچوں کو سہارا مل جائے گا تو ان کا استحصال نہ ہو گا اور ان کی پرورش اچھی طرح ہوگی وہ معاشرہ کے کامیاب فرد بن کر ابھریں گے اور آپس میں محبت پیدا ہوگی جو طاقت کا L ہوتی ہے۔

ا یہ دوسرا پہلو یہ ہے کہ عام حا -- میں ا یہ سے ز شا یں اس لئے ممنوع ہے کہ اللہ کا قانون فطرت ہے کہ اس نے مذکر اور مؤ $ کے جوڑے بنائے ہیں۔ یت قرآنی پیش ہیں:

☆ سورۃ اعراف (۷) آ$ ۱۸۹۔ وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو ا ِ شخص سے پیدا کیا (اور اس مٹی سے جس سے وہ شخص پیدا کیا تھا) اسی مٹی سے اس کا جوڑا ب* کہ اس سے را # حاصل کرو۔

☆ سورۃ یٰسین (۳۶) آ$ ۳۶۔ وہ اللہ* ک ہے جس نے زمین کی * ت کے اور خود ان کے اور جن چیزوں کی ان کو خبر نہیں، کے جوڑے بنائے۔

☆ سورۃ الذا* ت (۴۲) آ$ ۴۹۔ اور ہر قسم کی ہم نے دو قسمیں بنا N* کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

☆ سورۃ شوریٰ (۴۲) آ$ ۱۱۔ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے اور چار * یوں کے بھی جوڑے بنائے۔

☆ سورۃ النحل (۱۶) آ$ ۷۲۔ اور اللہ ہی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے عورتیں پیدا کیں اور عورتوں سے تمہارے لئے W اور پوتے پیدا کئے اور کھانے کو تمہیں* ک رزق * ے۔

مز+ مثالیں ۴۳:۱۲، ۴۱:۴۹، ۲۶:۷، ۳۵:۱۱، ۸:۷۸، ۵۳:۸، ۲۵:۵۳، ۹۲:۳

* ت قرآنی کی روشنی میں نکاح کے* رے میں جو لکھا H ہے کہ عام حالات میں اور ہنگامی حالات کے لئے کیا احکام ہیں، اگر بغور سمجھ کر پڑھا جائے گا جیسا کہ لکھ رکھا ہے اور عمل میں آ رہا ہے کہ ''عام حالات میں چار - اجازت ہے'' غلط ہے۔ چار نکاح صرف ہنگامی حالات میں ہیں، کیو è اللہ نے مرد اور عورت تقریباً ا بنائے ہیں۔ بس اتنا فرق ہو سکتا ہے کہ کہیں ا ِ * دو فیصد عورتیں * دہ اور کہیں مرد * دہ ہیں لیکن اس زمانہ میں تو عورتیں اور بھی کم ہیں، کیو è آج کل عورت کے حمل کی جانچ کرا کر لڑکی کا پتہ چلتے ہی اسقاط حمل کرا * جا* ہے۔ اس حا - کے ہوتے ہوئے اگر عام حا - میں چار نکاح کی اجازت دی جاتی ہے تو توازن قائم نہیں رہ سکتا۔ وہ اس لئے کہ فرض کریں کہ د* میں شادی کے قابل مردوں اور عورتوں کی * دی ا ِ ارب ہے تو ان میں آدھے مرد اور آدھی عورتیں ہوں گی * ۴۹/۵۱ فیصد کا تنا ہوگا۔ ا ِ وقت میں چار - نکاح کرنے کی اجازت کا سہارا لے کر اگر دس کروڑ صا #, وت و امارت مردوں نے چار، چار عورتوں سے نکاح کر لیا تو اس طرح چالیس کروڑ عورتیں* بند ہو گئیں۔ صرف دس کروڑ عورتیں بچیں گی اور مرد چالیس کروڑ۔ یہ دس کروڑ عورتیں صرف دس کروڑ مردوں کی ہی * یں بن سکتی ہیں، # کہ یہ دس کروڑ مرد بھی صرف

ا ِ ، ا ِ عورت پہ ہی قنا (کریں۔ اس طرح * قی تیس کروڑ مرد، عورتوں سے محروم رہیں گے۔ اور اگر کچھ K نوں نے اس قانون کا سہارا لے کر، جس میں کنیز p کی اجازت اور بغیر نکاح کے مباشرت بھی جا* کر دی گئی ہے، کنیزیں رکھ لیں تو دوسرے مردوں کے لئے عورتیں اور بھی کم ہو جا N گی۔ بغیر عورت کے مرد Ñ کا شکار ہوگا جس سے معاشرے میں عدم توازن پیدا ہوگا + چلنی عام ہو جائے گی اور معاشرہ تباہ و* د ہو جائے گا۔ ان * توں پہ غور کر* ضروری ہے۔

چو è اللہ K نی فطرت سے واقف ہے اس لئے اس نے صرف ہنگامی حالات کے لئے ہی چار - کی اجازت دی ہے۔ عام حا - میں صرف ا ِ عورت ہی رہے گی۔ ۴:۲۵، ۳:۲۳، ۲:۲۳، ۷:۲۰، ۲۹:۳۰ * یت میں بھی یہی ہے کہ اگر توازن قائم نہ کر سکو تو صرف ا ِ خ+ انی آزاد عورت * پھر ا ِ ما ملکت ایمان سے نکاح کرو۔

اب یہ دیکھا جائے کہ محمدؐ کے نکاح میں بیک وقت کتنی * یں رہی ہیں؟ میں نے اس * ب میں جو تعداد لکھی ہے وہ چار (۴) ہے۔ دیکھئے قرآن کیا کہتا ہے:

☆ (۱) سورۃ ا اب (۳۳) آ$ ۵۲۔ اے رسول! ان کے علاوہ اور عورتیں تم کو جا* نہیں، اور نہ یہ کہ تم ان بیویوں کو چھوڑ کر اور * یں کر و خواہ ان کا حسن تم کو کیسا ہی اچھا لگے اور خصوصاً اب تمہارے لئے اس کے بعد ما ملکت بھی حلال نہیں ہے کہ ان سے نکاح کرو (کیو è * پابندی پہ ہی ہے قرآن کے قانون کی * پابندی پہ ع+ ہوتی ہے خواہ نبی ہو * امتی۔ اس وقت جو * یں ہیں بس وہی رہنی ہے) اور اللہ ہر چیز پہ نگاہ ر r ہے۔

(۲) قانون شریعت ہے کہ جو عورت غیر معاشرہ سے آئی اور مسلمان ہو جائے اور واپس جانے کو بھی راضی نہ ہو تو اس سے کوئی مسلمان نکاح کر* چاہے تو پہلے اس کا n اء کیا جائے گا یعنی ا ِ حیض آنے کا انتظار۔ اس حیض کے آنے سے یہ پتا چل جائے گا کہ یہ حاملہ نہیں ہے، $ اس کا نکاح ہوگا۔ اگر حیض نہیں * ہے تو * جائے گا یہ حاملہ ہے، حاملہ ہونے کی صورت میں وضع حمل کا انتظار کیا جائے گا پھر نکاح ہوگا۔

(۳) # مکہ میں مشرکین نے مسلمانوں کو * دہ پریشان کیا تو ان مسلمانوں کے لئے حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی اور کچھ مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے پھر وہ لوگ مکہ واپس آ گئے اور جو کوئی حبشہ ر H ہوگا وہ مدینہ واپس آ H ہوگا۔ کیو è مدینہ میں حالات ٹھیک ہو گئے تھے اور ا ِ حکومت بھی قائم ہو گئی تھی۔ ایسی

حا -- میں کوئی بھی مسلمان مرد عورت حبشہ میں رک کر کیا کرے گا حبشہ رکنے کا کوئی سوال ہی نہیں ۔ بیوہ کی عدت چار مہینہ دس دن ہوتی ہے اس عدت میں بیوہ سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

(۴) پہلی بیویوں کو طلاق نہ دینے اور دوسرا نکاح نہ کرنے کا حکم* پنچ ہجری میں آHا تھا، اس لئے اس حکم کے بعد نبیؐ نے نہ تو کوئی طلاق دی اور نہ ہی کوئی * نکاح کیا، اس لئے* پنچ ہجری کے بعد جو نکاح ہونے لکھے ہیں وہ محلÃ ہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ نکاح نہیں ہوئے تو قرآن کے حکم اور محمدؐ کی شان کے عین مطابق ہیں اس لئے حضرت صفیہ، حضرت میمونہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت جو یہ (سیرت النبی کامل، مرتبہ ابن ہشام، جلد نمبر ۲ درج) ۱۲ الغا$ ۲۳ -- یعنی ۱۲ عورتوں میں سے کسی عورت سے بھی آپؐ کا نکاح نہیں ہوا۔ ان ۱۲ کو 5 کر نبیؐ کی بیویوں کی کل تعداد ۲۳ -- ہو جاتی ہے، جو کہ ا-- نو د -- بہتان ہے۔

(۵) حضرت زM. B احد میں بیوہ ہوگئی تھیں، اس لئے ان کی عدت چار ماہ دس دن کے حساب سے ۴ھ صفر میں پوری ہوتی ہے، . # کہ ان کا نکاح حضورؐ سے ۳ھ میں لکھاH ہے۔ اس طرح ان کی عدت پوری نہیں ہوتی۔ دوسری روا$ میں ہے کہ ان کا نکاح ۳ھ ربیع الثانی میں لکھاH ہے۔ . # کہ اس وقت یہ بیوہ بھی نہیں ہوئی تھیں۔ اس تضاد کے ہوتے ہوئے یہ نکاح بھی محلÃ ہے۔

(۶) حضرت جو یہ اور حضرت صفیہ کا نکاح ا فتار ہونے کے چند دن کے بعد ہی ہو* لکھاH ہے، . # کہ* قاعدہ ا n اء کے لئے ا-- ماہ سے* دہ وقت درکار ہوگا، اور محمدؐ خود اس قانون کی خلاف ورزی نہیں کر h تھے اس لئے یہ نکاح بھی نہیں ہوئے۔ دوسری* ت غور طلب یہ ہے کہ حضرت صفیہ کا نکاح ۷ھ میں لکھا H ہے، جو کہ قرآن میں درج حکم کی خلاف ورزی ہے۔

(۷) حضرت ام حبیبہ کا نکاح ۶ھ* ۷ھ میں لکھاH ہے، اور ام حبیبہ کو حبشہ میں مقیم لکھا ہے۔ مسلمان مہا . حبشہ سے مکہ* مدینہ میں آگئے پھر ام حبیبہ کس کے ساتھ اور کیوں حبشہ میں ٹھہری رہیں؟ اور نکاح بھی حبشہ میں ہی لکھاH ہے (کیا محمدؐ اور ام حبیبہ میں اتنا صبر نہ تھا کہ ام حبیبہ مدینہ میں آجاتیں؟) اور شاہ حبشہ ان کے نکاح اور مہر وغیرہ کا انتظام کر* ہے اور ولی بھی وہاں ہی بنا* جا* ہے۔ اور * . توں سے صرفÃ کرتے ہوئے بھی یہ نکاح قابل قبول نہیں ہوسکتا کیوں کہ یہ ۶ھ* ۷ھ میں لکھاH ہے، جو کہ حکم قرآن کے خلاف ہے۔

ان دلیلوں کے ہوتے ہوئے اور نبیؐ کے مقام پرÃ ر p ہوئے یہ ماننا پڑے گا کہ جن نکاحوں پر

میں نے اعتراض کیا ہے وہ ہوئے ہی نہیں۔ ان کو نکاح تسلیم کر8 محمدؐ کی شان کو داغ دار کرنے کے مترادف ہے۔ قرآن کے مقابلہ میں کسی روا$ کو صحیح تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ ایسی صورت میں یہ تسلیم کرنے کے علاوہ چارہ نہیں کہ یہاں راوی سے بھول ہوئی* کسی منافق نے نبیؐ کی شان کو داغ دار کرنے کے لئے* پ ک صاف * پانی میں گندہ* پانی 5* اور ہم نے آنکھیں بند کر کے ان کو مان بھی لیا۔ ا« ف کا تقاضا ہے کہ ان غلط ر* یت کو الگ کر* جائے اور جو صحیح ہے صرف اس کو ہی د* کے سامنے* جائے۔ جس سے مشرکین کو الزام لگانے کی ہمت نہ ہو۔

سوال یہ کہ سورۃ ا اب کس سنہ میں* زل ہوئی؟ اس کے* رے میں تین مفتیوں کا فتویٰ حاضر : مت ہے۔ 5 حظہ کریں:

محترمی و) می مفتی صا # ، شعبہء C ت، علیگڑھ مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ

السلام علیکم، اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ مزاج ا امی بخیر و عافیت ہونگے۔ درخوا -- ا ارہوں کہ مندرجہ ذیل سوالات کے جو* ت ارسال فرما کر شکریہ کا موقع عنا$ فرما N ۔

(۱) سورۃ ا اب کس سنہ ہجری میں* زل ہوئی؟ یا ا-- ساتھ مکمل* زل ہوئی* . ء . * زل ہوئی؟

(۲) + (کی تعریف کیا ہے* عتی ا اپنی روش پر قائم رہتا ہے تو اس کا آ ی ا م کیا ہے؟

(۳) قرآن و L کی اصطلاح کے حقیقی معنیٰ کیا ہیں؟

طا . خیر

سکندر احمد کمال، نگلہ پٹواری پ. ولی روڈ، علیگڑھ

۷؍اگست ۲۰۰۷ء

یہی سوالات بلیر* گنج، جامعۃ الفلاح اعظم ا ڑھ، مبارک پور اعظم ا ڑھ، دارالعلوم دیوبند، دہلی مرا اہل حد$ اور شہر مفتی علی ا ڑھ کی : مت میں ارسال کئے گئے تھے۔ 1 افسوس! آج -- مبارک پور، مرا اہل حد$ اور دیوبند سے جواب نہیں * ۔ صرف شہر مفتی علی ا ڑھ، بلیر* گنج جامعۃ الفلاح اعظم ا ڑھ سے جو* ت آئے جو درج ذیل ہیں:

سورۃ ا اب ۵ھ میں غزوہ ا اب کے بعد* زل ہوئی۔ ڈاکٹر مفتی زاہد علی ا ڑھ، دارالافتاء۔ یہی جواب بلیر* گنج اعظم ا ڑھ اور شہر مفتی علی ا ڑھ نے بھی * یہ ہے۔

سورۃ ا ٰ اب ۵ھ میں*ٔ زل ہوگئی اور اس میں درج ہے کہ اے محمدؐ آج کے بعد نہ تو تم موجودہ بیویوں کو طلاق دے h ہو اور نہ ہی کوئی اور نکاح کر h ہو۔

مولا*ٔ محمود الحسن صا # کے ترجمہ پ تفسیر n احمد عثمانی صا # کی درج ہے وہ بھی 5 حظہ کر لیں: ف۲۰، ص ۵۶۶۔ یعنی جتنی قسمیں [illegible]'' میں فرمادیں، اس سے *ٔ یدہ حلال نہیں۔ اور جواب موجود ہیں، ان کو+ لنا حلال نہیں یعنی یہ کہ ان میں سے کسی کو اس لئے چھوڑ دو کہ دوسری اس کی جگہ کرلاؤ۔ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے روا$ ہے کہ یہ مما Æ آ ٰ کو موقوف ہوگئی۔ 1 واقعہ یہ ہے کہ آپ نے نہ اس کے بعد کوئی نکاح کیا نہ ان میں سے کسی کو+ لا۔ آپؐ کی وفات کے وقت ۔ ازواج. ا. موجود رہیں۔ تفسیر میں ہے کہ بعد کو یہ مما Æ موقوف ہوگئی، 1 قرآن میں کہیں بھی کوئی آ$ درج نہیں کہ یہ مما Æ موقوف ہوگئی اور تفسیر میں ہی یہ لکھا ہے کہ آپؐ نے اس مما Æ کے بعد کوئی نکاح نہیں کیا، تو پھر لکھنے والوں نے یہ کیوں لکھا کہ چھ ہجری اور سات ہجری میں فلاں فلاں نکاح ہوا۔ اس طرح ہر*. ت میں تضاد ہے اور تضاد وال*. ت سو فیصد غلط ہی ہوتی ہے۔

اب ا- سوال*. قی رہ جا* ہے کہ قرآن میں درج حکم عام حا - میں ا- بیوی کو کہا H ہے، آپؐ کے نکاح میں بیک وقت چار بیو*ں کیوں تھیں؟ جبکہ چار کا حکم ہنگامی حالات کے لئے ہے۔

جواب یہ ہے کہ حضرت : یجہؓ کے انتقال کے بعد کوئی بیوی آپؐ کے نکاح میں نہ تھیں۔ آپؐ کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، ان کی پ ورش کا مسئلہ تھا اس لئے ۱۰/t ی میں حضرت سودہؓ سے نکاح کیا، جن سے چھوٹے بچوں کی پ ورش ہو سکے۔ کیوè محمدؐ کو رسا - کا کام ا م دینا تھا، وہ ہر وقت گھر پ نہیں رہ h تھے۔ دوسرا نکاح حضرت عائشہؓ سے اس لئے کیا کہ آپؐ نے اس نکاح سے پہلے کسی کنواری سے نکاح نہیں کیا تھا۔ اَ آپؐ کنواری سے نکاح نہ کرتے تو امت بھی کنواری سے نکاح کو خلاف L تسلیم کرتے ہوئے، کنواری سے نکاح میں کرا : کرتی۔ اس کے بعد ا- نکاح حضرت حفصہؓ جو حضرت عمرؓ کی لڑکی تھیں، ان سے کیا۔ اس نکاح کے بعد آپؐ کی +ٔ ہ بیویوں کی کی تعداد تین ہوگئی، اس کے بعد ا- نکاح نM. Mؓ حبش سے ہوا۔ اس نکاح کے کرنے سے آپؐ کی +ٔ ہ بیویوں کی تعداد چار ہوگئی (۵ھ)۔ یہ نکاح اس لئے کر* ضروری ہا H تھا کیوè حضرت نMؓ جس شخص کے نکاح میں تھیں اس کو لوگ +ٔ بن محمدؐ کہنے لگے تھے. # قرآن میں اللہ نے اس روا$ کو غلط بتا* کہ ''متبنیٰ C نہیں ہو* ، یہ جاہلانہ چلن ہے'' زمانہ جاہلیت میں متبنیٰ کی مطلقہ* بیوہ عورت

سے وہ آدمی نکاح نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے محمدؐ کو اس رسم+ کو ختم کرنے کے لئے یہ نکاح کر* پ ڑا۔ کیوè آپؐ آ ٰ ی نبی تھے، اَ آپؐ اس نکاح کو نہ کرتے تو یہ رسم+ بعد میں بھی الجھنیں پیدا کرتی۔ آپؐ کے نکاح کرنے سے یہ رسم+ ختم ہوگئی۔

ان* پ نچ کے علاوہ اور کوئی نکاح محمدؐ نے نہیں کیا، اور نہ ہی اللہ کے حکم کے مطابق گنجائش تھی۔ اس لئے پوری +ٔ گی میں آپؐ کے* پ نچ نکاح ہوئے، ا- کا انتقال ہا H تھا ان کے انتقال کے بعد آپؐ کے نکاح میں چار بیو*ں آگئیں۔ اس لئے آپؐ کے نکاح میں +ٔ ہ بیویوں کی تعداد چار (۴) سے *ٔ یدہ* $. نہیں ہوتی ہے۔ جو حقیقت بھی ہے کہ آپؐ کے انتقال کے وقت چار بیو*ں تھیں۔

احکام وراثت اور وصیت

اللہ نے اپنے کلام* پ ک میں ت کہ کی تقسیم کے. ڑے واضح احکام دئے ہیں۔ یہ احکام اس لئے ہی ہیں کہ ان پ عمل کیا جائے 1 دیکھنے میں یہ* ہے کہ ان پ عمل بہت ہی کم کیا جا* ہے۔ نہ ہونے کے. ا. ، اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اکثر عوام ان قوا 2 سے واقف نہیں ہیں۔ اس لاعلمی کی وجہ یہ ہے کہ عالموں نے ان سے عام مسلمانوں کو واقف کرانے کا اہتمام نہیں کیا اور حد تو یہ ہے کہ قرآن کو ت جمہ سے پ ڑھنے کو بھی ا کیا جا* ہے۔ اور اَ کوئی پ ڑھنا بھی چاہتا ہے تو وضو کی شرط لگا رکھی ہے کہ بغیر وضو کے قرآن کو چھو* پ ڑھنا غلط ہے۔ اس لئے عوام کی Ã ان احکام پ نہیں پ ڑتی، ویسے قرآن کی تلاوت تو بہت ہوتی ہے 1 وہ صرف عربی متن - محدود رہتی ہے، ت جمہ سے نہیں پ ڑھا جا* ہے۔ یہ تو رہا عوام کا حال، 1 جو عالم اور قرآن داں ہیں وہ بھی ان احکامِ ورا$ پ بہت کم عمل کرتے ہیں۔ اس لاعلمی کو دور کرنے کے لئے میں ان احکام کو لکھ رہا ہوں، اس امید پ کہ ہر خاص و عام ان سے فا+ ہ اٹھا N اور عمل کر کے اللہ کی رضا حاصل کریں۔ پہلے وہ* یت لکھ رہا ہوں جن میں یہ ذکر ہے کہ کس کو کتنا ملے گا۔ اس کے بعد پھر ہر ا- کو الگ سے لکھا جائے گا۔ جن کو پ ڑھ کر عام قاری بھی جان لے گا کہ کس کو کتنا ملے گا۔

☆ سورۃ K ء (۴) آ$ ۷۔ مردوں کے لئے اس مال میں حصہ ہے جو ماں*. پ اور قر R رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے، جو ماں*. پ اور قر R رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، خواہ تھوڑا ہو* یا بہت، اور یہ حصے اللہ کی طرف سے مقرر ہیں۔

سورۃ K ء۔آ $ ٨۔اور # تقسیم کے وقت قر R رشتہ دار کنبہ کے لوگ اور یتیم اور مسکین آ N تو
اس مال میں سے ان کو کچھ دو اور ان کے ساتھ اچھی * ت کرو۔

سورۃ K ء۔آ $ ١١۔اللہ تمہاری اولاد کے * رے میں تم کو وصیت کر* ہے مرد کا حصہ دو عورتوں کے
. ا. ہے۔ پھر اگ اولادِ میت صرف لڑکیاں ہی ہوں دو سے * دہ تو کل * کے میں ان کا دو تہائی ہے، اور اگ بیٹی
ا- ہو تو اس کا آدھا حصہ ہے اور میت کے ما* پ کا یعنی دونوں میں سے ہر ا- کا * کہ میں چھٹا حصہ ہے
اگ اس کے اولاد ہو۔ اگ اولاد نہ ہو اور صرف ما* پ ہی اس کے وارث ہوں تو ٣/١ ماں کا حصہ ہے اور ٣/٢
* پ کا، پھر اگ میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ او * پ کا بھی چھٹا حصہ (اور یہ تقسیم * کہ میت
کی) وصیت (کی تکمیل) کے بعد جو اس نے کی ہو * قرض کے ادا ہونے کے بعد ہو جو اس کے ذمہ ہو عمل میں
آئے گی تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے * پ داداؤں اور بیٹوں، پوتوں میں سے فا+ ہ کے لحاظ سے کون تم سے * دہ
قری$ ہے یہ حصے اللہ کے مقرر کئے ہوئے ہیں، اور اللہ . کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

سورۃ K ء۔آ $ ١٢۔اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں، اگ ان کے اولاد نہ ہو تو اس میں سے
نصف حصہ تمہارا ہے۔ اور اگ اولاد ہو تو * کہ میں تمہارا حصہ چوتھائی (لیکن یہ تقسیم) وصیت (کی تکمیل) کے
بعد جو انہوں نے کی ہو * قرض کے (ادا ہونے کے بعد جو ان کے ذمہ ہو، کی جائے گی) اور جو مال تم چھوڑ مرو،
اگ تمہاری اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا اس میں چوتھا حصہ ہے۔ اور اگ اولاد ہو تو ان کا آٹھواں حصہ ہے (یہ
حصہ) تمہاری وصیت (کی تکمیل) کے بعد جو تم نے کی ہو اور (ادائے) قرض کے بعد تقسیم کئے جا N گے اور
اگ متوفی کلالہ مرد ہو کہ (اس کے مرنے پ) اس کا وارث کیا جا* ہے (اس کی اولاد کو * وہ کلالہ عورت ہو (تو
اس کا وارث کیا جا* ہے اس کی اولاد کو) اور ان کا ا- بھا* ا- بہن ہو تو ان میں سے ہر ا- کا چھٹا حصہ
ہے۔ اور اگ * دہ ہوں اس سے تو . ا- تہائی میں شر- ہوں گے (یہ حصہ بھی) بعد ادائے وصیت و قرض
کے اگ ان سے میت نے کسی کو نقصان نہ کیا ہو (تقسیم کئے جا N گے) یہ اللہ کا فرمان ہے اور اللہ نہا$ علم والا
نہا$ رحم والا ہے۔

سورۃ K ء۔آ $ ١٣۔تمام احکام اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری
کرے گا اللہ اس کو * غوں میں داخل کرے گا، جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور
یہ * ی کامیابی ہے۔

سورۃ K ء۔آ $ ١٤۔اور جو اللہ اور اس کے رسول کی * فرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے نکل
جائے گا اس کو اللہ دوزخ میں ڈالے گا، جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذ - کا عذاب ہوگا۔

سورۃ K ء۔آ $ ٣٣۔ما* پ * قرا$ دار جو چھوڑ مریں تو (حق داروں میں تقسیم کر دو کہ) ہم
نے ہر ا- کے حقدار مقرر کر دیے ہیں۔ اور جن لوگوں سے تم عہد کر چکے ہو ان کو بھی ان کا حصہ دو، بے شک
اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

سورۃ K ء۔آ $ ١٧٦۔(اے رسول!) لوگ تم سے کلالہ کے * رے میں حکم د* فت کریں گے،
کہہ دینا کہ اللہ کلالہ کے * رے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگ کوئی ایسا مرد مر جائے کہ اس کے اولاد نہ ہو اور اس کے
بہن ہو تو اس کو بھائی کے * کہ میں آدھا حصہ ملے گا، اور اگ بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے تمام
مال کا وارث بھائی ہوگا (جو بچے گا) اور اگ دو بہنیں ہوں تو دونوں کو بھائی کے * کہ میں سے دو تہائی اور اگ بھائی
بہن مرد اور عورتیں ملے جلے ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے . ا. ہے۔ اللہ تم سے اس لئے بیان کر*
ہے کہ تم . y نہ پھرو، اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

☆ سورۃ ا آ ل (٨) آ $ ٧٥۔اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ
ہو کر جہاد کرتے رہے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں اور رشتے دار اللہ کے حکم کے مطابق ا- دوسرے کے * دہ حق
دار ہیں کچھ شک نہیں کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

☆ سورۃ ا اب (٣٣) آ $ ٦۔اللہ کا نبی ایمان والوں کے لئے ان کی جانوں سے * دہ مقدم
(اور حق دار) ہے اور اس کی * یں (احترام کے لحاظ سے) ان کی ما N ہیں (لیکن جہاں -- ورا$ کا تعلق
ہے) اللہ کی کتاب کے (احکام کے) مطابق رشتہ دار عام مسلمانوں اور مہا . وں سے * دہ حق دار ہیں۔ 1 یہ
کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ سلوک کر* چاہو (تو کر h ہو) یہ حکم اللہ کی کتاب (یعنی قرآن میں) لکھ * H
ہے۔

ورا$ کے * رے میں * یت لکھ دیں ہیں جن میں * کہ تقسیم کے حصہ مقرر کر دئے گئے ہیں اور
* کید کی ہے کہ ان پ عمل کر* ۔ ذیل میں ہر ا- کا حصہ الگ الگ لکھا جا رہا ہے۔

ا۔ مرد کا حصہ دو عورتوں کے . ا. ہے۔ (١١:٤)

٢۔ اگ میت کی لڑکیاں دو سے * دہ ہوں تو * کہ میں دو تہائی کی وارث ہوں گی۔ (١١:٤)

۳۔ اَ ا۔ ہی لڑکی ہوتو نصف کی وارث ہوگی۔(۱۱:۴)

۴۔ اوروالدین میں سے ہرا۔ کا حصہ چھٹا ہوگا، بشرط یہ کہ میت کی کوئی اولاد ہو۔(۱۱:۴)

۵۔ اوراَ اس کے کوئی اولاد نہ ہوتو ماں کا حصہ تہائی ہوگا او*.پ کا دوتہائی۔(۱۱:۴)

۶۔ اوراَ میت کے کئی بھائی ہوں تو پھراس کے ماں*.پ دونوں کا چھٹا حصہ ہے۔(۱۱:۴)

۷۔ بیوی کے مرنےپ اس کے مال میں سے آدھا شوہر کا ہوگا اَ کوئی اولاد نہ ہو۔(۱۲:۴)

۸۔ اوراَ اولاد ہوتو شوہر کو قرض ووصیت کی ادائیگی کے بعد چوتھائی حصہ ملے گا۔(۱۲:۴)

۹۔ اوراَ شوہر کہ چھوڑے اوراولاد نہ ہوتو بیوی کو چوتھائی حصہ ملے گا۔(۱۲:۴)

۱۰۔ اوراَ اولاد ہےتو وصیت اورقرض کی ادائیگی کے بعد بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا۔(۱۲:۴)

۱۱۔ کلالہ مرد* عورت کے مرنےپ ا۔ بھائی* بہن ہوتو ان میں سے ہرا۔ کو چھٹا حصہ ملے گا اَ ہواس کے کوئی وارث، اور یہاں وارث کوئی ہے(لفظ) جوحقیقی ہے بٹا ہوا نہیں ہے۔(۱۲:۴)

۱۲۔ اوراَ ا۔ سے* دہ ہوں تو ا۔ تہائی میں . شر۔ ہیں(قرض ووصیت کی ادائیگی کے بعد)۔(۱۲:۴)

۱۳۔ اَ کوئی کلالہ(اس حا۔ میں) مرجائے کہ اس کی کوئی اولاد نہ ہواوراس کی کوئی بہن ہوتو اسے نصف حصہ ملے گا۔(۱۷۶:۴)

۱۴۔ اوراَ یہ بہن مرجائے اوراس کے کوئی اولاد نہ ہوتو یہ بھائی اس کا وارث ہوگا۔(۱۷۶:۴)

۱۵۔ اوراَ کلالہ کی دو بہن ہوں تو انہیں دوتہائی ملے گا۔(۱۷۶:۴)

۱۶۔ اوراَ کلالہ کے بہن بھائی ملے جلے ہوں تو مرد کو دوعورتوں کے.إ. حصہ ملے گا۔(۱۷۶:۴)

یہ تقسیم قرض ووصیت کی ادائیگی کے بعد ہوگی۔ یہ ر کے میں حصے۔

وصیت کے*. رے میں کیا حکم ہے؟ 5حظہ کریں:

وصیت

☆ سورۃ بقرۃ(۲) آ.$ ۱۸۰۔مسلمانوں تمپ فرض کیاHَ ہے کہ. # تم میں سے کوئی شخص محسوس

کرے کہ موت کا وقت قر$ آHَ ہے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہوتو والدین اوررشتہ داروں کے لئے (اَ وہ واقعی ضرورت مند ہوں، دوسرے حصہ داروں کے مقابلہ میں تو) معروف طر i سے وصیت کرے یہ حق ہے متقی لوگوںپ۔

سورۃ بقرہ۔آ.$ ۲۴۰۔اَ خا+ مرجائے تو وہ اپنی بیوی کے لئے ا۔ سال-- چ اور رہائش کے لئے وصیت کر جائے۔

☆ سورۃ المائ+ ہ(۵)۱۰۶۔مسلمانو!. # تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور وہ وصیت کر* چاہے تو اپنے میں سے دومعتبر آدمی گواہ بنائے جا N ،اوراَ تم سفر میں ہواور تمپ موت کی مصیبت آجائے تو غیر علاقہ کے دوگواہ بنائے جا N ، پھراَ تمہیں ان غیر علاقہ کے آدمیوں کی سچائی میں کچھ شکپ جائے تو انہیں لاز کے بعد (مسجد میں) روک لو۔وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہم کسی ذاتی فا+ ہ کے لئے اپنی گواہی کا کچھ بھی+ لہ نہیں لیں گے، چاہے ہمارا رشتہ دار ہی ہو۔اورنہ ہم اللہ کی شہادت کو چھپا N گے۔اَ ایسا کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔

☆ سورۃ بقرہ(۲)۱۸۱۔پھر جنہوں نے وصیت سنی اور بعد میں اسے+ ل ڈالا تو اس کاH ہ ان+ لنے والوںپ ہوگا۔اللہ . کچھ7 اور جا{ ہے۔

سورۃ بقرہ۔آ.$ ۱۸۲۔البتہ جس کو یہ+ یشہ ہو کہ وصیت کرنے والے نے دانستہ* قصداً حق کی ہے اور پھر معاملے سے تعلق ر p والوں کے درمیان وہ اصلاح کرے تو اسپ کچھH ہ نہیں ہے۔اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

تقسیم ورا$ ،ادائے قرض وادائے وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ یہ اللہ کا حکم ہے اسپ عمل کر* ضروری ہے۔لیکن ہمارے یہاں ا۔ آ$ ،جس میں وصیت کا حکم ہے اس کو منسوخ بتا* ہے اور اس کے ثبوت میں ا۔ حد$ پیش کی جاتی ہے جس میں کہاHَ ہے کہ ''وارث کے لئے وصیت نہیں''

دیکھا جائے کہ سورۃ بقرہ آ.$ ۱۸۰میں معروف طر i سے وصیت کرنے کا حکم ہے۔ یہ حکم کیوں ہے اَ کوئی آدمی + گی میں اپنے خا+ ان کے حالات کو دیکھ کر اس آ$ کے تحت معروف طر i سے وصیت کر* ہے تو مرنے کے بعد اس کے وصیت کے مطابق تقسیم ہوگی۔اوراَ اس نے جان لیا کہ میرے مرنے کے بعد میرے خا+ ان میں وصیت نہ کرنے سے کسی کی حق نہ ہوگی تو وصیت کر* ضروری نہیں ہے۔مرنے کے

بعد اس کا مال سورۃ K ء کی * یت ۱۱، ۱۲ اور ۱۷۶ کے مطابق تقسیم ہوگا۔ اس طرح کوئی بھی آ $ * ئو سخ ہے نہ منسوخ۔

مثلاً حامد کے چار لڑکے ہیں، تین لڑکے * لغ ہو گئے ہیں، پڑھ لکھ کر شادی ہوگئی۔ کاروبار میں * پ نے خود کفیل کر دی 1ا ۔ لڑکا چھوٹا ہے۔ اس کے لئے ابھی کچھ نہیں ہوا۔ ایسی حالت میں اگر حامد کا انتقال ہو جائے تو اس کا مال سورۃ K ء کی * یت ۱۱، ۱۲ اور ۱۷۶ کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا یعنی ہر بھائی کو ا۔ ۱۔ 1۔ اس تقسیم سے چھوٹا لڑکا نقصان میں رہا۔ اس لئے اس چھوٹے لڑکے کو نقصان سے بچانا ضروری ہو جاتا ہے کہ حامد + ازہ کرے اور حساب لگا کر چھوٹے لڑکے کے لئے ا ۔ وصیت کر جائے جس سے حامد کے انتقال کے بعد چھوٹا لڑکا نقصان میں نہ رہے۔ یہ ہے اس آ $ کا مطلب۔ جس کو سمجھی میں منسوخ مان لیا H ہے 1۔ قرآن کی کوئی آ $ منسوخ نہیں ہے۔ سورۃ K ء کی * یت ۱۱، ۱۲ میں وصیت پوری کرنے کا حکم ہے اور ضروری قرار H ہے پھر سورۃ بقرہ کی آ $ ۱۸۰ منسوخ کیسے ہے؟

قرآن میں کوئی آ $ منسوخ نہیں ہے۔ ہر آ $ میں درج قانون کی * بندی ضروری ہے۔ اس لئے ضرورت کے مطابق وصیت کرنی ضروری ہے، جس سے کسی کا نقصان نہ ہو اور کسی کا حق نہ مارا جائے۔

یتیم اور اس کے ساتھ سلوک

رائج الوقت مسلم فقہ بھی یتیم کے ساتھ ظلم F ہے۔ مثلاً ا ۔ آدمی سا ہے۔ اس کے دو لڑکے ہیں۔ اور دونوں لڑکوں کے اولاد ہے۔ سا کی + گی میں ا ۔ لڑکے کا انتقال ہو جاتا ہے، تو مسلم فقہ میں درج قانون سے سا کی جا + اد میں فوت شدہ لڑکے کی اولاد کو کچھ نہیں ملتا، سا کی جا + اد پوری کی پوری سا کے + ہ لڑکے کو + ی جاتی ہے۔ اس * رے میں قرآن اور عقل کا کیا تقاضہ ہے؟ اس کو دیکھا جائے:

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۸۔ اور # تقسیم کے وقت قر R کنبہ کے لوگ اور یتیم اور مسکین آ N تو اس مال میں سے ان کو کچھ دے دو اور ان کے ساتھ اچھی * ت کرو۔

سورۃ K ء۔ آ $ ۹۔ لوگوں کو اس * ت کا خیال کر کے ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس اولاد چھوڑتے تو مرتے وقت انہیں اپنے بچوں کے حق میں کیسے کچھ + یشے ہوتے۔ پس چاہئے کہ وہ اللہ کا خوف کریں اور جچی تلی * ت کہا کریں۔

سورۃ K ء۔ آ $ ۱۰۔ بے شک جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھا N گے در حقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھریں گے۔ اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھو ê جا N گے۔

☆ سورۃ بقرہ (۲) ۸۳۔ اور # ہم نے بنی اسرا L سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں * پ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۲۰۔ (غور کرو) د * اور آ ت میں تم، تم سے یتیموں کے * رے میں د * یافت کریں گے، کہہ دینا کہ ان کی اصلاح بہت ضروری اور اچھا کام ہے۔

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۳۶۔ اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شر ۔ نہ بناؤ اور ماں * پ، قرا $ داروں، یتیموں محتاجوں، رشتہ داروں، ہم سایوں، اجنبی ہم سایوں، اور رفقائے پہلو، مسافروں اور جو لوگ تمہارے نو نگیں ہوں کے ساتھ احسان کرو۔ اور اللہ تکبر کرنے والوں اور بڑائی مارنے والوں کو دو ۔ نہیں ر r ۔

سورۃ K ء۔ آ $ ۱۲۷۔ وہ ان یتیم عورتوں کے * رے میں جن کو تم ان کا حق تو دیتے نہیں اور خواہش ر p ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کرو۔ اور بے بس بچوں کے * رے میں یہ بھی حکم دیتا ہے کہ یتیموں کے * رے میں ا « ف پر قائم رہو۔ اور جو بھلائی تم کروگے، اللہ اس کو جا { ہے۔

☆ سورۃ الاÅم (۶) آ $ ۱۵۳۔ اور یتیم کے مال کے * س نہ جانا، 1 اچھے طر j سے۔ یہاں -- کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے * رے میں ضروری سوال ہوگا۔

☆ سورۃ الفجر (۸۹) آ $ ۱۷۔ سنو! تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے۔

سورۃ الفجر۔ آ $ ۱۸۔ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔

سورۃ الفجر۔ آ $ ۱۹۔ اور میراث کے مال کو سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

سورۃ الفجر۔ آ $ ۲۰۔ اور مال کو بہت عزیز ر p ہو۔

☆ سورۃ الضحیٰ (۹۳) آ $ ۶۔ بھلا اس نے تم کو یتیم * کر جگہ نہیں دی؟

سورۃ الضحیٰ۔ آ $ ۷۔ اور تمہیں حق کی تلاش میں * * تو سیدھا راستہ دکھا * ۔

سورۃ الضحیٰ۔ آ $ ۸۔ اور آپ کو شریعت کا حا # مند * * تو غنی کر دی۔ شریعت دے کر جو دین نہیں جا { وہ بھی یتیم ہے۔

سورۃ الضحیٰ۔آ$ ۹۔تو تم بھی یتیم پ ستم نہ کر*۔

مندرجہ* بالا* آیت قرآن میں یتیم کے* بارے میں وضا # کے ساتھ درج ہے کہ ان کا مال ان کو ملنا ہے،ان -- پہنچادو۔اگر ایسا نہیں کروگے تو دوزخ کی آگ میں جانے کے لئے تیار رہو۔

لیکن* معلوم وجوہات سے یتیم کواس کے حق سے محروم کر* دیH ہے۔یعنی یتیم پوتے کواس کے دادا کے مرنے پ اس حق سے محروم کر* دی ہے جواس یتیم پوتے کے* باپ کے + ہ ہونے پ دادا کے مرنے کے بعد *باپ کو ملتا۔مثلاً سا. کے دولڑکے ہیں اور دونوں لڑکوں کے اولاد ہے۔سا. کی + گی میں ا - لڑکے کا انتقال ہوجا* ہے،اور اس نے اپنا ا - لڑکا چھوڑا۔سا. کے اس لڑکے کی موت کے کچھ دنوں کے بعد سا. کا انتقال ہوجا* ہے تو مسلم فقہ میں درج قانون سے سا. کی جا+ اد میں فوت شدہ لڑکے کی اولاد یعنی اس کے پوتے کو کچھ نہیں ملتا،سا. کی جا+ اد پوری کی پوری سا. کے + ہ لڑکے کو +ی جاتی ہے۔1 دوسرا پہلو ا - یہ بھی ہے کہ اگر سا. کی + گی میں سا. کا وہ یتیم پو* فوت ہو* ہے تو اس یتیم پوتے کے* کہ میں سے* باپ کا چھٹا حصہ،دادا یعنی سا. کو* دیا جا* طے ہے۔دلیل یہی دی جاتی ہے کہ اس یتیم پوتے کا* باپ + ہ نہیں ہے،اس لئے *باپ کی جگہ دادا یعنی سا. کا حق * ہے،اور یہ مسئلہ قائم مقامی *تاH جو کہ ٹھیک ہے،یعنی دادا پوتے کے درمیان ا - حجاب پوتے کے* باپ کا تھا،وہ حجاب* باپ کے مرنے کے بعد ختم ہH اور پوتے کے* باپ کی جگہ دادا آH ۔1 یہ قاعدہ یتیم پوتے کے* بارے میں لاگو نہیں ہو* ؟

.# سا. کا لڑکا فوت ہH اور فوت شدہ لڑکے نے اپنا ا - لڑکا چھوڑا تو سا. کے Wبیٹا کا حجاب جو پوتے اور دادا کے درمیان تھا ختم ہH اور وہ یتیم پو* اپنے* باپ کی جگہ پ قائم ہوکر دادا کی جا+ اد میں اس حصہ کا حق دار ہH جو اس کے* باپ کو ملنا تھا،یہ اللہ کا حکم ہے۔اس کو تو* بہت بڑا ظلم ہے۔دادا کی جا+ اد میں اگر پوتے کو حق * دیا جا* ہے تو یہ اس پ رحم نہیں ہے بلکہ یہ اس کا حق ہے جو اللہ نے مقرر کیا ہے۔جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

بہت سے آدمی اس یتیم پوتے پ ترس کھا کر وصیت کا ذکر کرتے ہیں کہ ایسے معاملہ میں دادا،یتیم پوتے کے حق میں وصیت کردے۔لیکن یہ رائے ا - طرح سے اللہ کے قانون سے ا اف ہے۔اللہ نے اس کا حق مقرر کیا ہے اور Kن اس حق کو ختم کررہا ہے۔اپنی طرف سے * قانون بنا کر۔ .# کہ اس آدمی کا جو وارث ہے عام حا - میں اس کو وصیت نہیں کی جاسکتی۔جس کو محمدؐ نے اپنے الفاظ میں ادا کیا ہے ''وار$ کو

وصیت نہیں''

دادا* باپ کی جگہ کیسے* ؟اس کے* بارے میں حد$ رسول پیش ہے:

☆ بخاری عربی اردو،جلد دوم،ص ۳۷۸،حد$ ۸۵۸۔حضرت عبداللہ بن ابوملیکہ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے لئے لکھا ہے کہ دادا کی میراث کا حکم بتا* جائے۔انہوں نے جواب دی* کہ جن ہستی کے* بارے میں رسولؐ نے فرما* ہے کہ اگر اس امت میں کسی کو خلیل بنا* تو انہیں کو خلیل بنا* یعنی ابو بکر کو انہوں نے دادا کو* باپ کے درجہ میں رکھا ہے یعنی حضرت ابوبکر نے۔

☆ ا - دوسری کتاب کا حوالہ* راما* باب اجتہاد،ص ۱۹۳:۱۹۴۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسولؓ سے بہتر لوگ نہیں دیکھے،انہوں نے آنحضورؐ سے کل تیرہ مسائل پوچھے۔آپؐ سے غیر مفید سوالات نہیں کرتے تھے۔بلکہ D ضرورت استفسار کرتے،آپؐ اس کا جواب دیتے تھے۔مقدمات آپؐ کی : مت میں آتے تو آپؐ ان پ فیصلہ فرمادیتے تھے۔لوگوں کو اچھے کام کرتے دیکھتے،تو ہمت افزائی فرماتے۔.#* شائستہ عمل دیکھتے تو* پسند فرماتے۔حضرت عمرؓ وابوبکرؓ کو .# کسی مسئلہ کے* بارے میں احاد$ معلوم نہ ہوتیں تو اور لوگوں سے سوال کر e ۔صحابہ کرامؓ کو* بالخصوص اسی لئے جمع فرماتے۔حضرت ابوبکرؓ سے ا - مرتبہ دادی (. ہ) کی میراث پوچھی گئی۔فرما* کہ اس سلسلے میں میں نے کوئی حد$ آنحضرتؐ سے نہیں سنی۔پھر ظہر کی Ú زادا کر کے فرما* کہ تم لوگوں میں سے کسی کو . ہ کی میراث کے متعلق کوئی حد$ معلوم ہے؟ حضرت مغیرہؓ نے عرض کیا ''مجھے معلوم ہے''۔فرما* ''کس قدر''۔عرض کیا ''چھٹا حصہ''۔پوچھا ''اور کسی کو معلوم ہے''تو محمد بن سلمیٰؓ نے اس کی تصدیق کی۔اور حضرت ابوبکرؓ نے چھٹا حصہ دلوا* ۔اس طرح حضرت عمرؓ کا عمل بھی رہا۔

حد$ اور کتاب کے حوالہ میں فرق ہے۔ابوبکرؓ کے* بارے میں محمدؐ کو علم تھا کہ دادا کو* باپ کی جگہ ما... ہیں۔ایسے ہی دادی کو۔1* راامام کے حوالے میں یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اس* بارے میں نہیں جا... تھے۔دوسرے صحابہؓ سے معلوم کیا،$ چھٹا حصہ دلوا* ۔لیکن یہ تو* $. ہی ہے کہ دادا* باپ کی جگہ پ ہے۔ایسے ہی یتیم پو* بھی مرحوم* باپ کی جگہ پ آجا* ہے۔معاملہ ا. ب. ا. ہے۔دادا پوتے میں جو حجاب *باپ Wبیٹا کی وجہ سے ہو* ہے وہ وفات کے بعد ختم ہوجا* ہے۔اور دادا پو* آمنے سامنے آجاتے ہیں،جیسے *باپ Cبیٹا۔

, کہ میراث کس کا حق ہے۔اس کو طے کرنے کا حق صرف اللہ کو ہے، جو کر* ۔اور اس کی وضا #
اَ ضروری ہے تو وہ محمدﷺ کو کہ ہے، جو کر* ۔کسی مسئلہ کے رے میں قرآن کے خلاف اجماع عام سلف سے
خلف ۔ کا ا ۔ رائے ہو کوئی حجت نہیں بن سکتا ہے۔تقسیم میراث سے متعلق احکامات قرآنی کا مطالعہ کرنے
سے علم ہو ہے کہ رشتوں میں جو آمنے سامنے ہوتے ہیں، انہیں ا ۔ دوسرے کی میراث پہنچتی ہے۔قرآن
میں کہ کے اولین حقدار تقریباً آٹھ ہیں۔متوفی کے ماں پ، بیوی شوہر میں جو ہ ہوں، بیٹی W اور
بھائی بہن وغیرہ۔کسی کے مرنے اس کی چھوڑی میراث انہیں ان کے متعینہ حصوں کے مطابق دی جاتی ہے۔
W کے لئے کسر کی شکل میں کوئی حصہ مذکور نہیں ہے۔لیکن تنا کی شکل میں اسے مرنے والے کی بیٹی سے
H* طے ہے۔ہاں کلالہ کی حا میں بھائی بہن کو بھی حصہ ملتا ہے۔

یہ بھی اللہ نے قرآن میں بتا* ہے کہ میراث کا حق ا ۔ دوسرے کے لئے ہے۔مثلاً W اس کی
میراث N گے لیکن اَ پہلے C مرجائے تو W کی میراث میں پ کو اس کا حصہ* جائے گا۔ایسے ہی ماں
کا معاملہ ہے۔ایسے ہی بیوی اور شوہر کا معاملہ ہے۔میراث میں استحقاق دونوں جا$ فذ ہو ہے۔سورۃ
K ء(۴) کی آ$ ۱۷۶ میں کلالہ بھائی کی میراث میں اس کی بہن کا حق ہے تو کلالہ بہن کی میراث میں بھائی
کا حق ہے۔کسی کی حصہ داری یکطرفہ نہیں ہے۔

اسی لئے ت طے شدہ ہے کہ میراث میں کسی حقدار کی امیری، غر R یتیمی کا کوئی تعلق نہیں ہوا
کہ ، آمنے سامنے کے رشتہ دار ا ۔ دوسرے کی میراث میں اپنے طے شدہ حصہ* نے کا حق ر p ہیں۔اللہ
کے رسولؐ کا فرمان ہے کہ ا ۔ لمحہ کا غور و فکر ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔قرآن میں + ,فی القرآن کی
ہدا$ دی گئی ہے۔بلکہ یوں بھی فر H ہے کہ کیا ان لوگوں کے دلوں* لے لگے ہوئے ہیں جو قرآن میں
غور فکر نہیں کرتے (۴۷:۲۴)

میراث کے کچھ حقداروں کو طے کرنے میں غور فکر سے ہی کام لیا H ہے، ورنہ پ کے لئے جو
حصہ مقرر ہے وہ دادا کو نہ* جا ۔ ماں کے نہ ہونے ماں والا حصہ دادی نہ* تی۔اسی طرح C نہ ہونے کی
صورت میں W کا حصہ پوتوں کو پہنچتا ہے۔

قرآن وحد$ کی روشنی میں دادا پوتے کا جو حق $ ہو ہے اس کا یکطرفہ آ ذ کیا جا ہے یعنی
اَ یتیم مرے تو اس کی میراث میں دادا چھٹا حصہ* ئے گا لیکن اَ دادا پہلے مرجائے اور اس یتیم پوتے کا

کوئی** ، چچا + ہ ہو تو یتیم مرحوم کی میراث سے محروم رکھا جائے؟ یتیم پوتے کی میراث دادا کو حصہ دلانے
میں اس کے + ہ چچا*** لکل آڑے نہیں آتے۔کیوں یہ حق کا یکطرفہ آ ذ ہوا۔میراث کے ضمن میں اس
یکطرفہ آ ذ کی کوئی گنجائش Ã نہیں آتی۔دادا کا قرآن میں کوئی حصہ مقرر نہیں، وہ تو اپنے مرے W کا مقرر حصہ
** ہے۔یتیم پوتے کا یہ پ اپنے W کی میراث میں اپ پ کو حصہ دلا جائے 1 اپ پ کی میراث میں
اپنی اولاد کو حصہ* نے سے زر کھے؟ ایسا تو کوئی صحت مند اصول نہیں۔"]h†ÎŸ^Ê h†ÎŸ '' کے طور یتیم
اور دادا آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہو ۔یتیم پوتے کے + ہ چچا** اپنی
اولاد کے حجاب ہوتے ہیں۔اس لئے جس طرح پہلے سے مرے ہوئے آدمی کا حصہ لگا کر اس کے + پ
یعنی دادا کو دلا* جا ہے۔یعنی اس اصول "]h†ÎŸ^³Ê h†³ÎŸ '' سے اَ دادا پہلے مر جا ہے تو یتیم پوتوں کو
پہلے سے مرے ہوئے پ کا حصہ لگا کر اس کی اولاد میں تقسیم کیا جا ضروری ہے یہ معاملہ رحم و کرم کا نہیں ہے،
حق کا ہے۔یتیم پوتے کو دادا کی میراث سے محروم کہ ، یہ شرعی مسئلہ نہیں، بلکہ ا ۔ قیاسی ظالمانہ فیصلہ ہے۔جو
گھروں سے عدا ۔* فذ ` ہے۔شرع نے تو قرآن اور L کو معیار مقرر کیا ہے۔یتیم پوتے کی
محرومی کے لئے ان C دی ما: ات سے کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی اور اصحاب رسول بھی قرآن وطر i رسول
کی پیروی کرنے والے تھے ان سے بھی کوئی دلیل نہیں ملتی، اس لئے دادا کی میراث میں یتیم پوتے کے حق کی
بحث ہونی چاہئے۔نہ کہ اس کی یتیمی کا اظہار کر کے اس کے لئے رحم دلی کی بھیک طلب کی جائے یتیم کا جو حق
ہے اس کو وہ دلا* جائے۔یتیم پوتے کی میراث میں دادا کو جو کہ ملتا ہے وہ یتیم پوتے کے متوفی پ کا قائم
مقامی حصہ ہو ہے۔اس لئے اسے دادا کے علاوہ دادا کے کسی اور وارث کو نہیں* جا سکتا۔دادا بھی اَ + ہ نہ
ہوگا تو ساقط ہو جائے گا۔یہی اصول دادا کی جا G اد میں یتیم پوتے کے لئے مقرر ہے۔

شریعت کے مسائل و معا5 ت میں کتاب و L ، اجماع صحابہ کرامؓ سے صرف Ã کرتے ہوئے
اجماع عام سے متا ہو کر غیر معقول ت کو معقول کہنا منا ہے۔یہ کہنا بجا اور در ہے کہ بہرحال
اپ پ کے واسطے سے ہی دادا کے مال میں حقدار ہو سکتا ہے نہ کہ اہ را یتیم پوتے کا دادا بھی تو یتیم
پوتے کی میراث میں اپنا کوئی آزادانہ حصہ کا حقدار ہو ہی نہیں، وہی چھٹا حصہ جو اس کے پ کو ملتا پ کے
+ ہ نہ ہونے کی وجہ سے پ کا پ یعنی دادا* جا ہے۔یہ حق کی ت ہے۔اور قرآن کا یہی فیصلہ یتیم
پوتے کے لئے بھی ہے۔یتیم پوتے کی ورثہ کے لئے دادا کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ وصیت کا اختیار استعمال

کرتے ہوئے ان کے لئے مال کے ای- تہائی کے+ روصیت کی جائے۔ ایسا مشورہ دینے والے کئی فاش غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اول یہ کہ یتیم پوتے کو دادا کی میراث کے حصہ سے الگ رکھ کر اس کے مال کو غصب کرنے کی ترغیب دینے کا ہ مول ہیں۔ مثلاً سا۔ کے دولڑکے تھے ان دونوں کو آدھا آدھا ملتا، لیکن ای- لڑکا ہے اور اس کے ای- لڑکا ہے، تو پوتے کو اپنے باپ کا آدھا حصہ ملنا تھا۔ وصیت کرنے سے اس کو ای- تہائی ہی ملے گا باقی حصہ غصب ہوا۔

دوئم یتیم کا مال نہ کھانے کے احکام الٰہی کی ان دیکھی کر کے دوزخ میں داخل ہوتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ رسول کے فرمان کے مطابق کہ ''وارث کے حق میں عام حا- میں وصیت نہ کی جائے'' کے بر عکس خلاف اقدام کرتے ہیں۔ اگر سید ھا حق نہ دے کر وصیت ہی کرنی ہو تو حساب کے ساتھ وصیت ہو جس سے یتیم کو نقصان نہ ہو۔ # کہ اس وصیت کی ایسی حا- میں ضرورت ہی نہیں ہے۔ سرکار مدینہ کی یہ حد$ ہمہ وقت پیش Ã رہنی چاہئے کہ جس نے وارث کو میراث سے محروم کیا اللہ اس کو A کی میراث سے محروم کرے گا۔ حضورؐ کی یہ حد$ قیاس کے سارے دروازے بند کرتے ہوئے فی القرآن کی دعوت دیتی ہے۔ آخر میں یہ عرض ہے کہ اب- یتیم کے ساتھ جو ظلم ہو آ رہا ہے، اس کو بند ہو جانا چاہئے، اور قرآن اور طریقۂ رسولؐ کے مطابق دادا کی میراث میں سے یتیم پوتے کو حق ملنا چاہئے۔ اسی میں خیر ہے۔ ورنہ اسی وعید کے تحت جس میں کہا گیا ہے۔ یتیم پر ظلم کرنے والے کو یہ سوچنا چاہئے کہ کہیں میں مر جاؤں اور میرے بعد میرے یتیم بچے ایسے ہی ظلم کا شکار ہو کر کہیں در در کی ٹھوکریں کھاتے نہ پھریں۔ دوسرے یتیموں کو دیکھ کر ہی عبرت حاصل کریں، اللہ ہمیں ہر بلائی سے بچائے۔ (تقبل)

''h†ÎŸ^Ê h†³Î]'' کے معنیٰ ہیں وہ آدمی جس کے اور اس کے وارث کے درمیان کوئی اور حصہ دار حائل نہ ہو مثلاً سا۔ ، حامد کا اقرب ہے، لیکن اگر حامد اپنے باپ کی زندگی میں مر چکا ہو تو سا۔ ، پوتے حامد کا اقرب ہو جائے گا۔

پردہ ، شرم و حیا

اسلام میں شرعی پردہ سے مراد وہ پردہ ہے، جس کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ گویا قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے علاوہ پوری امت کے چودہ سو سالہ تعامل اور علماء و محققین نے پردہ کی جو تشریح اور تفصیل

ارشاد فرمائی ہے وہ شرعی پردہ ہے جس پر قوم کا عمل رہا ہے۔ اس زمانہ میں اور مسائل کے ساتھ ساتھ پردہ بھی ای- نو- د- بحث چل رہی ہے غیر مسلم تو سرے سے پردہ ہی کا انکار کرتے ہیں اور اس حد- آگے جا چکے ہیں کہ آج کل ایسا لباس پہنا جا رہا ہے، جس سے جسم کے بہت سے حساس ا ء بھی ننگے Ã آتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ مسلمان بھی کسی نہ کسی حس- ان سے متاثر ہو گئے ہیں، اور خاصی بڑی تعداد غیر مسلموں کے عقیدہ سے پوری طرح اتفاق کرنے لگی ہے اور ای- دوسرا طبقہ چہرہ کے پردہ کا انکار کر رہا ہے۔ اور اپنے انکار کو قرآن کی آیت کا غلط ترجمہ کر کے صحیح $ کر- ہے۔ اور ساتھ میں ہنگامی حالات کی احاد$ کو بھی اپنی G میں پیش کر- ہے۔ اب نو$ یہ آ گئی کہ بہت تھوڑی تعداد چہرہ کے پردہ پر عمل پیرا ہے۔ وہ بھی احساس کمتری محسوس کر- ہے۔ کیونکہ è کبھی زمانہ تھا۔ # پردہ شرافت کی K نی سمجھا جا- تھا اور بے پردگی رذا- کی K نی۔ لیکن آج اس کا الٹا ہو رہا ہے پردہ کو جہا- اور رذا- سمجھا جا رہا ہے اور بے پردگی کو تہذ$ اور شرافت۔ اور اس تہذ$ کو اسلام میں $ کرنے پر بضد ہیں۔

عالم اسلام میں ای- ملک مصر ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے جو اہمیت کا حامل ہے۔ اس ملک کے دار الخلافہ قاہرہ میں جامعۃ الازہر ای- مشہور و معروف ادارہ ہے۔ ان دنوں اس کے+ را ی- عالم دین شیخ محمد طنطاوی ہیں۔ پردہ کے متعلق ان کا کیا خیال ہے، جو اردو اخبار 'صحافت' ۱۰ را کتوبر ۲۰۰۹ء کے صفحہ پر یہ خیال بی بی سی لندن کی اردو سروس سے بھی نشر ہوا ہے۔ صحافت کی خبر کے مطابق:

''قاہرہ، ۱۹ را کتوبر ۲۰۰۹ء۔ مصر کی جامعۃ الازہر میں ای- عالم نے طالبات کو پورے چہرے کا Õب پہن کر جامعہ میں آنے سے روک دیا ہے۔ د* میں سنی مسلمانوں کی سے معتبر درس گاہ جامعۃ الازہر کے عالم شیخ محمد طنطاوی نے کہا ہے کہ لڑکیاں اپنے ہاسٹلوں میں اور ایسی کلاسوں میں بھی پورے چہرہ پر Õب نہیں پہن سکیں گی، جہاں مرد نہیں ہوتے۔ انہوں نے قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلام میں ایسا Õب پہننے کی پابندی نہیں بلکہ یہ ثقافتی روای$ ہے۔ مصر میں زیادہ تر خواتین حجاب پہنتی ہیں۔ لیکن ای- اقلیت پورے چہرہ پر Õب بھی پہنتی ہے۔ مصر کی حکومت Õب پہننے کے رجحان کے خلاف ہے، اور اسے اسلامی C ید پرستی کی علامت سمجھتی ہے۔ بی بی سی کے عرب امور کے تجزیہ نگار مگدی عبدالہادی کے مطابق شیخ محمد طنطاوی نے اپنے اس وعدہ کو عملی جامہ پہنا دیا ہے جو انہوں نے چند روز پہلے کیا تھا۔ ہم انہوں نے کہا کہ موجودہ سرکاری فیصلہ ان کے اس بیان کی ای- ; م شکل ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ Õب پہننا ای- ثقافتی روای$ ہے،

اوراس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔''

ان کے اس بیان پر کئی حلقوں سے غم وغصہ پر [illegible] ردعمل سامنے آیا ہے۔ چند اسلام پسند حلقوں نے ان کے اس فیصلہ کو اسلام پر ایک حملہ قرار دیا ہے۔ جبکہ [illegible] نی حقوق کی تنظیموں نے اسے ملکی آ[illegible] میں دی گئی خلاف ورزی سے تعبیر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مصر کے کچھ ارکان پارلیمان نے ان کے استعفٰے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ امریکی خبر رساں ادارہ 'ایسوسی ایٹیڈ پریس' نے مصر کے مقامی میڈیا کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مصری حکومت کی طرف سے مقرر کردہ عالم دین شیخ محمد طنطاوی نے نقاب کو [illegible] سے پہلے اتوار کے روز تنقید کا [illegible] نہ بنایا، [illegible] انہوں نے ایک مڈل اسکول کے دورہ کے دوران ایک طالبہ کو چہرہ سے نقاب ہٹانے کا حکم دیا۔ جامعۃ الازہر کے تحت چلنے والے اسکول میں لڑکیوں اور لڑکوں کو الگ الگ تعلیم دی جاتی ہے۔ جمعرات کے روز انہوں نے کہا کہ نقاب پہننے پر [illegible] بندی ۱۹۹۶ء کے ایک عدالتی فیصلہ کی [illegible] پر لگائی جارہی ہے، جس میں محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام کو اسکولوں میں اسلامی لباس میں تبدیلی کرنے کا اختیار دیا [illegible] ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ علمائے کرام کی اکثر[illegible] کی رائے میں عورت کا چہرہ کوئی شرمناک چیز نہیں ہے، جسے چھپا کر رکھا جائے۔

دوسرا مضمون صحافت ۱۳؍اکتوبر ۲۰۰۹ء کو شائع ہوا۔ اس کو بھی اسی ضمن (سلسلہ) میں لکھا جارہا ہے۔ عنوان ہے ''فتنہ کا [illegible] سے [illegible] مراد خاتون کا چہرہ ہی ہے'' مولانا احمد خضر۔

''کیرانہ ۱۲؍اکتوبر (ایم سالم)۔ دارالعلوم (وقف) دیوبند کے استاذ حدیث اور جامعہ مہدانور کے ناظم اعلیٰ مولانا احمد خضر نے شیخ طنطاوی کے اس فتوے کو پوری طرح مسترد کردیا ہے۔ جس میں حجاب کو روایتی ثقافت کہہ کر غیر ضروری قرار دیا [illegible] ہے۔ یہاں اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے مولانا نے کہا کہ اسلام فتنہ، جائے فتنہ، مراد فتنہ اور وجہ فتنہ کے خلاف ہے خواہ وہ کسی بھی صورت میں ہو۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم میں حجاب کا حکم بالکل واضح ہے۔ البتہ بعض فقہاء نے چہرہ کو پردہ سے مستثنیٰ کیا ہے۔ لیکن جہاں فتنہ ہو وہاں علماء کا سواد اعظم چہرہ کو بھی اس میں داخل ما[illegible] ہے۔ مولانا نے کہا کہ موجودہ دور میں فتنہ کا [illegible] سے [illegible] اور اصل مراد کسی خاتون کا چہرہ ہی ہے۔ چند ماہ پہلے ہمارے ملک کے کچھ سر پھرے خواتین کی مساجد میں نماز کے جواز کو لے کر بحث کررہے تھے اور مثال خیر القرون کی دے رہے تھے۔ کیا کوئی اس سے [illegible] ہوسکتا ہے کہ عورت کی خوبصورتی مقابل کو متاثر نہیں کرے گی؟ ''فقیہ اعظم علامہ شامی'' اور بحرالرائق وغیرہ نے اس حوالہ سے کافی تفاصیل لکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن میں جلباب (چہرہ پر چادر ڈالنے) کا حکم ہے۔

شیخ طنطاوی کے تعلق سے مولانا نے کوئی تبصرہ نہ کرتے ہوئے صرف اتنا کہا کہ جس خطہ میں کبھی وحی کے ذریعہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کو کھلے چہرہ، ایک [illegible] صحابی کے سامنے آنے کو بھی [illegible] کیا [illegible] تھا، افسوس کہ آج اسی خطہ سے بے سروپا کی باتیں کی جارہی ہیں۔ حالانکہ وہ صحابی بھی متقی تھے اور متقی بھی ایسے کہ ان کو اس وقت [illegible] پڑھانے کی اجازت تھی اور سامنے حضرت عائشہؓ جیسی پاکباز، نیک سیرت خاتون اور نبیؐ کی اہلیہ تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تو سرزمین عرب سے عورت مرد کے ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے کے جواز ہونے کی بات بھی ہونے لگی ہے۔ یہ دراصل یوروپ اور مغرب کی ذہنی غلامی کا نتیجہ ہے۔ یہ لوگ [illegible] کی وحی کے منتظر رہتے ہیں۔''

عالموں نے حجاب اور نقاب میں فرق کیا ہے جو غلط ہے۔ حجاب اور نقاب دونوں کا معنیٰ ایک ہے یعنی وہ کپڑا جس سے پردہ ہو۔ شیخ طنطاوی نے پردہ کو عرب کی ثقافت بتا کر قرآن کا انکار کیا ہے۔ ''اسلام میں ایسا نقاب پہننے کی پابندی نہیں بلکہ یہ ثقافتی روایت ہے'' کہہ کر انہوں نے قرآن کا انکار کیا ہے۔ قرآن میں صاف درج ہے کہ اے نبیؐ! اپنی بیبیوں اور اپنی بیٹیوں کو اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں ڈال لیا کریں (گھونگھٹ نکال لیا کریں) سورۃ ا[illegible]اب۔ آیت ۵۹۔

☆ سورۃ ا[illegible]اب۔ آیت ۵۳۔ اور [illegible] تم ان (نبیؐ کی بیبیوں) سے کوئی شے مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو۔

یہ رہا قرآن کا حکم، یعنی اپنی چادریں اپنے اوپر ڈال لیں، یعنی چہرہ ڈھک لیں۔ پھر اس کو عرب کی ثقافت کس قانون سے بتا دیا۔ کیا طنطاوی صاحب قرآن کو نہیں جا[illegible]۔ قرآن کو نہیں سمجھتے؟ غور کیجئے! شیخ صاحب نے یہ لکھ کر [illegible] اور قوم کو کیا پیغام دیا ہے۔ اسی ضمن میں، میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ حجاب اور نقاب میں فرق کرتے ہیں وہ بھی اپنے قول پر [illegible]نی کر لیں۔

پردے کا معنیٰ کیا ہے پہلے اس کو دیکھا جائے:

☆ سورۃ نور (۲۴) آیت ۵۸ میں ہے [illegible] ''یہ تینوں وقت تمہارے (خلوت) پردے کے ہیں۔ لغت میں [illegible] کا مطلب ہر وہ چیز جس سے شرم کی جائے، [illegible] ان کے ا[illegible] جنکو حیا سے چھپایا جاتا ہے۔ سورۃ نور (۲۴) آیت ۳۱ میں ہے [illegible] ''یعنی پردے کی چیزوں سے۔ تو عورت کا مطلب ہوا، وہ ا[illegible] جن کو چھپایا جاتا ہے، یعنی پردہ۔ اور ایک معنیٰ میں عورت کا مطلب

پردہ ہوا، کیونکہ عورت کا ہر عضو چھپایا جاتا ہے۔ پردے کی G میں آیت قرآنی کہاں -- ساتھ دیتی ہیں، دیکھا جائے۔

سورۃ نور (۲۴) آیت ۲۷۔ مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں گھر والوں کی اجازت لئے بغیر اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ یہ نصیحت اس لئے کی جارہی ہے، شاید تم یاد رکھو۔

سورۃ نور۔ آیت ۳۰۔ مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں (یعنی اپنی نفسانی خواہشات کو بے باک نہ ہونے دیں) کسی نامحرم سے بے تکلف بات نہ کی جائے اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ اور وہ جو کرتے ہیں اس سے اللہ خبردار ہے۔

سورۃ نور۔ آیت ۳۱۔ اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں (یعنی اپنی نفسانی خواہشات کو بے باک نہ ہونے دیں) اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ 1 جو اس میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔ اور اپنے شوہر، باپ، خسر، بیٹوں، شوہر کے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجیوں، بھانجوں، اپنی (ہی قسم کی مسلم) عورتوں، جو تمہاری حفاظت میں ہوں (مملوک)، 5 زم مرد (جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھیں) اور ایسے لڑکے جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے واقف نہ ہوں، کے علاوہ کسی اور پر اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں، اور اپنے پاؤں زور سے نہ ماریں کہ ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اور مومنو! اللہ کے آگے توبہ کرو کہ فلاح پاؤ۔

پردہ کے بارے میں اس سورۃ کی ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ باہر نکلو تو اپنی نگاہوں یعنی اپنی نفسانی خواہشات کو بے باک نہ ہونے دو (غلط جگہ پر نہ پڑنے دو) اور اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دو (زینت کیا ہے اس کو ہر آدمی جانتا ہے) اور باہر گھروں کے اندر رہو تو اپنی اوڑھنی کو کہاں رکھو اور کس کے سامنے کس حال میں نکلو، اس پر بھی غور ضروری ہے۔ سورۃ نور کی آیت ۳۰:۳۱ کو پڑھنے کے بعد چہرہ کے نقاب کے مخالف لوگ ان آیات سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ چہرہ کا پردہ ضروری نہیں ہے، صرف باہر جاتے وقت اپنی آنکھوں کو جھکا لو، اِدھر اُدھر کسی اور کو نہ دیکھو، بس آنکھیں نیچی کئے چلی جاؤ۔ یہی بات آیت ۳۰ میں مردوں کے لئے کہی گئی ہے، گویا مرد بھی آنکھیں نیچی کئے چلیں۔ اور کچھ عقلمند لوگ ان یہ بھی کہتے ہیں کہ آنکھوں پر کالا چشمہ لگا لیا جائے، بس پردہ ہو گیا۔ اب دیکھا جائے کہ کیا آیت قرآنی کا مفہوم آنکھیں نیچی کرنا ہے یا کچھ اور

ہے؟ کیا اللہ یہی چاہتا ہے یا کچھ اور؟ قرآن کی آیات پیش ہیں ملاحظہ ہوں:

☆ سورۃ آل عمران (۳) آیت ۱۹۰۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۹۱۔ اہل عقل وہ لوگ ہیں جو کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد رکھتے ہیں (کہ یہ کیسے بنے؟ کس نے بنائے؟ ان کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟ اس پر غور کرنے سے ان پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کسی بہت بڑے مدبر نے یہ کارخانہ بنایا ہے، اور کسی بڑے کام کے لئے، اور وہ پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے پروردگار تو نے یہ بے کار اور عبث نہیں بنایا۔ تیری ذات پاک ہے اس سے کہ کوئی کام بے کار کرے۔ تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

☆ سورۃ انعام (۶) آیت ۵۰۔ کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس حکم کی پیروی کرتا ہوں جو اللہ کی طرف سے مجھ پر آتا ہے۔ کہہ دو بھلا آنکھوں والا اور اندھا برابر ہو سکتا ہے؟ تو پھر غور نہیں کرتے؟

☆ سورۃ یوسف (۱۲) آیت ۱۰۵۔ آسمانوں اور زمین میں (اللہ کی قدرت کی) کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر ان کا گزر ہوتا ہے۔ لیکن وہ ان پر دھیان نہیں دیتے۔

سورۃ یوسف۔ آیت ۱۰۶۔ اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور یقیناً وہ شرک کرتے ہیں۔

☆ سورۃ النحل (۱۶) آیت ۷۹۔ کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمانی فضا میں گھرے (اڑتے رہتے) ہیں (غور کرو) اللہ کے قانون کے علاوہ انہیں فضا میں کون تھامے ہوئے ہے (ہاں اللہ کا قانون) اس میں ایمان والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

☆ سورۃ حج (۲۲) آیت ۴۶۔ کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ ان کے دل (ایسے) ہوتے کہ ان سے سمجھ سکے اور کان ایسے ہوتے کہ ان سے سن سکتے۔ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں۔

☆ سورۃ عنکبوت (۲۹) آیت ۲۰۔ کہہ دو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح خلقت کو پہلی بار پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ ہی دوسری بار پیدا کرے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز کے اندازے مقرر کرنے والا

ہے۔

☆ سورۃ الاحقاف (۴۶) آ$ ۲۶۔ ان کو ہم نے وہ کچھ دے رکھا تھا جو تم لوگوں کو نہیں *ی اور انہیں کان، آنکھیں اور دل دئے تھے۔ تو # وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کیا کرتے تھے تو نہ تو ان کے کان ہی ا ê کچھ کام آسکے اور نہ آنکھیں، اور نہ دل، اور جس کا وہ مذاق کیا کرتے تھے اس نے ان کو آگھیرا۔

☆ سورۃ ق (۵۰) آ$ ۶۔ کیا ان لوگوں نے آسمان کی طرف Ã اٹھا کر نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کس طرح بنا یا اور کس طرح (ستاروں سے) سجا یا، اور اس میں کہیں شگاف نہیں۔

سورۃ ق۔ آ$ ۷۔ اور زمین کو ہم نے فرش کی طرح بچھا یا اور اس میں پہاڑ جمائے اور اس میں ہر طرح کے خو ٰ پودوں کے جوڑے اگائے۔

سورۃ ق۔ آ$ ۸۔ کہ ہم پ ایمان لانے والے بندے ہماری قدرت کا تماشا دیکھیں اور عبرت حاصل کریں۔

☆ سورۃ الحد± (۵۷) آ$ ۱۷۔ (اے محمدؐ ان سے کہو) کہ وہ جان لیں کہ اللہ ہی زمین کو اس کی موت کے بعد *نی. سا کر) + گی دیتا ہے۔ (اور وہ سرسبز ہو جاتی ہے اسی طرح مردہ قوموں کو اپنی کتاب سے + ہ ک ہے) ہم نے اپنی K *س تمہارے *س کھول کر بیان کر دیں * کہ تم عقل سے کام لو۔

☆ سورۃ الغاشیہ (۸۸) آ$ ۱۷۔ وہ لوگ اوŠں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے ہیں؟ یعنی ریگستان میں ا- ہفتہ- بغیر* نی کے سفر کر h ہیں۔ اور ۔ اصلا. ہے، تو اے K ن تو بھی صلا. بن۔

سورۃ الغاشیہ۔ آ$ ۱۸۔ اور آسمان کی طرف Ã نہیں کرتے کہ کیسا بلند کیا H ہے، بغیر ستونوں کے۔

سورۃ الغاشیہ۔ آ$ ۱۹۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں۔

سورۃ الغاشیہ۔ آ$ ۲۰۔ اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔

☆ سورۃ K ء (۴) آ$ ۸۲۔ تو کیا وہ لوگ قرآن میں غور ہی نہیں کرتے (حالا è وہ کلام اللہ کا ہے) اگر وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہو تو اس میں بہت سے تیں آپس میں مختلف ہوتیں۔

سورۃ K ء آ$ ۸۲ سے یہ علم ہو رہا ہے کہ قرآن کی *یت میں کوئی اختلاف نہیں کیو è یہ اللہ کا کلام ہے، اور اللہ کی طرف سے ہے۔ اگر K ن کا کلام ہو تو بہت اختلاف ہو۔ غور طلب *ت یہ ہے کہ *یت * لا

میں کہا جا رہا ہے کہ اللہ کی قدرت کے K *ت کو دیکھو اور غور کرو، اور سورۃ نور *یت ۳۰/۳۱ کا ترجمہ یہ کیا H ہے کہ اپنی Ã وں کو نیچی رکھو اور اس ترجمہ سے یہ نتیجہ ا: کیا ہے کہ چلتے وقت اپنی آنکھوں کو نیچی رکھو اور اس ترجمہ سے پ دہ کے مسئلہ کا استنباط کیا جا* ہے کہ پ دہ صرف آنکھیں نیچی رکھنا ہے یعنی Ã یں جھکا کر چلو Õ ب کی ضرورت نہیں اور مردوں کو بھی کہا H ہے کہ اپنی Ã یں جھکا کر رکھو، تو مرد بھی نیچی Ã وں سے چلیں گے تو پھر اس حکم کا کیا ہوگا جس میں کہا H ہے کہ Ã اُٹھا کر قدرتِ کائنات کا مشاہدہ کرو، ان دونوں *. توں میں تضاد ہو رہا ہے، جبکہ سورۃ K ء آ$ ۸۲ کے مطابق قرآن میں تضاد نہیں ہے۔ اس سورۃ نور *یت ۳۰/۳۱ سے مراد کچھ اور ہے، اس پ غور کیا جائے۔ کیو è اللہ نے ہر صورت حال کے مطابق اپنا ضابطہ حیات *ی ہے اور اس ضابطہ حیات کے مطابق ہی استنباط ک: چاہئے۔ د* میں K نوں کے مختلف طبقے ہیں، لیکن مختصراً ان کو دو طبقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ا- طبقہ وہ ہے جس کو امیر کہا جا* ہے۔ اس طبقے کی عورتیں معاش کی تلاش میں اگر *. ہر نہ نکلیں تو انہیں کوئی پ یشانی نہ ہوگی۔ لیکن ا- دوسرا طبقہ وہ ہے جن کی عورتوں کو بھی معاش کی تلاش کرنے کے لئے *. ہر نکل کر کام ک: پ* ہے، جہاں مرد بھی کام کرتے ہیں۔ یہ 5 جلا کام ک: مجبوری ہے۔ ایسی جگہ پ کام کرنے کے *. رے میں اللہ کا کیا حکم ہو: چاہئے، اس کو دیکھنا ہے۔

سورۃ نور کی *یت ۳۰/۳۱ میں اگر دیکھا جائے تو ایسی حا - کے لئے ٔ اصاف حکم ہے کہ. # ایسی صورت حال ہو کہ آدمی اور عورت مل جل کر کام کریں تو وہاں پ ٔی احتیاط سے کام 8 ہے یعنی وہاں پ اپنے *. ت پ قابو رکھا جائے، Ã یں نیچی کرنے سے یہی مراد ہے۔ وہاں پ بے تکلف نہ ہوا جائے۔ مرد اور عورت، دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔ اگر اس حکم کی خلاف ورزی کی جائے گی تو فتنہ پیدا ہوگا اور نو $ * - پہنچ جائے گی، جو ا- بہت ٔ H ہ اور بے شرمی ہے۔ اس لئے معاش کے لئے اگر نے پ ٔے تو مرد عورت کو پ ٔی احتیاط سے کام 8 ہے۔ اپنی Ã یں یعنی نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھنا ہے۔ اگر ایسا کیا جائے گا تو قرآن کی کسی آ$ میں تضاد نہیں ہوگا۔

سورۃ نور کی روشنی میں دو *. تیں سامنے آ N ۔ (۱) گھروں کے + ر اپنے محرموں کے ساتھ کیسے رہا جائے؟ (۲) مجبوری کی حا - میں. # عورت کو معاش کی تلاش میں *. ہر نکل کر کام ک: پ ٔے اور وہاں پ مرد بھی کام کرتے ہوں تو کیا طرز عمل اختیار ک: چاہئے۔ سورۃ نور کے علاوہ سورۃ ا ب میں بھی ا- آ$ ہے جس کا ترجمہ اور تفسیر کرتے وقت اکثر مترجموں اور مفسروں کے ذہن میں اپنا عقیدہ اور معاشرہ ہو* ہے۔ اس

سے متاثر ہوکر ترجمہ اور تفسیر ایسی کرتے ہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ چہرہ کا پردہ نہیں ہے اور جنہوں نے اس آیت سے چہرہ کا پردہ ثابت کیا ہے، ان کو جھٹلاتے ہیں اور دلیل دیتے ہیں کہ اس طرح چہرہ کو چھپا کر عورت کو مفلوج کردیا جاتا ہے۔ اور انسانوں کا نصف حصہ مفلوج ہوکر رہ جاتا ہے۔ اس مفلوج ہونے سے آدمی کی معاشی حالت متاثر ہوتی ہے۔ اس لئے آیت میں چہرہ کا پردہ نہیں ہے۔ مگر ان حضرات کا یہ خیال غلط ہے اور بہت ہی غلط ہے۔ ہم ایک طبقہ اس آیت سے چہرہ کا پردہ ثابت تو کرتا ہے مگر اس کا کہنا یہ ہے کہ اس آیت میں صرف نبیؐ کی ازواج کے لئے ہی پردہ کا حکم ہے۔ جبکہ یہ بھی غلط ہے۔ اس آیت میں عام مسلمانوں کی عورتوں کے لئے پردہ کا حکم ہے۔ ذیل میں سورۃ احزاب کی آیت لکھی جارہی ہیں:

☆ سورۃ احزاب (۳۳) آیت ۵۹۔ اے نبیؐ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ جب باہر نکلیں تو اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔ اللہ غفور اور رحیم ہے۔

☆ مفسرِ قرآن عبداللہ ابن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں تو سر کے اوپر سے اپنی چادر لٹکا کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا کریں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔ صحابی کی تفسیر حجت ہے۔ بلکہ بعض علماء کے نزدیک مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔

عبداللہ ابن عباسؓ کے قول میں مذکور ایک آنکھ کھلی رکھنے کی اجازت بھی راستہ دیکھنے کی ضرورت کے پیش نظر دی گئی ہے۔ لہٰذا جہاں راستہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی وہاں ایک آنکھ سے بھی پردہ ہٹانے کی کوئی وجہ نہیں، اور جلباب اس چادر کو کہتے ہیں جو دوپٹہ کے اوپر سے عباء (گاؤن) کی طرح اوڑھی یا پہنی جائے۔

☆ حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو خواتین گھروں سے اس وقت اس سکون و اطمینان سے چلتیں گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور وہ سیاہ رنگ کی چادر لپیٹ کر رکھتیں۔

حدیث میں آنکھ کھولنے یا نہ کھولنے کا ذکر ہے، یہ ذکر کرنا بے کار ہے کیونکہ جب چادر اوڑھی جاتی ہے یا نقاب ڈالا جاتا ہے تو ضروری ہے کہ راستہ دیکھنے کے لئے کوئی سوراخ یا جالی ہو۔

☆ سورۃ احزاب (۳۳) آیت ۵۳۔ اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبیؐ کے گھروں میں نہ جایا کرو۔ اگر تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے اور اس کے پکنے کا بھی انتظار نہ کرنا

پڑے اور جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ۔ اور جب کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہنا۔ تمہاری اس حرکت سے رسول کو تکلیف ہوگی، مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہیں گے۔ لیکن اللہ سچی بات کہنے سے نہیں شرماتا، اور جب تمہیں رسول کی بیویوں سے کچھ مانگنا پڑے تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ تمہارے لئے اور ان کے (یعنی دونوں کے) دلوں کی پاکیزگی کی بات ہے اور تمہیں یہ بات زیب نہیں دیتی کہ تم اپنی حرکتوں سے اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی نکاح کرو۔ بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے۔

☆ سورۃ احزاب (۳۳) آیت ۵۵۔ نبی کی بیویوں پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ ان کے گھروں میں ان کے باپ، ان کے بیٹے، ان کے بھائی، ان کے بھتیجے، ان کے بھانجے، ان کی قسم کی عورتیں اور ان کی ملازم عورتیں آجائیں۔ (نبی کی بیویوں!) اللہ سے ڈرتی رہو، اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

اس آیت میں اللہ فرماتا ہے کہ جب تمہیں ازواج مطہرات سے کچھ طلب کرنا ہو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔ یہی تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو ایذا دو۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پردے کا حکم کتنا اہم ہے؟ نبی اکرمؐ کے بہترین دور کے پاکیزہ لوگوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ ان کی ازواج مطہرات سے اگر کوئی ضروری مسئلہ پوچھنا ہو یا کوئی معلومات کرنی ہو تو بغیر حجاب نہیں بلکہ پردے کے پیچھے رہ کر کیا کریں یہ تمہارے اور ازواج مطہرات کے قلوب کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

غور فرمائیے کہ یہ ان لوگوں کے لئے ارشاد ہے، جنہیں یہ کہا جارہا ہے کہ ازواج مطہرات ان کی مائیں ہیں اور ان کا نبیؐ کے وصال کے بعد، نبیؐ کی ازواج کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ بھلا ان بے پردگی کے حامیوں اور پردے کے مخالفوں سے کوئی پوچھے کہ فی زمانہ یہ حکم نہ ہوگا؟ کیا فی زمانہ انسانوں کے قلوب صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کے دلوں سے زیادہ پاکیزہ ہیں؟ کیا دور حاضر کے ان مردوں اور عورتوں کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا؟ کیا بے پردہ محرم خواتین ان کی ماؤں کا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر نہیں تو پھر یہ اس حکم سے مستثنیٰ کیوں ہیں؟ صرف اس لئے نہیں، کہ ان کو اللہ کے حکم دیں، شریعت، شرافت، حیا، عصمت اور پاکیزگی سے اختلاف ہے۔ اور وہ بھی مغرب کی اندھی تقلید میں خواتین کو اپنی ہوس پرست نگاہوں کا نشانہ بنانا چاہتے ہیں، اور عورتیں خود بھی اپنے کو ہوس کا شکار بنانا چاہتی

ہیں۔کچھ لوگ پ دے کے حکم کو خفیف اور ہلکا کرنے کے لئے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے خواتین کو پوشیدہ ا ء کے پ دے کا حکم *دِ یہ ہے۔رہے وہ ا ء جو کھلے ہوئے ہیں، وہ اس سے مستثنیٰ ہیں، چوè چہرہ کھلا ہوا ہو* ہے، اس لئے اس کا پ دہ نہیں ہے۔

پہلی* بات تو یہ ہے کہ چہرہ کھلے ا ء میں سے نہیں، کیوè اَ اس کا پ دہ نہ ہو* یا اس کو چھپانے کا حکم نہ ہو* تو صحابہ کرامؓ کو ازواج مطہراتؓ سے پ دے کے پیچھے سے* بات کرنے کا حکم کیوں *دِ یہ جا* ؟

دوم یہ کہ چہرے کے علاوہ دوسرے ا ء تو پہلے سے لباس میں مستور اور چھپے ہوئے ہوتے ہیں، تو ان کے پ دے کا کیا معنیٰ ؟ کیا پ دے کا حکم خواتین کے لباس کو ہے؟ کیا کوئی معمولی عقل کا آدمی اسے تسلیم کر سکتا ہے؟

سوم یہ کہ پ دے کی شرعی نوعیت اور اس کا حکم دلوں کو فتنہ سے بچانے کے لئے *دِ یہ Hَ ہے، جیسا کہ سورۃ الا اب کی مندرجہ* بالا *یت سے معلوم ہو چکا ہے، تو بتا* یا جائے کہ خواتین کے چہرے کو دیکھ کر دل متا* ہوتے ہیں *یا ان کے ا ء مستور پ موجود لباس دیکھنے سے *یا سر کے* بال دیکھنے سے؟ جو کہ آجکل سر پ کپڑا ڈال *دِ یہ جا* ہے اور چہرہ کھلا رکھا جا* ہے۔ چہرہ دیکھنے سے یقیناً دل متا* ہوتے ہیں، تو اس کے پ دے کا حکم کیوں نہ ہوگا؟ اور چہرہ پ دے کے حکم سے کیوں مستثنیٰ ہوگا؟

چہارم یہ کہ عورت کی کشش، جاذ Mیا اور اس کے حسن، خوبصورتی اور + صورتی کا معیار اس کا چہرہ ہو* ہے نہ کہ اس کے ا ء پ موجود لباس۔ ہر ا- عام شخص بھی اس* بات کا فیصلہ کرسکتا ہے کہ*. (کشش اور محرک فتنہ، عورت کا کھلا چہرہ ہی ہو* ہے،. # محرک فتنہ چہرہ ہی ہے تو اس کا پ دہ کیوں نہ ہوگا؟

پنجم یہ کہ. # قرآن کریم کی آ $* زل ہوئی 'کہ اے نبیؐ! اپنی بیویوں، اپنی صا # زادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے او پ چادریں d لیا کریں'۔ اور ا- حد $ مسند احمد میں درج ہے کہ محمدؐ نے فر*یا !. # کوئی آدمی کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو اس پ اس عورت کی طرف دیکھ e میں کوئی Hَ ہ نہیں، بشرطیکہ پیغام نکاح دینے کے لئے ہی دیکھ رہا ہو، خواہ وہ عورت اس سے بے خبر ہو۔ مجمع الزو+ میں ہے کہ اس حد $ کی سند میں عام راوی صحیح کے رجال میں سے ہیں۔

اَ یہ کہا جائے کہ اس حد $ میں دیکھی جانے والی چیزوں کی تخصیص نہیں، لہٰذا سینہ، چھاتی، اَ دن وغیرہ کا دیکھنا بھی مراد ہوسکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر شخص کو بخوبی معلوم ہے کہ جمال پسند خاطب کا مقصد

چہرہ کا جلو 8 ہو* ہے* باقی ا ء کا حسن تو اس کے* بع ہے، اس لئے عورت کے انتخاب میں ظاہری حسن و جمال کو * جیح دینے والا چہرہ ہی دیکھے گا۔ آ * بات یہ ہے کہ اَ پ دے کے معاملہ میں حد $ کا سہارا نہ بھی لیا جائے $ بھی چہرے کے پ دے سے انکار نہیں کیا جا سکتا، کیوè قرآن کی آ $ ہی وضا # کر رہی ہے کہ. # عورتیں* باہر نکلیں تو اپنی چادروں کو اپنے چہروں پ d لیا کریں، یعنی گھونگھٹ نکال لیا کریں، آ $ میں لفظ جلباب ہے، اس کا مطلب بڑی چادر ہے، اور ا- لفظ àãgŵô ہے جس کا مطلب ہے اپنے او پ چادر d لیا کریں، تو غور طلب* بات یہ ہے کہ او پ کیا ہو* ہے؟ او پ یہی تو ہو* ہے کہ سر کے نیچے جلباب (چادر) کو چہرہ پ d لیا کریں، اور ا- لفظ ³'àn, 'àn ہے۔ اس کا مطلب بھی جھکا 8 ہے۔ اور اللہ نے عقل دی ہے، اس لئے کہ اس سے کام لیا جائے، تو عقل کا تقاضا ہے کہ آ $ میں درج تفصیل کے حساب سے ہی لفظوں کا مطلب لیا جائے۔ اس لئے جہاں یہ لفظ* یا ہے وہاں پ چادر کے علاوہ کوئی معنی نہیں ہوسکتا، گو اس لفظ کے معنی اور بھی ہیں، 1 اس جگہ چادر ہی ہے۔ اور . سے اہم* بات پ دے کے* بارے میں یہ کہ نبیؐ کی بیویوں سے پ دے کے پیچھے سے معلومات طلب کرنے کو کہا Hَ ہے۔

اس لئے* $. ہوا کہ. # عورتیں* باہر نکلیں تو اپنے چہروں کے پ دے کے ساتھ نکلیں، خواہ اس کی شکل کوئی بھی ہو جیسے چادر، Õب پ قہ وغیرہ۔ کھلے چہرے کے ساتھ 3 کی اجازت نہیں۔. # اللہ نے یہاں- بتا *دِ یہ کہ اپنے پیروں میں ایسے زیور بھی نہ پہنو جن کی آواز سے* محرم متوجہ ہوں، تو پھر چہرہ کھولنے کا جواز تو پیدا ہی نہیں ہو*۔ ہاں جہاں مجبوری ہوگی جیسے کام محنت مزدوری کرتے وقت، تو اس جگہ چہرہ کو کھولا جا سکتا ہے، 1* پ بندی کے ساتھ۔ یعنی اپنی نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھنا ہے، اپنی Ãوں کو* بک ہونے سے بچا* ہے، کسی غیر مرد سے بے تکلف نہیں ہو* ہے، اس مجبوری کے علاوہ چہرہ کو کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں ہنگامی حالات جیسے. B وغیرہ میں تو اس وقت عورت بھی میدان. B میں کام کرے گی اور اس وقت چہرہ.* بات پ قابو کے ساتھ کھولا جائے گا* یا ایسے ہی اور کوئی حالات ہوں۔

جن روایتوں میں یہ ملتا ہے کہ چہرہ کھولنا جا 8 ہے، وہ قرآن سے اختلاف کرتی ہیں۔ اور جو چیز قرآن سے اختلاف کرے، وہ قابل قبول نہیں، اس کو رد کر *دِ یہ جائیگا۔ اس لئے ان روایتوں کو رد کر دینا ہی بہتر ہے۔ پ دے کے* بارے میں اس سے *زِ یادہ لکھنے کی ضرورت نہیں، عقل مندوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ جو لوگ Ñ کے پ ستار ہیں ان کے لئے کتنا بھی لکھا جائے، کتنی ہی مضبوط دلیل دی جائے، وہ ماننے والے نہیں

ہیں۔میرا کام صرف حق بات کو ظاہر کرنا ہے، کسی سے نہ دستی منوانا میرا کام نہیں ہے۔ جو مانے وہ اپنے بھلے
کے لئے، نہ مانے گا اپنا ہی نقصان کرے گا۔ آخرت میں معلوم ہوجائے گا۔

بےپردگی کے بارے میں ایک جائزہ پڑھ لیجئے۔ میں ۱۱/مارچ ۲۰۰۸ء کا ایک اخبار 'انچنن بھارت'
پڑھ رہا تھا اس میں ایک مضمون میری Ã سے گزرا، جو چونکانے والا ہے۔ اس میں ان اسکولوں کے حالات
لکھے ہیں جن میں لڑکے لڑکیاں ساتھ پڑھتے ہیں اور پڑھانے والے مرد ہوتے ہیں۔ سرخی ہے ''کل یُگی اَ و
دکچھنا میں مانگتے ہیں یون سُکھ''

لکھنو (بھاشا)۔ مہابھارت کال میں جہاں اَ وُدرونا چاریہ نے اپنے شاگرد اُرجن' کا اول درجہ
برقرار رکھنے کے لئے اَ ودکچھنا' (استاد کی فیس) میں 'ایکلویہ' کا انگوٹھا مانگ لیا تھا، وہیں اب انیک کلیوگی
اَ و (موجودہ زمانے کے استاد) اپنی طالبات سے ان کو اول درجہ دینے کے لئے اَ ودکچھنا میں یون
سُکھ (جنسی لذت) کی مانگ کرتے ہیں۔ لکھنو یونیورسٹی میں W سنیچر کو مہیلا دوس (یوم خواتین) پر ایمنسٹی
انٹرنیشنل کے ذریعہ جاری کی گئی تازہ رپورٹ میں اس بات کا خلاصہ کیا گیا ہے کہ ساری دنیا کے اسکولوں،
کالجوں میں لڑکیاں محفوظ نہیں ہیں اور چھیڑ چھاڑ اور یون شوشن (جنسی استحصال) کی N Q (واقعات)
تیزی سے بڑھتی جارہی ہیں۔ پہلے جہاں لڑکیوں کے ساتھ استادوں کی بد سلوکی اور یون شوشن (جنسی
استحصال) کی N Q (واقعات) اپوادسوروپ (کبھی کبھار) سامنے آتی تھیں، وہیں اب اچھے نمبر دینے کے
لئے ساری دنیا کے اسکولوں، کالجوں میں استاد کے ذریعہ اپنی طالبات سے جسمانی تعلق بنانے کے لئے دباؤ
بنانے کی مانگ کرنا اور اسٹاف روم میں طالبات کے ساتھ جنسی استحصال کے واقعات عام ہو گئے
ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں لڑکیاں نہ صرف اسکولوں، کالجوں میں جسمانی اور دماغی استحصال کا
شکار ہورہی ہیں، بلکہ آتے جاتے راستے میں غیر معقول جملوں اور چھیڑ چھاڑ کا شکار بھی ہونا پڑ رہا ہے۔ یہی وجہ
ہے کہ ہندوستان میں اسکول جانے والے دس بچوں میں لڑکیوں کی تعداد چار رہ گئی ہے۔ ''اسٹڈی آف
چائلڈس ابیوز'' کے ذریعہ حال ہی میں کرائے گئے ایک سروے کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ میں کہا گیا
ہے کہ آندھرا پردیش، گجرات، دلی اور بہار کے اسکول لڑکیوں کے لئے دوسرے صوبوں کے مقابلہ میں زیادہ
غیر محفوظ ہیں۔ رپورٹ کے مطابق گجرات میں ۷۰ فیصد اور دلی میں ۸۷ فیصد لڑکیاں بچپن میں ہی جسمانی اور
دماغی استحصال کا شکار ہوجاتی ہیں۔ رپورٹ میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ افریقہ کے 5 وی علاقہ میں ۵۰

فیصد اسکولی لڑکیوں سے استادوں نے ان کی مرضی کے خلاف چھیڑ چھاڑ کی اور زبردستی جبر کے واقعات منظر عام پر
آئے۔ رپورٹ میں امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں کرائے گئے ایک سروے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے
کہ وہاں سرکاری اسکولوں کی لڑکیوں کو مختلف طریقوں سے دماغی و جسمانی استحصال کا سامنا کرنا پڑتا
ہے۔ رپورٹ کے مطابق موبائل فون اور انٹرنیٹ نے عورتوں کے ساتھ جسمانی اور دماغی استحصال کے
واقعات میں اضافہ کیا ہے۔

اسکولوں میں لڑکوں کے ذریعہ کی جانے والی چھیڑ چھاڑ کے واقعات کو لوگ یہ کہہ کر نظر انداز کر
دیتے ہیں کہ ''لڑکے تو لڑکے ہیں، اس عمر میں نہیں کھیلیں کودیں گے تو کیا بڑھاپے میں دل لگی کریں گے؟''
جس سے نہ تو ایسے لڑکوں کو سزا ملتی ہے اور نہ ہی رپورٹ لکھائی جاتی ہے، جس کا سماج میں غلط پیغام جاتا ہے اور
غیر سماجی سوچ کو بڑھاوا ملتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ استاد کے ذریعہ اسکولوں میں لڑکیوں کو سزا
کے طور پر دھوپ میں R ل بٹھائے رکھنا، چھڑی سے مارنا، کھانا نہ دینا، جیسے واقعات عام طور پر پائے گئے
ہیں، اور اس C دوران بھی طالبات کے ساتھ زیادتی اور جنسی استحصال کے واقعات روشنی میں آئے ہیں۔ لکھنو
یونیورسٹی کی ڈاکٹر 'ڈاکٹر روپ ریکھا ورما' نے مندرجہ بالا رپورٹ پیش کرتے ہوئے ملک کی سبھی صوبائی
سرکاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسے پختہ انتظام کو یقینی بنائے جس سے اسکولوں میں لڑکیوں پر جسمانی تشدد اور
استحصال کے واقعات پر روک لگ سکے۔

اخبارات کی دل دہلا دینے والی رپورٹیں پڑھ کر لوگ ان پر تشویش کا اظہار تو کررہے ہیں لیکن ان کا
اصل علاج کرنے سے صرف نظر کررہے ہیں کیونکہ رپورٹ پیش کرنے والے اور تشویش ظاہر کرنے والے
غالباً کہیں نہ کہیں اس استحصال میں ملوث ہیں، کیونکہ اس کا علاج پیش کرنے میں وہ پس وپیش میں ہیں یا علاج
چاہتے ہی نہیں جس سے یہ شرمناک کام نہ ہوں۔ جبکہ حل یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کا الگ الگ انتظام
کیا جائے۔ اسکولوں میں لڑکیوں کو تعلیم دینے والی عورتیں ہوں اور لڑکوں کو تعلیم دینے والے مرد۔ لڑکیاں
پردے کے ساتھ باہر نکلیں جس کا حکم قرآن دے رہا ہے۔ افسوس ہے کہ اس علاج کے تو وہی دشمن نظر آتے
ہیں جو اس رپورٹ کو پیش کرتے ہوئے افسوس ظاہر کررہے ہیں۔ اگر واقعی وہ اپنے افسوس میں مخلص ہوتے تو
پردے کی حمایت اور مخلوط تعلیم کی مخالفت کرتے، الٹے اب بھی یہی کہتے ہیں کہ پردے سے عورتوں پر ظلم ہوتا
ہے۔ اس لئے پردہ ضروری نہیں، جبکہ بےپردگی اور بے حیائی اور بے شرمی ہورہی ہے اور عورتوں اور لڑکیوں پر

ظلم ہورہا ہے۔اگ ظلم کوواقعی روکنا ہےتوصحیح علاج ضروری ہےاوروہ ہےپ دہ،لڑکےاورلڑکیوں کی علاحدہ تعلیم ۔

مندرجہ بالا رپورٹ میں جو کہاH ہےوہ تقریباً صحیح ہےاور یہ کیوں ہورہا ہے؟اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ آج K ن ہوس پ -- اور عیاش ہH ہے۔وہ لڑکیوں کو بےپ دہ دیکھنا چاہتا ہے،اورلڑکیاں بھی تقریباً بےپ دہ رہنے میں اپنی شان اوپ دےکوگالی (دقیانو L) سمجھنے لگی ہیں۔اس لئے . # -- یہ بےپ دگی اور بےحیائی رہےگی،ایسے ہی استحصال ہوتے رہیں گے۔ان کواگ روکنا ہےتوعقل سےکام لے کر جو قرآنی طر i کو میں نے بتا یا ہےاس پ عمل کرنا ضروری ہے۔

امن و مصالحت

اللہ نے اس د* میں * دہونے ولی بہت سی مخلوق پیدا کیں،اورتقریباً . کے بعد اس K ن کو مٹی سے پیدا کیا،اوراپنی . مخلوق کواس کی بیگار میں لگا دیا،کیوè اللہ نے اس K ن کوا یک خاص علم سے نوازا،جس علم سے دوسری مخلوق تہی دامن ہے۔لیکن اس علم کے ساتھ K ن میں دوسری ' ابی بھی ہے،جو دوسری مخلوق میں اس حد -- غالباً نہیں ہے،اوروہ ہے ''آپس میں لڑ بھڑ کر دوسرے پ ظلم و* دتی کر کے ان پ اپنا تسلط قائم کرنا اوران کواپنا محکوم بنا 8 ''۔1 یہ عادت بہت ب ظلم اوH ہ ہے۔اللہ چاہتا ہے کہ د* میں امن رہے،1 امن اپنے آپ ہی قائم نہیں ہو* ،اس کوقائم کرنا بھی اللہ نے K نوں کے سپرد کر* یا ہے،وہ اس لئے کہ K نوں میں سے کوئی ایسا K ن ہو* ہے کہ اس کو دوسرے K ن اپنا سردار * دشاہ بنا e ہیں* یا وہ خود ہی اپنی طاقت،کوشش اورعقل سے بن جا* ہے،اور وہ د* میں امن بھی قائم کرتا ہے اور ظلم بھی کرتا ہے۔کیوè یہ K ن کی جبلت ہے جس کے لئے اللہ نے اس کو ظالم،جلد* ز،جاہل فر* یا ہے (۲:۳۳:۷۲)۔حکومت کیسے ملتی ہے اس کو دیکھا جائے:

☆ سورۃ نور (۲۴) آ $ ۵۵۔جولوگ تم میں سے ایمان لاN اورنیک عمل کرتے رہیں ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا،جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنا* تھا۔اوران کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے،مستحکم و* + ارکرے گا۔اورخوف کے بعد ان کوامن بخشے گا۔وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شری- نہ بنا N گے،اور جو اس کے بعد کفر کرے گا تو ایسے لوگ + کردار

ہیں۔

☆ سورۃ حٰم السجدہ (۴۱) آ $ ۳۰۔جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے،پھر اپنے اقرار پ* $ قدم رہے،ان پ فرشتے* زل ہونگے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غم کرو اور A کی K رت سے خوش ہوجاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جا* ہے۔

سورۃ حٰم السجدہ۔آ $ ۳۱۔ہم د* میں بھی تمہارے مددگار ہیں اور آ ' ت میں بھی (تمہارے رفیق ہونگے) وہاں جس نعمت کو تمہارا جی چاہے گا وہ تمہارے لئے موجود ہوگی،اور جو چیز تم طلب کروگے وہ تمہارے سامنے پیش کی جائیگی۔

K ن . # نیک عمل کرتا* ہے تو اللہ اس کو حکومت دیتا ہے،حکومت اس لئے دیتا ہے کہ یہ K ن د* میں امن قائم کرے،کسی پ ظلم نہ کرے،نہ ظلم ہونے دے،ا« ف کرے۔اگ ایسا نہ کیا تو یہ بھی ظالم ہے اور اللہ اس کو ہٹادے گا،جیسا کہ آ $ میں کہاH ہے کہ ہم تم کو حکومت دیں گے اور پھر دیکھیں گے کہ تم کیسا عمل کرتے ہو،تو یہ حکومت کرنا* حکومت دینا ضروری ہے جس سے د* میں امن قائم رہے،حکومت ملنے پ مومن کیا کرتا* ہے* اس پ کیا ذمہ داری لازم آتی ہے؟* یت قرآنی میں دیکھا جائے:

☆ سورۃ آل عمران (۳) آ $ ۱۱۹۔دیکھو تم ایسے صاف دل آدمی ہو کہ ان لوگوں کا بھلا چاہتے ہو حالاè وہ تم سے دوستی نہیں ر p ،اور تم . کتابوں پ ایمان ر p ہو (اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں ما...) اور . # تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لاتے ہیں اور . # الگ ہوتے ہیں تو تم پ غصہ کے L ا' ں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں (کہدو) غصے میں مرجاؤ،اللہ تمہارے دلوں کی . توں سے خوب واقف ہے۔

سورۃ آل عمران۔آ $ ۱۴۹۔مومنو!اگ تم نے G وں کا کہنا مان لیا تو وہ تم کو الٹے* ؤں پھیر دیں گے،پھر تم . ے خسارے میں پ ڑ جاؤ گے۔

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۹۰۔(یہ حکم ان منافقین کے لئے ہے جو دشمن سے مل کر تم سے . B کر رہے ہیں) 1 جولوگ ایسے لوگوں سے جاملے ہوں جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو* یا اس حال میں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ * یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے رک گئے ہوں،اور تمہارے * س آجا N ۔اور اللہ چاہتا تو ان کو تم پ غا . کردیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے۔پھر اگ وہ تم سے (. B کرنے سے) کنارہ کشی کرلیں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح بھیجیں،تو اللہ نے تمہارے لئے ان پ نو. دستی کرنے کی کوئی سبیل مقرر نہیں کی۔

سورۃ K ء۔آ $ ۹۱۔تم کچھ اور لوگ ایسے بھی* ؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن سے رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن سے رہیں۔لیکن . # فتنہ انگیزی کو بلائے جا N تو اس میں اوٴ ھے منہ اَ پڑیں تو ایسے لوگ تم سے (لڑنے سے) کنارہ کشی نہ کریں اور تمہاری طرف پیغام صلح نہ بھیجیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں، تو ان کو پکڑو اور جہاں* ؤ قتل کرو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے خلاف . B کرنے کی تمہیں کھلی اجازت ہے۔

☆ سورۃ ا آ ل (۸) آ $ ۳۸۔اے رسول! کفار سے کہہ دو کہ اَ وہ اپنے افعال سے رک جا N تو جو ہو چکا وہ ہو چکا، انہیں معاف کر* جائے گا، اور اَ پھر وہی حرکات کریں گے تو اگلے لوگوں کا جو ہو چکا وہی ان کے ساتھ ہوگا طر i جاری ہے۔

سورۃ ا آ ل۔آ $ ۳۹۔اور ان لوگوں سے لڑتے رہو، یہاں -- کہ فتنہ* . قی نہ رہے، اور دین . اللہ کا ہی ہو جائے (یعنی امن ہو جائے جو اللہ چاہتا ہے) اور اَ مان جا N تو اللہ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

سورۃ ا آ ل۔آ $ ۵۸۔اور اَ تم کو کسی قوم سے دغا* . زی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہیں کی طرف N دو. (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ اللہ دغا* . زوں کو دو -- نہیں رr ۔

سورۃ ا آ ل۔آ $ ۶۱۔اَ وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔کچھ شک نہیں کہ وہ . کچھ جا { ہے۔

سورۃ ا آ ل۔۷۲۔جو لوگ ایمان لا N اور ہجرت کریں (اوH ہوں سے بھی ہجرت کریں) اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کریں، اور وہ لوگ جنہوں نے مہا . ین کو جگہ دی اور ان کی مدد کی اور کرتے رہیں گے ایسے ہی لوگ ا- دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔اور وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے، لیکن ہجرت نہیں کی تو . # -- وہ ہجرت نہ کریں گے تم پر ان کی مدد کی کوئی ذمہ داری نہیں، پھر بھی اَ وہ دین کے معاملہ میں تمہاری مدد چاہیں تو تم پر لازم ہے کہ ان کی مدد کرو، اور جن لوگوں سے تمہارا معاہدہ ہے ان کے خلاف تم ان کی فوجی مدد نہ کرو، جنہوں نے ابھی -- ہجرت نہیں کی ہے (معاہدہ کی* پابندی ہر حال میں لازم ہے) اور* د رکھو اللہ تمہارے . کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

☆ سورۃ توبہ (۹) آ $ ۱۔مسلمانو! جن مشرکوں کے ساتھ تم نے (صلح کا) معاہدہ کیا تھا، اب اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے . ی الذمہ ہونے کا اعلان ہے۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۴۔ہاں جن مشرکوں سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر انہوں نے اس میں کسی طرح کی کمی نہیں کی اور تمہارے مقابلہ میں کسی اور کی مدد بھی نہیں کی ہو تو جس مدت -- ان کے ساتھ عہد کیا ہوا سے پورا کرو، اللہ پر ہیزگاروں کو دو -- رr ہے۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۵۔پھر . # عزت کے مہینے اَ رجا N تو ان مشرکوں کو (جن سے . B ہو رہی ہے* معاہدہ ختم کیا اور اپنی حر -- سے* . ز نہیں آتے تو) جہاں کہیں* ؤ قتل کرو، اور پکڑو، گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کی* ک میں بیٹھے رہو۔پھر اَ وہ . B سے توبہ کر لیں اور صلح قائم کریں (بمعنی صلوٰۃ) اور اچھے کاموں کو کریں، بھلائی کا حکم دیں او* پ کیزگی اختیار کرتے ہوئے دوسروں کو بھی* پ ک بنا N ، اور اس صلح کو قائم کرنے میں جو چہ ہو، اس چہ کا حصہ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو (یعنی پھر ان سے . B نہیں ہوگی، اور امن قائم کیا جائے گا) بے شک اللہ بخشنے والا اور مہر* ن ہے۔(۸۱:۱۸،۱۹:۱۳،۳۱:۱۷،۴:۹۰)

سورۃ توبہ۔آ $ ۷۔بھلا مشرکوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے ن د- عہد کیوں کر (قائم) رہ سکتا ہے، ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے ن د- عہد کیا ہے، اَ وہ (اپنے عہد) پر قائم رہیں تو تم بھی قائم رہو۔بے شک اللہ پر ہیزگاروں کو دو -- رr ہے۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۸۔1 ان کے سوا دوسرے مشرکین کے ساتھ کوئی عہد کیسے ہو سکتا ہے۔جبکہ ان کا حال یہ ہے کہ تم پر قا* پ جا N تو نہ تمہارے معاملہ میں کسی قرا $ کا لحاظ کریں نہ کسی معاہدے کی ذمہ داری کا۔ وہ اپنی* . نوں سے تم کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔1 ان کے دل انکار کرتے ہیں۔اور ان میں اکثر فاسق ہیں (۴۲:۲۳)۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۹۔وہ اللہ کی آیتوں کے+ لے میں تھوڑا سا فا+ ہ حاصل کرتے ہیں، اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، کچھ شک نہیں کہ جو کام وہ کرتے ہیں، بُرے ہیں۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۱۰۔وہ لوگ کسی مومن کے حق میں نہ تو رشتہ داری کا* پ س کرتے ہیں نہ عہد کا۔اور وہ لوگ وہ ہیں جو حد سے اَ رنے والے ہیں۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۱۲۔اور اَ صلح کا عہد کرنے کے بعد اپنا عہد توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں حملے کرنے لگیں تو ان کے سرداروں سے . B کرو، ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں ممکن ہے کہ اس طرح وہ بھی* . ز آ جا N ۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۱۳۔مسلمانو! کیاتم ایسے لوگوں سے نہیں لڑو گے، جنہوں نے اپنی قسموں کوتوڑ ڈالا اور اللہ کے رسول کو وطن سے * ہر نکالنے کی سازش کی۔ اورلڑائی میں پہل بھی انہیں کی طرف سے ہوئی، کیاتم ان لوگوں سے ڈر گئے؟ اگر تم مومن ہوتو اللہ اس کا * دہ حق دار ہے کہ تمہارے دلوں میں اس کا خوف ہو۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۲۹۔جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے، جو نہ تو اللہ p ایمان ر p ہیں نہ آ ٓ ت کے دن p اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جنہیں اللہ نے رسول کے ذریعہ (ان کی کتابوں میں) حرام کیا ہے۔ اور نہ اللہ کے سچے دین 'سلامتی' کی پیروی کرتے ہیں، ان سے بھی B کرو، یہاں -- کہ وہ سرکشی کو چھوڑ دیں اور خوشی سے تمہارے ملک میں رہتے ہوئے زمین کا لگان (اور دوسرے کاموں کا ٹیکس) دیں کاشتکار بن کر۔ اور تکبر نہ کریں، امن سے رہیں۔

☆ سورۃ الممتحنہ (۶۰) آ $ ۸۔جن لوگوں نے تم سے دین کے * رے میں (یعنی تمہارے ضابطہء حیات کے * رے میں) B نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا، ان کے ساتھ بھلائی اور ا « ف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو ا نہیں کر*۔ اللہ تو ا « ف کرنے والوں کو دو -- ر r ہے۔

سورۃ الممتحنہ۔آ $ ۹۔اللہ تمہیں انہیں لوگوں سے دوستی کرنے کو ا کر* ہے جو تم سے دین کے * رے میں لڑے اور جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں (تمہارے دشمنوں کی) مدد کی (اور اس روش p قائم ہیں) اور جو ان سے دوستی کرے گا اللہ کے حکم سے روگر دانی کرتے ہوئے، وہی ظالم ہے۔

یت لا میں جو اللہ کے احکام درج ہیں ان p عمل کرتے ہوئے۔ # آدمی اقرار کر* ہے کہ میرا رب اللہ ہے یعنی اللہ کے احکام کو ما { ہے، تو اللہ Åم دیتا ہے۔1 اس کے خلاف * فرمانی کر* ہے اس کے لئے کیا ہے؟5 حظہ ہو:

☆ سورۃ المائ+ ہ (۵) آ $ ۵۴۔مسلمانوں! تم میں سے جو کوئی اپنے دین کو چھوڑ کر مر+ ہو جائے گا وہ جلد ہی ایسا اگر وہ پیدا کردے گا جس کو اللہ دو -- رکھے گا اور وہ اللہ کو دو -- رکھیں گے، مومنوں کے حق میں ن م ہونگے، کافروں کے لئے بہت سخت۔ اللہ کی راہ میں جہاد (p وجہد) کریں گے، اور کسی 5 مت کرنے والے کی 5 مت انہیں ڈرا نہ سکے گی۔ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اس کو دیتا ہے جو اپنے اچھے عمل سے چاہتا ہے اور اللہ p ڈی کشائش والا جاننے والا ہے (۲:۲۵۶)

☆ سورۃ C ء (۲۱) آ $ ۱۰۵۔اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے زبور (اور p آسمانی کتابوں میں) یہ لکھ * ی ہے کہ جو بھی میرے ذکر یعنی کتاب p عمل کرے گا، اس عمل کے بعد میرے نیک بندے ملک کے وارث ہوں گے۔

☆ سورۃ الحج (۲۲) آ $ ۴۱۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار دیں گے تو وہ صلوٰۃ قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بُرائی سے روکیں گے۔ تمام کاموں کا اختیار اللہ کو ہے۔

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۲۵۶۔ دین کے معاملہ میں کوئی زور نہ p دستی نہیں، صحیح * ت غلط خیالات سے الگ چھا $ کر رکھ دی گئی ہے، اب جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ p ایمان لے * ی، اس نے ا -- ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ p کچھ جاننے والا ہے۔

☆ سورۃ الاعراف (۷) آ $ ۱۶۷۔ اور تمہارے رب نے * فرمانوں کو آگاہ کر * ی ہے کہ وہ ان p قیامت -- ایسے لوگوں کو مسلط رکھے گا جو ان کو p ڈی تکلیفیں دیں گے۔ بے شک تمہارا رب جلد عذاب لانے والا اور بخشنے والا ہے۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۴۔ اور ہم نے کتاب (یعنی بنی اسرا L کے صحیفوں) میں (آپ سے پہلے پیش آنے والے حادثوں کی) خبر دے دی تھی کہ تم ملک میں دو مرتبہ یقیناً ٓ ابی کرو گے، فساد پھیلاؤ گے، اور p ڈی سرکشی کرو گے۔

سورۃ بنی اسرا L ۔آ $ ۵۔ پس # پہلے (حادثہ) کا وقت آ H تو ہم نے اپنے سخت لڑائی لڑنے والے بندے تم p مسلط کر دئے، تو وہ تمہاری بستیوں میں پھیل گئے، اور وہ وعدہ پورا ہو * ہی تھا۔

سورۃ بنی اسرا L ۔آ $ ۶۔ پھر ہم نے تم کو ان p غلبہ * ی اور مال اور اولاد کی کثرت سے تمہاری مدد کی اور تمہیں p ڈا جتھے والا بنا * ی۔

سورۃ بنی اسرا L ۔آ $ ۷۔ (اور ہم نے بتا * ی تھا کہ) اگر بھلائی کے کام کرو گے تو اپنے ہی لئے کرو گے، اور اگر بُرائی کرو گے تو اس کا * ل تمہاری جانوں p ہوگا۔ پھر # دوسرے وعدے کا وقت * ی تو ہم نے پھر اپنے بندے بھیجے* کہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد میں داخل ہو گئے تھے اسی طرح پھر اس میں داخل ہو جا N اور جو کچھ* p N، اسے توڑ پھوڑ کر * د کر دیں۔

سورۃ بنی اسرا L ۔آ $ ۸۔ امید ہے کہ تمہارا رب تم p رحم کرے (اگر تم نیک بن جاؤ) اور اگر پھر

تم وہی (حرکتیں) کروگے تو ہم بھی وہی (پہلا سلوک) کریں گے (جو جاری ہے) اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔

* یت . لا میں بتا یا H ہے کہ . # آدمی نیک کام کر* ہے اور سچا پکا مومن بن جا* ہے تو اللہ اس کو زمین میں حاکم بنا* ہے کس لئے؟ اس لئے کہ وہ اس د* میں ا « ف کرے اور اپنے او پر اللہ کے احکام کو* فذ کرے، دوسروں کو بھی حکمت عملی سے ان احکام کی* بندی کرنے والا بنائے، اور جو کوئی بھی خلاف ورزی کرے Š… Ÿ] oÊ ³ŠÊ ' کرے اس کو شریعت کے مطابق سزا دے، حکومت ملنے کے بعد بھی اگر یہ مومن اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کر* ہے تو اس کو بھی سزا ملے گی، د* میں بھی اور آ ت میں بھی، اس کے لئے ہی کہا H ہے کہ حکومت دینے کے بعد تم کو بھی آز* یا جائے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اچھے او. ے عمل دونوں قرآن میں بتا دئے گئے ہیں۔ * یت مندرجہ . لا میں 5 حظہ ہوں، ان * یت کو پڑھ کر اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے ان میں یہی درج ہے کہ ہر ا- کے ساتھ ا « ف ہو جس سے معاہدہ امن ہو، اس کی* بندی کی جائے، کسی کے ساتھ ظلم نہ کیا جائے، کسی کو زبر دستی اسلام میں داخل نہ کیا جائے، مسلم* یا غیر مسلم . کو. ا. دیکھا جائے، جس نے H ہ کیا ہو اس کو ہی سزا ملے، بے H ہ کو سزا نہ دی جائے اور . سے پہلے اپنے او پر Ã ہو کہ کہیں طاقت کے 1 میں ہم تو احکام الٰہی کی خلاف ورزی نہیں کر رہے ہیں؟ اگر ہم نے ہی خلاف ورزی کی تو اس آزمائش میں ہم فیل ہو گئے اور فیل ہونے پر وہی سزا ملے گی جو سورۃ بنی اسرا L کی * یت * ۸ میں * دوسری * یت میں درج ہے۔ اب حکومت ملنے پر کیا عمل کر* ہے وہ درج . لا * یت میں درج ہے۔

* یت . لا پڑھنے کے بعد K ن کو ہر اس * . ت کا علم ہو جا* ہے جو وہ کرے گا، K ن اچھا بھی کر* ہے اور بُرا بھی، اچھا کرنے پر اÅ م میں حکومت ملے گی اور ہر طرح کا خوف دور ہو گا اور د* اور آ ت میں عزت ملے گی۔

امن قائم کرنے کے لئے کبھی کبھی . B کر** اگ. یا ہو جا* ہے۔ یہ . # ہو* ہے، . # فسادی فساد فی الارض کرنے پر آمادہ ہو جا N، اور امن سے رہنے والوں کو امن سے نہ رہنے دیں۔ ایسا پہلے بھی ہوا ہے اور مستقبل میں بھی ہو* رہے گا، جیسے ہندوستان کی* ریخ میں ا- . B مہابھارت کے* م سے ہوئی تھی۔ یہ . B اس وقت شروع ہوئی . # کورووں نے پ+ ڈووں کو ا « ف نہ * یا، ان پر ظلم کیا۔ $ شری کرشن کے حکم پر یہ . B شروع کی گئی* ریخ میں اس کی تفصیل پڑھنے سے یہ * . ت سامنے آتی ہے کہ اس کو ہنسا (تشدد) نہیں کہا جائے

گا، بلکہ یہ . B ا « ف قائم کرنے کے لئے لڑی گئی۔ حقیقت کیا ہے یہ تو لڑنے والے جا 3 ۔ اسی طرح مجبور ہو کر محمدؐ کو بھی بہت سی جنگیں لڑنی پڑ یں ۔1 ان دفاعی جنگوں کو بھی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن جارحانہ . B لکھتے ہیں اور* . $ کرنے کی* کام کوشش کرتے ہیں کہ یہ جنگیں جارحانہ تھیں اور محمدؐ نے تلوار کے زور سے اسلام پھیلا* یا۔1 ا- ایمان دار آدمی ان جنگوں کو پڑھ کر لکھتا ہے تو اس کے قلم سے حقیقت سامنے آجاتی ہے اور ان کو جارحانہ ماننے والے تلملا اٹھتے ہیں اور اپنے** ک الزامات کو* . $ کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کرتے ہیں1* کام ہوتے ہیں، سورج پر دھول پھینکنے سے اس کی روشنی اور آب * ب میں کوئی فرق نہیں * ۔ علاوہ ازیں زمانہ میں بہت سی جنگیں ایسی بھی ہو چکی ہیں جن کے بعد د* کا امن ختم ہو H تھا، اور بعد میں امن قائم کرنے کے لئے نیک آدمیوں کو بہت محنت کر* پڑی، ایسا ہی ہو* رہے گا۔

. # نیک آدمیوں کو حکومت ملتی ہے تو ان کو جو حکم * یا H ہے وہ یہ ہے کہ غلط طر i سے . B نہیں کی جائے، یعنی جارحانہ . B کے لئے ا کیا H ہے۔ دوسری قوموں سے جو معاہدہ امن ہو گا اس کو پورا کیا جائے گا۔ اگر فریق* نی معاہدہ توڑ* ہے اور فساد پھیلا* ہے تو فساد کو ختم کرنے کے لئے . B ہوگی، اور . B میں جو قیدی بنائے جائیں گے، ان کو . B ختم ہونے پر معاہدہ امن ہو جانے کے بعد آزاد کر* یا جائے گا۔ آزاد کرنے کے تین طر j ہیں دو قرآن میں سورۃ محمدؐ میں درج ہیں ۔(۱) فدیہ لے کر آزاد کر* ۔ (۲) اگر ان پر رقم نہیں ہے تو رحم دلی کے ساتھ ان کو آزاد کر* ۔ (۳) دستور زمانہ یعنی اپنے قیدی کے + لے قیدی کو رہا کر* ۔ بہر حال ہر حا - میں قیدیوں کو آزاد کر* ہے۔ کنیز، غلام نہیں بنائے جا N گے، کسی K ن کو ذلیل نہیں کیا جائے گا۔ ہر ا- کے ساتھ ا « ف ہوگا۔ ملک میں جو بھی رہتا ہو گا وہ . و. ا. کے حقوق کے مالک ہوں گے، کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہ ہو گا۔ کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنا یا جائے گا۔ ہاں حق کی * . ت . کو بتائی جائے گی، سن کر جس کا جی چاہے اسلام قبول کر لے، جس کا جی چاہے نہ کرے۔ اس معاملہ میں آزادی ہوگی، ہر ا- کو فا+ ہ اٹھانے کے مواقع . ا. حاصل ہوں گے، . کو مدد دی جائے گی۔ اگر دو فریق مقدمہ لے کر آ N گے تو ان کا فیصلہ قرآن کے مطابق ہو گا۔ کبھی کسی بھی حا - میں مسلم کو غیر مسلم پر * جیح نہیں ہو گی اگر غلط طر i سے * جیح دی تو یہ ا « ف کا قتل ہو گا، اور یہ . ڑ H ہ ہے، جس سے اللہ* راض ہو* ہے۔ اور . # H ہ * یدہ ہونے لگتے ہیں تو اللہ ان H ہگاروں کو ہٹا دیتا ہے، دوسرے آتے ہیں۔ یہی آزمائش ہے۔

اگر دوسری قومیں اپنے مقدموں کا فیصلہ اپنی مذہبی کتابوں سے کر* چاہتی ہیں تو ان کو یہ حق * یـ

جائے گا، بشرطیکہ ان کتابوں کا غلط استعمال نہ ہوا ورا « ف قائم ہو۔ ہو۔ کسی بوڑھے، بچے عورت اور مذہبی شخص پر کوئی ظلم نہ ہوگا، کسی کو بھی غلط طر i سے اس کے حقوق سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ مسلمانوں کو کبھی بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ K نوں کو شریف اور رذیل قوموں میں تقسیم کرے۔ ا یہ مرد اور ا یہ عورت سے پیدا ہیں، عزت والا شریف وہ ہے جو متقی ہے۔ تقویٰ کے علاوہ شرافت نہیں۔

* یت لہٰ پر عمل کرنے سے د* کے + رامن قائم ہوگا اور اگر ان کی خلاف ورزی کی تو فساد ہوگا اور یہ فساد د* کے ساتھ آ ت بھی تباہ کر دیتا ہے۔ اس لئے اللہ کے بتائے ہوئے طر i کو اختیار کر کے د* میں + گی گذاری جائے اسی میں خیر ورنہ خلاف کرنے پر سخت سزا ہے۔ اللہ ہم کو نیک راستے پر جو قرآن میں درج ہے، چلنے کی توفیق » ءفرمائے۔ (تقبل)

جہاد اسلامی کے اغراض و مقاصد

قرآن مجید میں لفظ جہاد متعدد جگہوں پر * یا ہے۔ اس لفظ کا مادہ ''جہد'' ہے اور یہ متعدد معنیٰ r ہے مثلاً دین کے لئے B کرنا، پوری کوشش کرنا، پوری طاقت صرف کرنا، کسی بھی جا کام کو اچھی طرح کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت کا جھونک دینا وغیرہ وغیرہ۔ یعنی جیسا موقع ملے اس کا ویسا ہی معنیٰ 8 ۔ اور جس وقت بھی جو اہم کام ہو اس کو کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کرنا چاہے وہ دین کے لئے B ہو یا کوئی اور بھی کام ہیں اگر اہم کام کے لئے وقت پر وجہد نہ کی تو وہ کام اب ہو جائے گا اور نقصان ہو جائے گا، 1 مسلمانوں نے اکثر اس کا مطلب B اور قتال سے لیا ہے۔ جس کو پڑھ کر غیر مسلم کافی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن تو صرف جہاد، قتال، B کا ہی حکم دیتا ہے۔ ان کے اعتراض کے سامنے کچھ عالموں نے جہاد سے ہی انکار کر دیا کہ اب جہاد B قی نہیں رہی۔ اگر اس لفظ کا معنیٰ صرف B اور قتال ہی ہے تو ان کا اعتراض درست ہے۔ 1 ایسا نہیں ہے۔ اس کا معنیٰ او پر درج کر دیا H ہے۔ کل 5 کر کسی کام کو احسن طر i سے کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرنا۔ اس میں دین کی حفاظت کے لئے B بھی ہو سکتی ہے، اور ملک کے خلاف حملہ کرنے والے سے بھی B ہو سکتی ہے اور دین کی نشر و اشا (کے لئے پر وجہد بھی، اور اس طرح ہر اچھے کام کے لئے پوری پر وجہد بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس لفظ کو B کے لئے مختص کرنا ا یہ ظلم ہے۔ اور الزام تراشیوں کے لئے اعتراض کے مواقع فراہم کرنا ہے، جو غلط ہے۔ اب ذیل میں کچھ * یت درج کی

جا رہی ہیں جن میں جہاد کا ذکر ہے:

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۱۹۰۔ جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم ان سے لڑو (بچاؤ کے لئے) اللہ کی راہ میں، اور تم ظلم و * یادتی نہ کرنا۔ بلاشبہ اللہ * یادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۱۹۳۔ ان سے اس وقت تک لڑتے رہو کہ (ان کی طاقت ختم ہو جائے) آئندہ کے لئے B کا خطرہ * قی نہ رہے، اور دین خالص اللہ کے لئے ہو جائے (یعنی دین کے معاملہ پر کوئی کسی پر جبر و اکراہ نہ کر سکے) پھر اگر وہ دین میں جھگڑنے سے * ز آ جا N تو پھر تمہیں ظالموں کے سوا کسی سے B کی اجازت نہیں۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۱۷۔ لوگ آپ سے حرمت کے مہینے کے * رے میں سوال کریں گے کہ اس میں لڑنا کیسا ہے؟ کہہ دینا اس میں لڑنا بہت بڑا H ہے، 1 اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد حرام کا راستہ حق پر ستوں پر بند کرنا اور حرم کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا، اللہ کے نزدیک اس سے بھی * یادہ بُرا ہے۔ اور خون ریزی سے شدید تر ہے۔ وہ تم سے لڑتے ہی جا N گے حتیٰ کہ ان کا بس چلے تو تمہارے دین سے تم کو پھیر لے جا N (اور یہ جان لو کہ) تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا اس کے اعمال د* اور آ ت میں ضائع ہو گئے، ایسے لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۵۱۔ آ کار اللہ کے اذن (قانون) سے انہوں نے کافروں کو مار بھگا یا اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا، اور اللہ نے اسے یعنی داؤد کو طاقت اور حکمت سے نوازا تھا، جن جن چیزوں کا چاہا اس کو علم * یا، اگر اس طرح اللہ K نوں کے ا یہ ا وہ کو دوسرے وہ کے ذریعہ سے ہٹا * نہ رہے تو زمین کا Â م بگڑ جائے۔ لیکن یہ لوگوں پر اللہ کا فضل ہے کہ وہ دفع فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے۔

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۷۵۔ اور تمہیں کیا ہو H ہے کہ تم اللہ کی راہ میں B کرنا نہیں چاہتے، حالا è بے بس عورتیں اور بے بس بچے فریاد کر رہے ہیں کہ اے اللہ ہمیں اس بستی سے جہاں کے لوگ ظالم ہیں نکال لے، اور اپنی طرف سے کسی (عادل اور رحم دل) اگر وہ کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر کر۔

☆ سورۃ اآ ل (۸) آ $ ۳۹۔ اور ان لوگوں سے لڑتے رہو، یہاں تک کہ فتنہ * قی نہ رہے اور دین

. اللہ کا ہی ہو جائے (یعنی امن ہو جائے جو اللہ چاہتا ہے) اور اگر مان جا N تو اللہ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

سورۃ اآل ۔آ $ ۴۰۔ اور اگر روا دانی کریں تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا حمایتی ہے اور وہ اچھا حمایتی ہے اور اچھا مددگار ہے۔

سورۃ اآل ۔آ $ ۷۲۔ جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور H ہوں سے بھی ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے مہا. وں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی، ایسے ہی لوگ ا ـ دوسرے کے رفیق اور مددگار ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی تو . # -- وہ ہجرت نہ کریں، تم پ ان کی مدد کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ پھر بھی اگر وہ دین کے معاملہ میں تمہاری مدد چاہیں تو تم پ لازم ہے کہ ان کی مدد کرو اور جن لوگوں سے تمہارا معاہدہ ہے ان کے خلاف تم ان کی فوجی مدد نہ کرو، جنہوں نے ابھی -- ہجرت نہیں کی (معاہدے کی* پ بندی ہر حال میں لازم ہے) او* یـ در کھو! اللہ تمہارے . کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

سورۃ اآل ۔آ $ ۷۳۔ اور اللہ کے* فرمان ا ـ دوسرے کے رفیق اور مددگار ہیں۔ اگر تم بھی آپس میں ایسا نہ کرو گے (یعنی جل ٔ طر i سے ا ـ دوسرے کے رفیق و مددگار نہ بنو گے تو دشمنوں کی سازش سے) ملک میں فتنہ* پ ہو جائے گا۔ اور ۔ ڈی ٰ ابی پھیلے گی۔

سورۃ اآل ۔آ $ ۵۶۔ (اے رسول!) ان میں سے جن لوگوں سے تم نے عہد و پیمان کیا 1 ؤ* . ر * . ر اپنے عہد و پیمان کو توڑتے ہیں، اور اللہ سے نہیں ڈرتے۔

سورۃ اآل ۔آ $ ۵۷۔ اگر تم ان کو لڑائی میں* پ ؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پیچھے چل رہے ہوں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جا N ۔ کچھ عجب نہیں کہ ان کو عبرت ہو۔

سورۃ اآل ۔آ $ ۵۸۔ اور اگر تم کو کسی قوم سے دغا* . زی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہیں کی طرف N دو. ۔ا. کا جواب دو کچھ شک نہیں کہ اللہ دغا* . زوں کو دو -- نہیں r ۔

☆ سورۃ توبہ (۹) آ $ ۱۲۔ اور اگر صلح کا عہد کرنے کے بعد اپنا عہد توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے سرداروں سے . B کرو۔ ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں، ممکن ہے کہ اس طرح وہ بھی* . ز آ جا N ۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۱۳۔ (مسلمانو!) کیا تم ایسے لوگوں سے نہیں لڑو گے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور اللہ کے رسول کو وطن سے* . ہر نکالنے کی سازش کی، اور لڑائی میں پہل بھی انہیں کی جا $ سے ہوئی، کیا تم ان سے ڈر گئے؟ اگر تم مومن ہو تو اللہ اس سے* یـ دہ حق دار ہے کہ تمہارے دلوں میں اس کا خوف ہو۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۱۴۔ (مسلمانو!) ان سے لڑو اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا، اور ان کے خلاف تمہاری مدد کرے گا، اور ایمان والوں کے سارے دکھ دور کرے گا۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۷۳۔ اے رسول! کافروں اور منافقوں سے سختی کے ساتھ جہاد کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

☆ سورۃ الحج (۲۲) آ $ ۷۸۔ اور اللہ کی راہ میں . و جہد کرو (یعنی ہر نیک کام میں پوری طاقت سے کوشش کرو) جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں اپنے کام کے لئے چن لیا ہے اور دین میں تم پ کوئی تنگی (یعنی طاقت سے* یـ دہ بوجھ) نہیں رکھی۔ قائم ہو جاؤ اپ* . پ ا. اہیم کی ملت پ۔ اللہ نے پہلے بھی تمہار* م مسلم رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی مسلم* کہ رسول تمہارے لئے نمونہ اور تم لوگوں کے لئے نمونہ بنو۔ پس Ú ز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ، وہ ہے تمہارا مولیٰ، بہت ہی اچھا مولیٰ اور بہت ہی اچھا مددگار۔

آ گے ۔ ڈھنے سے پہلے ہم یہ جان لیں کہ قرآن نے مسلمان کس کو کہا ہے؟ قرآن نے مسلمان اس کو کہا ہے جو قرآن کے احکام پ عمل کرے اور پورا کا پورا اسلام میں داخل ہو جائے۔

یہ نہیں ہو سکتا کہ کچھ قرآن کی مان لیں اور کچھ اپنے Ñ کی، جو اللہ نے احکام اپنی وحی میں* زل کئے ہیں، ان کے مطابق عمل ہو اور ان کے مطابق فیصلے ہوں۔ اگر خلاف کیا تو خلاف ورزی کرنے والے کافر ہیں، ظالم ہیں، فاسق ہیں (سورۃ + ہ)۔ اس لئے ہر حال میں اللہ کا حکم ماننے والا مسلمان ہے۔ اب دیکھا جائے کہ * یـ * . لا میں اللہ کیا حکم دے رہا ہے؟

اللہ یہ حکم دے رہا ہے کہ ہر حال میں جس سے معاہدہ ہوا ہے اس کو پورا کرو، جس قوم سے معاہدہ ہوا ہے اس کے خلاف اگر کوئی مسلمان تم سے فوجی مدد مانگتا ہے تو نہیں دی جائے گی، اگر دی تو معاہدے کی خلاف ورزی ہوگی، اور معاہدے کی خلاف ورزی کرنے والا مسلمان نہیں ہے، اگر ظالم لوگ کمزور لوگوں پ ظلم کر رہے ہیں اور وہ مدد کے لئے پکار رہے ہیں تو ان کی مدد کر* ضروری ہے۔ اگر ظالم زمین میں فساد کر رہے ہیں تو ان

کے فساد کو ختم کرنے کے لئے .B کرٗ ضروری ہے، اگر فریق* نی .B سے* زآجائے تو پھر .B نہیں ہو گی۔اگر کسی قوم سے خطرہ ہو جس سے معاہدہ ہے تو پہلے اس سے معاہدہ ختم کرٗ ہے پھر اس سے .B ہو گی۔کبھی بھی اسلام جارحانہ .B کی اجازت نہیں دیتا، .B صرف دفاع کے لئے ہونی ہے اور نہ ہی .B کے ذریعہ کسی کو مسلمان بنا* ہے۔نبیؐ نے کبھی بھی کسی قوم پر اپنی طرف سے حملہ نہیں کیا اور نہ ہی اجازت دی۔ آپؐ نے مجبوری کی حا ت میں .# دشمنوں نے مکہ سے بھی ظلم کر کے نکال د* اور مدینہ میں بھی امن کے ساتھ نہ رہنے د* مدینہ آ کر حملہ کر د* ، $. .B کے لئے* ہر آئے اور دفاعی .B کی -* ت* .لا* قرآن کی کسی بھی آ $ میں یہ نہیں ہے کہ اپنی طرف سے .B کی شروعات کی جائے۔

اس لئے مسلمانوں اور ساتھ میں پوری نوع K نی کو قرآن کا صرف ا- پیغام ہے کہ اس د* میں امن قائم کرو، کسی پر ظلم نہ کرو۔اور اگر کسی پر کوئی ظلم کرٗ ہے، فساد فی الارض کرٗ ہے تو اس کو سزا دو، امن قائم کرنے کے لئے۔ .# امن قائم ہو جائے تو .B ختم۔اسلام زبر دستی نہیں کرٗ ہے، جس کا دل چاہے جس مذہب کو اختیار کرے'' Ÿ [Ò333†[å Ê33o [0̈3 ,m3à XX۔اب ہم کو سمجھ 8 چاہئے کہ نہ تو قیامت -- جہاد (بمعنی .B) ختم ہوا ہے اور نہ ہی بغیر کسی وجہ کے جہاد کرنے کی اجازت ہے، جہاد کے معنیٰ بہت ہیں، جس وقت جو کام اہم ہو اس میں پوری طاقت لگا کر اس کوا م -- پہنچا* ، یہی جہاد ہے، نہ کہ صرف .B ۔اجتہاد بھی اسی ضمن میں * ہے، یعنی مسائل میں غور وفکر کرٗ ، سوجھ بوجھ۔ہر ملک اپنی سرحدوں کی حفاظت کرٗ ہے اور + رون ملک شرارت کرنے والوں کو قابو میں ر p کے لئے . وجہد کرٗ ہے۔اگر اس . وجہد میں پوری طاقت صرف نہ ہو گی تو سرحدیں غیر محفوظ ہو جا N گی اور دشمن + رگھس آئے گا، اس کام کو کرنے کے لئے دفاعی .B ضروری ہے۔کبھی کبھی دشمن کا تعاقب کرنے کے لئے سرحد سے* ہر بھی جا*پ* ہے، کیوè دشمن کا زور تو*ٗ ضروری ہے، لیکن سرحد کی حفاظت ہو* + رون ملک فسادیوں کو ختم کرٗ ہو* کمزوروں کی فر*دپ ان کی مدد کرٗ ہو، یہ . کام قرآن میں درج قانون کے مطابق ہوں گے ا« ف کے ساتھ۔آج کل جس طر i سے امریکہ پوری د* میں کر رہا ہے وہ ا« ف نہیں ہے بلکہ دہشت اگر دی ہے اور قرآن اس دہشت اگر دی کی اجازت نہیں دیتا۔قرآن ہر کام کو چاہے وہ .B ہو* اور دوسرے کام ہوں ان کو پوری صلا A اور ا« ف کے ساتھ کرنے کا حکم دیتا ہے۔اسلام کبھی جارحانہ .B کی اجازت نہیں دیتا اور محمدؐ نے بھی کبھی جارحانہ قدم نہیں اٹھا* ۔بعد کو جس نے بھی جارحانہ .B کی وہ غلط ہے، اس غلط قدم کو اسلام سے جو*ٗ در --

نہیں ہے، وہ غلط قدم ان* م نہاد مسلم حکمرانوں کا کام ہے۔اسی طرح جیسے پوری د* کے دوسرے مذاہب کے لوگ غلط طرح سے جارحانہ .B کرتے ہیں، ان مسلم حکمرانوں کو بھی د* کے دوسرے حکمرانوں کے مثل دیکھا جائے نہ کہ اسلام کا* م لیکر ان کو مسلمانوں کا عمل قرار د* جائے۔

فی زمانہ جہاد کا جو معنیٰ بنا* جا* ہے وہ بھی غلط ہے، ا« ف قائم کرنے کے لئے .B جہاد قیامت -- جاری رہے گا، وہ کبھی ختم نہیں ہو گا، اور اپنی حفاظت کے لئے ہر ملک .B وجہاد کرٗ ہے، پھر مسلمانوں پر ایسی .B کرنے پر الزام کیوں لگا* جا* ہے، علماء بھی اپ* ت پر A* نی کر لیں۔

آجکل جو خودکش حملے مسلم* غیر مسلم کر رہے ہیں وہ* لکل* طل ہیں، غلط ہیں کیوè ان سے ز* دو* H ہ بچے، بوڑھے عورتیں ہلاک ہوتے ہیں۔ان حملوں کو ختم کرٗ بہت ضروری ہے۔اگر ظالم سے مقابلہ کرٗ ہے تو میدان .B میں کرو۔اور ہر حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی پوری قوت سے ان خودکش حملوں کو روکے۔

جہاد کا مطلب جاننے کے لئے ا- مثال اور دیکھئے، کوئی بھی آدمی مکان بنا* ہے** غ لگا* ہے، تو یہ کام کرنے کے بعد وہ ان چیزوں سے غافل نہیں ہو جا* ، بلکہ ہر وقت ان کی دیکھ بھال میں اپنی پوری قوت صرف کرٗ رہتا ہے۔مکان میں اگر کہیں سے* پنی * ہے تو اس کو روکتا ہے، کہیں سے ا M نکل جائے تو اس کو لگا* ہے، اگر نہ لگائے تو* پنی کا زور ز* دہ ہو جائے گا اور مکان اگر جائے گا۔ایسے ہی* غ کی دیکھ بھال کرنی ہے تبھی وہ پروش* پائے گا۔ایسے ہی ملک میں امن قائم کرنے کے لئے . وجہد کرنی ہے، وہ .B کی شکل میں بھی ہو سکتی ہے اور دوسرے کاموں کی شکل میں بھی۔ .# ملک میں امن قائم ہو جائے گا اور اس کے قائم کرنے والے اگر اس سے غافل ہو گئے تو پھر فسادی امن کو غارت کر دیں گے۔اس لئے فسادیوں کو قابو میں ر p کے لئے فوج کو ہر وقت ہر جگہ چوکس رہنا ہے اور ہر گھات کی جگہ میں بیٹھ کر دیکھ بھال کرنی ہے۔ .B کے علاوہ رعا* کے فا+ ے کے کام بھی کرنے ہیں۔ان میں بھی . وجہد کرنی ہے۔جو حکومت رعا* کے کاموں سے غافل ہو جاتی ہے تو اس کا خاتمہ ہو جا* ہے۔اور جو حکومت رفاہ عام کے کام کرتی ہے وہ برقرار رہتی ہے، 1 یہ کام .# ہوتے ہیں .# حکومت ہر شعبہ میں . وجہد (جہاد) کرتی ہے۔ایسا ہر ا- ملک کر رہا ہے، جو قرآن نے بتا* ہے پھر مسلمانوں پر ہی الزام کیوں؟ اس لئے . وجہد (جہاد) ہر اہم کام جس سے امن قائم رہے، میں محنت کرٗ فرض ہے۔اس سے غفلت بر تنا منا . نہیں ہے۔رہا سوال* م کا تو اس کو کسی بھی* م سے پکار h ہیں، لیکن در -- کام میں جہاد کو غلط کہنے والے* دان ہیں، اور وہ بھی ظالم ہیں جو اپنے

مفاد کی خاطر دوسروں کو غلام بنانے کے لئے .B کرتے ہیں، ایسی جنگیں ہوتی رہی ہیں اور آج بھی ہو رہی ہیں۔آ میں جان لیں کہ ہر اہم کام جس وقت سامنے آئے اس میں پوری محنت سے . وجھد کر* جہاد ہے نہ کہ جارحانہ .B ،جس سے دوسروں کو غلام بنا* یا جائے۔

جنگی قیدی

.B میں پکڑے قیدیوں کو مسلمانوں نے مال غنیمت میں شمار کیا ہے اور ان کو غلام کنیز بنا8 جلو قرار* دیا ہے۔نیز کنیز یعنی لو+ ی کے ساتھ نکاح کے بغیر مباشرت کو جلو کر لیاH یا ہے۔اگر کوئی اس کو . ا کہتا ہے تو اس کے خلاف محاذ آرائی کی جاتی ہے اور دلیل سورۃ المومنون (۲۳) کی* یت ۵:۶:۷ سے دی جاتی ہے، جو صحیح نہیں ہے۔ماملکت وہ ہیں جن کو حفاظت میں رکھا جائے۔

سورۃ المومنون (۲۳) آ$ ۵۔جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

سورۃ مومنون۔آ$ ۶۔بجز اپنی بیویوں اور ماملکت کی لو+ یوں کے، یقیناً یہ 5متوں میں سے نہیں ہیں ۔(صحیح ت جمہ یہ ہو* چاہئے: ''بجز اپنی بیویوں اور ماملکت (جن سے نکاح ہوا ہو) یقیناً یہ 5متوں میں سے نہیں ہیں)

سورۃ مومنون۔آ$ ۷۔جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں، وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

اس مسئلہ پر کیا تفسیر درج کی ہے، 5حظہ ہو:

اس سے معلوم ہوا کہ متعہ کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں ہے اور جنسی خواہش کی تسکین کے لئے صرف دو ہی جلو راستے ہیں (۱) بیویوں سے مباشرت (۲) لو+ ی سے ہم بستری۔ بلکہ اب صرف بیوی ہی اس کام کے لئے رہ گئی ہے۔کیوè اصطلاحی لو+ ی کا وجود فی الحال ختم ہے* ہم .# کبھی بھی حالات نے اسے د* .رہ وجود پر کیا تو بیوی ہی کی طرح اس سے مباشرت جلو ہو گی۔

تفسیر اور ت جمہ مولا* محمد جو* اگڑھی کی ہے۔اور تقریباً سبھی علماء بھی یہی کہتے ہیں۔کیا قرآن لو+ ی غلام بنانے کی اجازت دیتا ہے؟ یہ* .ت قرآن سے معلوم کرتے ہیں:

☆ سورۃ محمدؐ (۴۷) آ$ ۴۔تو .# کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو تو اگ د 3 مار* یعنی کاٹنا ہے۔

(کیوè .# .B میں قتال ہو* ہے تو دونوں فریق ا یک دوسرے کی اگ د 3 کاٹتے ہیں) یہاں ت- کہ وہ مغلوب ہو جا N ۔مخالفانہ کاروائیاں کرنے کی طاقت ختم ہو جائے، وہ ایسی حا میں ہو جا N کہ وہ اپنے ہتھیار ڈال دیں تو ان کو اگ فتار کر لو۔امن ہونے کی حا میں (ان قیدیوں کو اپنے قیدیوں کے+ لے میں چھوڑ دو* یا فدیہ لے کر چھوڑ دو۔اگ کسی کے* پ س رقم نہیں ہے تو رحم کر کے چھوڑ دو۔ ہر حال میں قیدیوں کو رہائی ملنی ہے۔اور اگ اللہ چاہتا تو آپ ہی+ لہ لے8 ۔1 یہ آپس میں .B اس لئے ہوتی ہے کہ ا ی- دوسرے سے جانچے جاؤ کہ کون مومن ہے اور کون منافق۔اور جو اللہ کی راہ میں .B کرتے ہوئے مارے جا N گے اللہ ہر اگ ان کے عمل ضائع نہیں کرے گا۔

اس آ$ میں صاف کہاH یا ہے کہ جنگی قیدی ہر حا میں رہا کئے جا N گے۔فدیہ لے کر، بغیر فدیہ کے* یا قیدیوں کے+ لے میں قیدی۔تو پھر غلام کنیز کا سوال کہاں سے آH یا؟ اور وہ بھی بغیر نکاح کے کنیز کے ساتھ مباشرت کر* ۔ یہ تو قرآن کے خلاف ہے۔قرآن کا حکم واضح ہے کہ کسی ایسی عورت سے جس سے نکاح ہو سکتا ہے مباشرت نکاح کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ ہر قیدی کو رہا کر* ہے۔ہاں ماملکت کا مسئلہ ہے وہ میں پہلے لکھ چکا ہوں اس کو دیکھو کہ ماملکت ایمان کیا ہے۔ یہ اور جان لو کہ اللہ نے نکاح حرام کیا ہے ان میں سے کسی بھی عورت سے کسی بھی طور پر نکاح نہیں ہو سکتا نہ مباشرت۔1 ماملکت سے ہو سکتا ہے، وہ ماملکت جو شوہر والی ہو 1 قید ہو کر تمہاری حفاظت میں آ جائے اور جا* نہ چاہے تو وہ بھی نکاح میں آ سکتی ہے، اس سے نکاح جلو ہے۔ماملکت وہ ہے جو آزاد ہو کر اپنے ملک جا* نہ چاہے، ہو سکتا ہے کہ اس کا وہاں پر کوئی عزیز نہ رہا ہو* یا قید میں رہتے ہوئے اس نے اسلام کی تعلیم سنی ہو اور وہ مسلمان ہوH یا ہو گئی ہو، تو ایسے آدمی* یا عورت، اسلامی ملک میں رہنا پسند کریں گے۔1 اسلامی ملک میں بھی اپنے طر i سے آزاد رہنا ان کے لئے منا . نہ ہو گا بہت خطرے سامنے آ N گے، اس لئے اسلامی حکومت ان کو اپنی تحویل میں یعنی اپنی حفاظت میں لے کر ایسی جگہ پر رکھے گی جہاں ان کو کوئی شو یا آدمی پریشان نہ کرے۔اور اس شعبہ کا ا ی- حاکم ہو گا۔ایسےK نوں کے نکاح کے* .رے میں اللہ نے کیا فرما* یا، 5حظہ ہو:

☆ سورۃK ء۔آ$ ۲۵۔اور جو کوئی تم میں سے اس چیز کی طاقت نہ رکھے کہ وہ نکاح کرے خا+ انی آزاد مومنہ عورتوں سے تو وہ کافر معاشرے سے آئی ہوئی نومسلمہ خواتین (ماملکت ایمان) سے، جو تمہاری حفاظت میں ہوں اور نکاح کے لائق ہوں، مومنہ عورتوں سے نکاح کرے (جن کا امتحان ہو چکا ہو ۶۰:۱۰)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارے ایمان کو اچھی طرح جا{ ہے۔تم . آپس میں ا ِ دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پھر تم کافر معاشرے سے آئی ہوئی نو مسلمہ (ماملکت ایمان) عورتوں کے ساتھ ان کے مالکوں کی رضامندی (یعنی شعبوں کے حاکموں کی) کے ساتھ نکاح کرلو، اوران کے مہر معروف طر i سے ادا کر*۔ وہ نکاح دائم میں رکھی جانے والی ہوں نہ کہ صرف مستی کرنے والی اور نہ چھپی* ری کرنے والی۔ پھر # وہ نکاح کرلیں اور اس کے بعد بے حیائی کریں تو ان کے لئے اس سزا سے نصف سزا مقرر کی جاتی ہے جو خا+ انی شریف عورتوں کیلئے مقرر ہے۔ یہ حکم تم میں سے اس کے لئے ہے جسے جنسی بے راہ روی کا + یشہ ہو۔ اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے۔ اور اللہ بخشنے والا اور مہر* ن ہے۔

قرآن کے حکم کے مطابق جنگی قیدیوں کو ہر قیمت پر چھوڑ* ہے، ان کو غلا* کنیز نہیں بنا* جائے گا۔ غلا* کنیز بنانے کا مطلب یہ ہوا کہ ان کو ذلیل کر* ہے۔ # کہ قرآن کہتا ہے کہ (''اور ہم نے عزت دی اولاد آدم کو'' سورۃ بنی اسرا L آ $ ۷۰) اس حکم کے تحت K نوں کو غلام کنیز بنا کر ذلیل نہیں کیا جائے گا۔ اور سورK ء کی آ $ ۲۵ کے تحت ان ماملکت ایمان سے اگر مباشرت کا تعلق قائم کیا جائے گا تو نکاح کے ساتھ ہو گا اور اس عورت کو اس کا حق * جائے گا، اس حکم سے* $ ہوا کہ بغیر نکاح کے کسی عورت سے مباشرت غلط اور * ہے۔ اگر کنیز (جبکہ یہ اصطلاح غلط ہے) سے بغیر نکاح کے مباشرت جا* ہوتی تو اس آ $ میں نکاح کی شرط نہ ہوتی بلکہ یہ کہا جا* کہ اگر تم کو کوئی آزاد اور خا+ انی عورت شادی کے لئے نہ ملے تو اپنی خواہش Ñ ماملکت ایمان یعنی کنیز * یوں سے بغیر نکاح پوری کرلو، جبکہ ایسا نہیں ہے۔ نکاح کی شرط پورے حقوق کے ساتھ ہے۔ اس لئے بغیر نکاح کنیز سے مباشرت، اسلام اور مسلمانوں پر ا ِ+ ú داغ ہے جو ایسا کر* ہے اس کو اپنے عمل کی اصلاح کرنی چاہئے۔ اور اس قبیح عمل کو چھوڑ کر توبہ کرنی چاہئے۔

آ* میں لکھا جا رہا ہے کہ جنگی قیدیوں کو امن قائم ہونے پر ہر قیمت چھوڑا جائے گا۔ اور جو آزاد ہونے پر اپنے ملک واپس نہ جاتے ہوئے مملکت اسلامیہ میں ہی رہنا پسند کریں گے ان کو وہ مسلم ملک اپنی حفاظت میں لے کر ا ِ شعبہ کے تحت رکھے گی۔ اس شعبہ کا ا ِ حاکم ہوگا جو اس حاکم کے تحت رہیں گے ان کو ماملکت ایمان کہا جائے گا۔ اور ان میں سے جو نکاح کر* چاہیں گے وہ نکاح کر h ہیں، ان کو * ی، کنیز* غلام نہیں کہا جائے گا۔ ایسا کہنا K M کی توہین او+ لیل ہے۔ اور نہ ہی ان عورتوں سے بغیر نکاح مباشرت کی جائے گی۔ جو اس عمل کو کرu اس کو قرآن کے مطابق سزا دی جائے گی۔ کیوè یہ کام کھلا* کاری ہے۔ اس

* رے میں قرآن کی سورۃ نور (۲۴) کی آ $ ۳۲ بھی 5 حظہ ہو:

☆ سورۃ نور۔ آ $ ۳۲۔ اور اپنی قوم کے مرد، عورتوں (بیوہ* کنواری) کے نکاح کر* کرو (جو اس لائق ہوں) اور جو تمہارے 5 زموں میں سے نیک مرد عورتیں ہوں (رائج الوقت* جمہ میں ہے کہ جو تمہارے غلام، کنیز، * یں ہوں) ان کے بھی نکاح کر* کرو۔ اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔ اور اللہ وسعت والا اور . کچھ جاننے والا ہے۔

اس آ $ میں عالموں نے ''ÜÛ'' کا* جمہ * ی کنیز کیا ہے، اور کہا ہے کہ ان کے نکاح کر* کرو، عجیب* ت ہے، اللہ کے حکم کے مطابق کنیز کا نکاح بھی کرا رہے ہیں اور کنیز سے بغیر نکاح کے مباشرت بھی۔ اپنے اس* جمہ کو دیکھ کر ہی غور کر e کہ # اللہ کنیز (حالاè کنیز* جمہ ہی غلط ہے) کا نکاح کرا رہا ہے تو وہ بغیر شوہر کے کیسے رہے گی اور کیسے اس سے مباشرت ہوگی؟ اگر بغیر نکاح کے مباشرت جا* ہوتی تو آ $ میں نکاح کی قید نہ ہوتی بلکہ یہ ہو* کہ * ی سے بغیر نکاح کے مباشرت کرو، اگر وہ چاہے اور نہ چاہے تو نہ کرو۔

اس لئے ہر قیمت پر ماملکت ایمان سے نکاح کے بعد ہی مباشرت ہوگی۔ ماملکت کا* جمہ کنیز، * ی، غلام کر* ہی غلط ہے۔ اس کا مطلب ہو* ہے کہ جن کا مالک ہوا تمہارا عہد۔ یعنی جن کو تم نے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ قرآن میں ماملکت کی تعریف یہ ہے کہ

☆ سورK ء۔ آ $ ۲۴۔ اور شادی شدہ عورتیں بھی حرام ہیں سوائے نو مسلم شادی شدہ عورتوں کے (ماملکت) جو مسلمان ہو کر تمہارے داہنے ہاتھ یعنی تمہاری حفاظت میں آ جا N (ماملکت ہو جا N)۔

سورK ء۔ آ $ ۲۵۔ ان سے نکاح کرلو، یہ اللہ نے تم پر فرض کر* ہے۔

یہ ہے ''ماملکت ایمان''۔ نہ کہ * ی، کنیز۔ اللہ ہمیں قرآن سمجھنے کی توفیق دے۔ (تقبل)

زنا اور اس کی سزا

* ا ِ قبیح فعل ہے اس کو اللہ نے اپنے کلام میں * ا عمل یعنی H ہ بنا* ہے، اور کہا ہے کہ اس کے قری $ نہ جا* اس عمل سے معاشرہ گندہ ہو* ہے۔ قرآن کے مقابلہ میں مسلم قانون کے مطابق عالموں نے * کی جو سزا مقرر کی ہے وہ ہے ''شادی شدہ کو سنگسار کر کے مار ڈالنا اور کنوارے کو سو (۱۰۰) کوڑے اور جلاوطن

کرنے کی سزا''۔اب دیکھا جائے کہ یہ سنگساری کی سزا کس ما: سے مقرر ہوئی ہے؟ کیا قرآن میں اس کی اجازت ہے؟اسی طرح سو(۱۰۰) کوڑے کی سزا کا کیا ما: ہے؟

سنگسار کرنے کے لئے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ا- آ$ ''آ$ رجم'' سنگسار کرنے کے لئے *: زل ہوئی تھی اور بعد میں اس آ$ کو تلاوتاً منسوخ کر*یH 1 اس کا حکم* .قی رہا، وہ آ$ ذیل میں درج ہے۔اہل علم حضرات اس آ$ پ غور کریں اور بتا N کہ کیا اللہ کی طرف سے ایسے الفاظ میں کوئی آ$*: زل ہوسکتی تھی،جس کے الفاظ مفہوم کا ساتھ نہیں دے رہے،اور کیا اللہ کو یہ معلوم نہ تھا(اُ* .للہ) کہ یہ آ$ بعد کو منسوخ کرنی پڑے گی۔اَ/ قرآن میں*: سخ منسوخ کو تسلیم کرلیا جائے،جیسا کہ تسلیم کیا جارہا ہے تو اللہ کے علم میں بھی کمی ظاہر ہوتی ہے(اُ ذ) اور قرآن کو مخلوق تسلیم کر*: پڑے گا۔ .# کہ یہ مخلوق ماننا بھی غلط ہے۔عباسی دور میں اس پ .ڑی بحث ہوئی تھی۔او .ڑے .ڑے عالم دین قرآن کو مخلوق تسلیم کررہے تھے،اور جو عالم قرآن کو مخلوق تسلیم نہیں کررہے تھے ان کو .ڑی سخت سزا N دی گئیں،بعد میں یہ مسئلہ ختم ہوا،اور اعلان کیاHی کہ قرآن مخلوق نہیں ہے بلکہ قدیم اور اللہ کا امر ہے اس لئے اس میں کوئی*: سخ منسوخ نہیں ہے۔

اس لئے قرآن میں کوئی ایسی آ$*: زل نہیں ہوئی تھی جس کو بعد میں منسوخ کر*: پڑا ہو۔اس لئے یہ آ$ اور اس کی*: G میں جملہ رد* یت موضوع ہیں*: ہم آ$ لکھ رہا ہوں،غور کریں۔ èíqú]âô^ûú]ô ''Ünûôø^ûçøö]æøö] àø{Yô^ùçø^ûçøpùôø^ø]ô ''بوڑھا بوڑھی۔ .#+ کاری کریں تو انہیں سنگسار کرو،اللہ سے ڈرانے کے لئے،اللہ ز. د - اور حکیم ہے۔آ$ میں الفاظ]ö èí³³n ö]æ î³³n ö] 'ہے جن کا- جمہ 'بوڑھا بوڑھی' ہے،اور یہی - جمہ ہر عالم کر*: ہے۔پھر اس لفظ کو شادی شدہ کس قاعدے سے*: H*ی۔ کیا اللہ کو شادی شدہ کی عربی معلوم نہ تھی(اُ ذ) جو اس نے شادی شدہ کی جگہ بوڑھا بوڑھی*: زل کیا اور وہ بھی منسوخ کر*ی۔شادی شدہ کی عربی کیا ہے؟5 حظہ ہو: èqàûø³³jøöt â^ø³³jøö ''۔ .# شادی شدہ کی عربی tæ^³³jÚ' ہے تو آ$ میں کیوں نہیں؟ .# آ$ میں یہ لفظ نہیں ہے تو یقیناً ''ö]n³î X' والی آ$ موضوع ہے اور و*: زل نہیں ہوئی،اور نہ اللہ کا حکم سنگسار کرنے کا ہے۔

اللہ کا کیا حکم ہے؟ وہ قرآن کی مندرجہ ذیل* یت میں درج ہے،5 حظہ ہو:

☆ سورۃ نور(۲۴) آ$ ا۔یہ ا- سورۃ ہے جس کو ہم نے*: زل کیا اور اسے ہم نے فرض کیا(کہ اس کے احکام کی* پبندی کی جائے) اور اس میں ہم نے صاف صاف ہد* یت*: زل کی ہیں شا+ کہ تم سبق لو۔

سورۃ نور۔آ$ ۲۔زا6عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ا- کو سو(۱۰۰) کوڑے مارو،اور ان پ - س کھانے کا .: بہ اللہ کے دین(قانون) کے معاملہ میں تمہارے ہاتھ نہ پکڑے یعنی ان پ - س نہ آئے۔اَ/ تم اللہ اور روز آ: پ ایمان رp ہو،اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ا- اَ/ وہ موجود رہے۔

سورۃ نور۔آ$ ۳ +. کار مرد تو+. کا* مشرک عورت کے سوا نکاح نہیں کر*: اور +. کار عورت بھی +. کا* مشرک مرد کے سوا اور سے نکاح نہیں کرتی۔اور یہ مومنوں پ حرام ہے۔

اس مسئلہ پ لکھنے سے پہلے مندرجہ ذیل* یت مر+ لکھی جارہی ہیں۔

☆ سورۃK ء۔آ$ ۲۵۔اور جو کوئی تم میں سے اس چیز کی طاقت نہ رکھے کہ وہ نکاح کرے خا+ انی آزاد مومنہ عورتوں سے تو وہ کافر معاشرے سے آئی ہوئی نو مسلمہ خواتین(مامملکت ایمان) سے،جو تمہاری حفاظت میں ہوں اور نکاح کے لائق ہوں،مومنہ عورتوں سے نکاح کرے(جن کا امتحان ہو چکا ہو۶۰:۱۰) حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارے ایمان کو اچھی طرح جا{ ہے۔تم . آپس میں ا- دوسرے کے ہم جنس ہو۔ پھر تم کافر معاشرے سے آئی ہوئی نو مسلمہ(مامملکت ایمان) عورتوں کے ساتھ ان کے مالکوں کی رضامندی (یعنی شعبوں کے حاکموں کی) کے ساتھ نکاح کرلو،اور ان کے مہر معروف طر i سے ادا کر*:۔وہ نکاح دائم میں رکھی جانے والی ہوں نہ کہ صرف مستی کرنے والی اور نہ چھپی* ری کرنے والی۔پھر .# وہ نکاح کرلیں اور اس کے بعد بے حیائی کریں تو ان کے لئے اس سزا سے نصف سزا مقرر کی جاتی ہے جو خا+ انی شریف عورتوں کیلئے مقرر ہے۔یہ حکم تم میں سے اس کے لئے ہے جسے جنسی بے راہ روی کا+ یشہ ہو۔اور اَ/ صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے۔اور اللہ بخشنے والا اور مہر* .ن ہے۔

☆ سورۃ ا :اب(۳۳) آ$ ۳۔نبی کی بیویو!تم میں سے جو کسی صریح فحش حر - کا ارتکاب کرے گی تو اسے دہرا عذاب*ی جائے گا۔اللہ کے لئے یہ بہت آسان ہے۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۳۲۔اور*: کے قر$ بھی نہ جاؤ،بے شک وہ بے حیائی(فحش) ہے اور بُرا راستہ۔

سورۃ نور کی* یت ۲/۳ میں زانی مرد اور عورت کی سزا اللہ نے سو(۱۰۰) کوڑے بتائی ہے۔آ$ میں یہ کوئی قید نہیں ہے کہ عورت آدمی شادی شدہ ہی*ی نہیں۔صرف ا-* .ت 'زانی' بتائی ہے۔اَ/ یہ سزا غیر شادی شدہ کی ہوتی،اللہ ضرور آ$ میں وضا # کر*: کہ یہ سزا غیر شادی شدہ کی ہے اور سنگسار شادی شدہ کی

سزا ہے۔1آ$ میں کوئی قید نہیں ہے اور حقیقت میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی یہی سو(۱۰۰) کوڑے کی سزا ہے۔1 ہمارے یہاں اللہ کے فرض کئے ہوئے قانون کو یہ کہہ کر+ ل*یـ کہ محمدؐ نے شادی شدہ کی سزا سنگساری بتائی ہے، کس قانون سے بتائی ہے؟ جواب دیتے ہیں کہ ا- آ$* زل ہوئی تھی جس میں شادی شدہ کی سزا سنگساری ہے، اور وہ آ$ تلاوت میں منسوخ ہوگئی 1حکم* قی ہے۔ اور اس آ$ کا مطلب بتا* جا* ہے کہ بوڑھی عورت اور بوڑھا آدمی (èín ö] æ în ö]) *کرے تو اس کو سنگسار کر دو اور مار دو۔

☆ بخاری* رہ ۲۸، کتاب المحاربین، حد$ ۳۰ ے میں حضرت عمرؓ کی * نی کہا* H ہے کہ ''مجھے خوف ہے کہ لوگ یہ کہہ کر گمراہ نہ ہو جا N کہ ہم سنگسار والی آ$ (آ$ رجم) قرآن میں* پتے۔ # کہ یہ آ$ محمدؐ* زل ہوئی تھی آپؐ نے اس پر عمل کیا اور ہم نے اسے* دکیا اور عمل کیا۔

ا- حد$K ئی میں ہے اس کو بھی 5 حظہ کریں:

☆ K ئی میں ابی بن کعبؓ سے روا$ ہے کہ سورۃ ا اب، سورۃ بقرہ کے. ا* یـ اس سے بھی. ڑی تھی، اس میں آ$ رجم بھی تھی۔ لیکن اس کی بہت سی دوسری آیتوں کے ساتھ یہ بھی اُٹھالی گئی۔ اس روا$ کی سند کو حافظ ابن کثیر نے حق قرار* یـ ہے۔ یہ سورۃ ۵ھ میں مدینہ میں* زل ہوئی۔

غور طلب* ت یہ ہے کہ حضرت عمرؓ یہ اقرار کر رہے ہیں کہ آ$ رجم* زل ہوئی تھی اور اب قرآن میں نہیں ہے۔ تو قرآن میں لکھی کیوں نہیں؟ . # کہ عمرؓ کے کہنے پر ہی ابوبکرؓ کے حکم سے قرآن جمع ہو کر لکھا H ۔ ا- روا$ یہ ہے کہ عثمانؓ نے قرآن کو جمع کیا۔ اور ا- روا$ یہ ہے کہ محمدؐ کی حیات میں ہی قرآن جمع ہو چکا تھا۔ اور وہ چار صحابی تھے جنہوں نے لکھا تھا۔1 حقیقت یہ ہے کہ قرآن کو محمدؐ کی حیات مبارکہ میں، آپؐ کی نگرانی میں ہی لکھا جا چکا تھا۔ اور قرآن کی جلدیں ہر جگہ محفوظ حا - میں ہی جا چکی تھیں۔ نہ ابوبکرؓ نے جمع کیا نہ عثمانؓ نے۔ یہ . روایتیں موضوع ہیں، اور بخاری میں جن چار صحابیوں کا ذکر ہے تو انہوں نے اپنے طر i سے Ð ادی طور پر اور ان کے ساتھ د v نے بھی قرآن کو لکھ لیا تھا۔ یہ روایتیں جن میں محمدؐ کے بعد لکھے جانے کی *ت کہی گئی ہے، . موضوع ہیں۔ بھلا ا- اتنی اہم کتاب، ضابطہ حیات، جو کہ قیامت -- رہنا ہے، محمدؐ منتشر حا - میں چھوڑ کر کیسے رخصت ہو h تھے؟ اس طرح کی* تیں ا- نہ د - سازش ہیں۔

اس لئے نہ تو آ$ رجم* زل ہوئی، نہ اس پر کسی نے عمل کیا، نہ ہی کوئی آ$ منسوخ ہے، نہ* سخ۔

اب دیکھا یہ جائے کہ قرآن کی روشنی میں زانی کی سزا سو(۱۰۰) کوڑے ہے* یـ سنگسار کر کے مار دینا؟

سورۃ K ء(۴) آ$ ۲۵ میں شادی شدہ مملکت ایمان کی سزا* کرنے پر آدھی بتائی گئی ہے۔ اور سورۃ ا اب(۳۳) آ$ ۳۰ میں شادی شدہ کی سزا پر جس فحش کا لفظ* یـ ہے، جو سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۳۰ میں * کے لئے* یـ ہے، ایسے ہی 'عذاب' کا لفظ جو سورۃ نور (۲۴) کی* یت ۱/۲ میں کوڑوں کی سزا کے لئے استعمال ہوا ہے، یہی لفظ 'عذاب' سورۃ ا اب (۳۳) آ$ ۳۰ میں* یـ ہے، جس میں عذاب د H بتا H ہے، یعنی دو سو (۲۰۰) کوڑے۔

اب ایمان داری سے فیصلہ* ہے کہ سزا کون سی ہے، اگر شادی شدہ کی سزا رجم تسلیم کر لی جائے، جیسا کہ رائج ہے، تو رجم میں آدھی اور دوگنی کیسے ہوگی؟ دوگنی، آدھی* چوتھائی تو اس عدد کی ہو سکتی ہے جس کی تعداد معلوم ہو، اور جس کی تعداد معلوم نہ ہو تو اس کی آدھی* دوگنی کیسے ہو سکتی ہے؟ . # کہ سنگساری میں زانی کو پتھر مارتے مارتے ہی ختم کر* جا* ہے، وہ پہلے پتھر میں بھی مر سکتا ہے اور دو سو پتھروں کے بعد بھی * ہ رہ سکتا ہے۔ پتھروں کا وزن بھی مختلف ہو سکتا ہے۔ ایسی حا - میں پتھروں کی سزا دوگنی کیسے ہو سکتی ہے؟ جبکہ ۴:۲۵ میں شادی شدہ کی آدھی سزا ہے اور ۳۳:۳۰ میں شادی شدہ کی دوگنی سزا ہے۔

اس سے* $ ہوا کہ رجم کی سزا کا کوئی وجود ہی نہیں ہے صرف اور صرف سو(۱۰۰) کوڑوں کی سزا ہے چاہے شادی شدہ ہو* غیر شادی شدہ۔

رو* یت میں کہا H ہے کہ آ$ رجم تور$ میں ہے، اور محمدؐ نے اس کو دیکھ کر ہی زانی کو یہ سزا دی اور مقرر کی۔ اور کہا جا* ہے کہ اس سزا کو دینے کے بعد محمدؐ نے کہا کہ اے اللہ! میں نے تیرے اس حکم کو * ہ کیا جس کو وہ مٹا چکے تھے۔

کیا تور$ میں آج یہ آ$ ہے؟ اگر تھی تو قرآن میں کیوں نہیں؟ . # کہ قرآن ہی سے *$ ہے کہ جو شریعت پہلے رسولوں کی تھی وہی محمدؐ کی ہے۔ اور جو قرآن میں ہے وہی پہلی کتابوں میں تھا 1 پہلوں نے+ ل* یـ۔ (۴۲:۱۳، ۲:۱۳۰، ۱۳۵، ۱۳۶:۶، ۳:۹۵) یہ* یت قرآن میں ہیں، اور ہم پڑھتے بھی ہیں پھر ہم غور کیوں نہیں کرتے؟ کیا ہمارے دلوں پر* لے لگ گئے ہیں؟ اصل* ت یہ ہے کہ آ$ رجم تور$ میں بھی نہیں تھی، تور$ میں سو کوڑے کی سزا تھی۔ اگر کوئی کسی تور$ کا نسخہ لا کر بتائے کہ اس میں سنگسار لکھا ہے تو وہ تحریف شدہ تور$ ہوگی، علاوہ ازیں محمدؐ اور محمدؐ کی امت کو اللہ کا حکم یہ ہے کہ آپ لوگ جو بھی فیصلہ کرو اس قرآن کے مطابق کرو، جو اللہ نے* زل کیا ہے اگر اس کے مطابق فیصلہ اور عمل نہیں کرو گے تو تمہارا شمار

کافروں، ظالموں اور فاسقوں میں ہوگا۔ تو اس حکم کے ہوتے ہوئے محمدؐ تورات کی طرف کیوں دیکھ رہے تھے؟ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ محمدؐ قرآن کے علاوہ کسی اور کتاب کی طرف دیکھتے۔ پھر بھی جو اس تورات میں تھا جو اصل تھی وہ قرآن میں آگیا، تو قرآن ہی اصل ہوا۔

ایک بار حضرت عمرؓ ایک نسخہ تورات یا انجیل کا لے آئے۔ اس کو محمدؐ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ عمرؓ یہ کیا ہے؟ تو عمرؓ نے بتایا کہ یہ فلاں کتاب ہے، تو محمدؐ نے کہا کہ اے عمرؓ اگر اس وقت موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی قرآن کو ہی پڑھتے اور مجھ پر ایمان لاتے۔ یہ سن کر عمرؓ نے وہ نسخہ ضائع کر دیا۔

یہ پڑھنے کے بعد بھی ہم نے محمدؐ کی طرف ایسی بات منسوب کر دی جو ناممکن ہے۔ جو کچھ ہم پڑھتے چلے آرہے ہیں، جس کے لئے یہ کہا جا رہا ہے کہ یہی درست ہے، اگر کوئی اس کو تسلیم نہیں کرتا تو وہ حدیث کو نہیں مانتا، اور حدیث کو نہ ماننے والا اسلام سے خارج ہوتا ہے۔ اس لئے ڈر کی وجہ سے کسی میں یہ ہمت نہیں ہوتی کہ اس لکھے ہوئے کو چیلینج کر دے اگر کبھی کسی نے یہ ہمت کی بھی ہے تو اس کا جینا دوبھر کر دیا۔ اس پریشانی کو دیکھ کر وہ بھی خاموش ہوگیا اور گاڑی اسی راستہ پر چلتی رہی جس پر ڈال دی ہے۔ جس سے وہ صحیح مقام پر نہیں پہنچتی اور قوم بھی دھو رہی ہے، درست بات قرآن میں ہے اور وہی حقیقی حدیث ہے۔

غلط حدیث کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ محمدؐ اور صحابہؓ پر ایک غلط الزام لگ رہا ہے یا ایک تہمت ہے اور تہمت لگانے والوں پر اسی (۸۰) کوڑے لگنے چاہئیں (سورۃ نور آیت ۵) ہر اس آدمی کو، جو اس الزام لگانے میں شامل ہے۔ محمدؐ نے وہ عمل کیا اور فرمایا جو ان پر وحی آتی تھی۔ اس کے خلاف ایک بھی عمل نہیں کیا اور نہ ہی کہا۔ ایسے ہی صحابہؓ نے وہ عمل کیا جو محمدؐ نے بتایا اور وہ قرآن میں محفوظ ہے۔

مولانا امین احسن اصلاحی صاحب مرحوم نے بھی تدبر قرآن جلد ۵ ص ۳۶۶ پر روایت رجم اور سنگسار کو غلط بتایا ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں بھی سنگسار کی سزا کو غلط لکھا ہے۔ انہوں نے بھی کوڑے لگانے والی سزا کو کہا ہے جو قرآن میں ہے۔

جس جملہ کو آیت رجم کے نام سے منسوب کیا گیا ہے، جس سے شادی شدہ کی سزا رجم بتائی جاتی ہے اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس کا مطلب شادی شدہ ہوتا ہو۔ مفروضہ جملہ میں "[illegible]" ہے، جس کا مطلب ہے بوڑھا اور بوڑھی۔ اور وہ بھی بہت زیادہ عمر رسیدہ، تو کیا بہت زیادہ عمر رسیدہ آدمی یا عورت زنا کر سکتے ہیں؟ ذرا غور تو کرو، تو اس عمر [illegible] ہے، [illegible] آدمی میں طاقت ہوتی ہے اور

بوڑھے میں تو شہوت یہ طاقت ہی نہیں رہتی۔

☆ سورۃ نور آیت ۳ میں ہے کہ زانی مرد زانیہ یا مشرکہ عورت سے ہی نکاح کرتا ہے، اور زانیہ عورت زانی یا مشرک مرد سے ہی نکاح کرتی ہے۔ جو جیسا ہوتا ہے، ویسے ہی کو پسند کرتا ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ زانی مرد اور عورت نکاح تو تب ہی کریں گے جب زندہ رہ جائیں گے، اور رجم میں تو زندہ رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر وہ نکاح کیسے کریں گے؟ کیا قبر میں نکاح کریں گے یا عالم برزخ میں؟ زندہ رہنے کا امکان کوڑوں میں ہے، اس لئے پتہ چلا کہ زانی کی سزا سو (۱۰۰) کوڑے ہے، چاہے وہ شادی شدہ ہو یا کنوارا۔ اور اس کے آدھے پچاس (۵۰) اور دوگنے دوسو (۲۰۰) ہوتے ہیں۔ آدھے اور دوگنے اس عدد کے ہوتے ہیں جس کی تعداد مقرر ہو۔ سنگساری کی کوئی تعداد مقرر نہیں۔ اور اس کے آدھے یا دوگنے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جو قرآن بتا رہا ہے وہی سچ ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ زانی (شادی شدہ یا غیر شادی شدہ) کی سزا سو (۱۰۰)، دوسو (۲۰۰) یا پچاس (۵۰) کوڑے ہے، سنگسار نہیں ہے۔ آیت رجم کا کوئی وجود نہیں ہے اور نہ تھا۔

قصاص

اللہ نے اپنے آخری نبی محمدؐ پر اپنی آخری اور مکمل کتاب قرآن مجید نازل کی اس میں جو بھی قانون دیئے وہ بہت اہم اور آسان اور قابل عمل اور سمجھ میں آنے والا ہے۔ ایسا کوئی بھی قانون نہیں دیا جس پر عمل نہ ہو سکے یہ قانون اس لئے دئے کہ دنیا میں امن قائم ہو سکے، ان میں ایک قانون 'قصاص' بھی ہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو دنیا میں قتل، ظلم و زیادتی بہت ہی کم ہوں گے اور کہا جائے کہ بالکل ہی نہ ہوں تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ لیکن ہم اس قانون کو انہوں نے بھی جو اپنے آپ کو حامل قرآن کہتے ہیں تقریباً چھوڑ دیا۔ کیسے چھوڑ دیا میں رنج کا ایک حوالہ پیش کر رہا ہوں جس میں دو جنگیں بہت ہی خوفناک ہوئیں لکھی ملتی ہیں۔ جن میں تقریباً ایک لاکھ مسلمان قتل کئے گئے، جبکہ یہ دونوں جنگیں جمل اور صفین یعنی [illegible] نی چاہتی ہیں، یہ جنگیں ہوئی تھیں یا یہ صرف مبالغہ آرائی ہے؟ اس کا بھی حوالہ پیش ہے، وہ یہ کہ ایک لاکھ انسان قتل ہوئے اور ان کو قتل کرنے والے بھی انسان تھے اور کہا جاتا ہے کہ دونوں طرف مسلمان تھے، لیکن ان جنگوں کو ختم ہونے پر کسی قاتل پر قصاص کا مقدمہ نہیں چلا جو قرآن میں لکھا ہے، میری نظر سے تو نہیں گزرا کہ ان قاتلوں کو قصاص میں سزا دی ہو یا خوں بہا وصول کیا گیا ہو یا معافی دی ہو۔ یہ جنگیں محمدؐ سے بہت قریب زمانہ کی ہیں۔

ہاں اگ کبھی کسی مسلم ملک کی عدا - نے کسی قاتل کو قصاص میں قتل کرنے کا حکم دے دیا تو دوسرے طاقت ور ملکوں کے دباؤ میں آ کر اس قاتل کو مسلم ملک قتل نہیں کر سکتا اس لئے کہ یہ کمزور ملک طاقت ور ملکوں کے رحم و کرم پر ہیں اور آج مسلم قوم اس حا - میں نہیں کہ قرآن کے قانون پر عمل کر سکے کیوè یہ آپس میں اختلاف کر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر کمزور ہو چکی ہے۔ اور اسلام پر کمزور کا عمل ناقص رہتا ہے۔ کیوè اس زمانہ میں قرآن کے بہت سے قانون ایسے ہیں جن پر عمل نہیں ہو رہا ہے وجہ صرف کمزوری ہے۔

اب دیکھا جائے کہ قرآن میں کیا حکم ہے؟ اور کیوں؟

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۱۷۸۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارے لئے تمہارے لئے قتل کے مقدموں میں قصاص کا حکم لکھ دیا H ہے (فرض کیا H ہے) آزاد آدمی ہی سے بدلا لیا جائے گا۔ غلام قاتل ہے تو وہ غلام ہی قتل کیا جائے گا اور اگ عورت اس . م کی مرتکب ہو تو اس عورت ہی سے قصاص لیا جائے گا۔ ہاں اگ کسی قاتل کو اس کا بھائی (یعنی مقتول کا بھائی) کچھ معاف کر دے چاہے تو معروف طر i کے مطابق خوں بہا کا تصفیہ ہو جانا چاہئے۔ اور قاتل کو لازم ہے کہ راستی کے ساتھ خوں بہا ادا کرے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔ جو زیادتی کرے اس کے لئے درد ناک عذاب ہے۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۱۷۹۔ اے عقل ر p والو! تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔ امید ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کرو گے۔

قصاص میں زندگی کا مطلب ہے کہ ا - آدمی نے کسی کو قتل کیا، اگ اس کو ا - جما (کے سامنے قتل کر دیا جائے گا تو دوسرے آدمی دیکھ کر خوف زدہ ہو جا N گے اور کسی کو قتل کرنے کی ہمت نہ کریں گے، تو اس طرح آدمی محفوظ ہوں گے اگ قاتل کو قصاص میں سزا نہ دی جائے گی، جیسا کہ آجکل نام نہاد مہذب د * میں ہو رہا ہے تو ہر آدمی یہ سوچ کر دوسروں کو قتل کرے گا کہ ہم کو قتل نہیں کیا جائے گا، وہ خوب قتل کرتا پھرے گا، اور اس طرح کوئی محفوظ نہیں رہے گا۔ اس لئے قصاص میں ہی زندگی ہے۔

☆ سورۃ المائدہ (۵) آ $ ۴۵۔ اور ہم نے ان لوگوں کے لئے تورات میں یہ حکم لکھا تھا، فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آ ç کے بدلے آ ç، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان، اور دا $ کے بدلے دا $ اور . زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے، یعنی قصاص۔ لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے وہ اس کے لئے کفارہ ہو گا اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں

(بے ا « ف، فاسق اور کافر ہیں)۔

یہ ہے قصاص کا حکم، اس کے مطابق عمل کرنے والا مومن ہے خلاف ورزی کرنے والا ظالم، کافر اور فاسق ہے۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۳۳۔ اور کسی جان کو، جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے۔ ہرگز ناحق قتل نہ کرنا، 1 جا ئز طر i سے (قانون کے مطابق عدا - میں قاتل کو سزا دی جائے گی) اور جو کوئی ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قصاص کے مطالبہ کا اختیار دیا ہے۔ پس قتل میں زیادتی نہ کرو (یعنی قاتل کے علاوہ دوسرے ان کے کسی دوسرے فرد پر زیادتی نہ ہو) اس کی کامیابی اسی میں ہے (کہ وہ بدلہ e میں حد سے آگے نہ بڑھے) بے شک اس کی مدد کی جائے گی۔ اس لئے قصاص لاگو ہونا ضروری ہے۔

چوری

☆ سورۃ المائدہ (۵) آ $ ۳۸۔ چور خواہ مرد ہو یا عورت، اس کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ سزا ہے اس حر - کی جس کے وہ مرتکب ہوئے، اور اللہ کی طرف سے عذاب ہے۔ اللہ . پر غا . ہے، اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

سورۃ مائدہ۔ آ $ ۳۹۔ پس جس شخص نے اس ظلم یعنی چوری کے ارتکاب کے بعد چوری سے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو بے شک اللہ اس پر رحمت کے ساتھ متوجہ ہو گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور مہرباں ہے۔

اللہ نے چور کی سزا ہاتھ کاٹنا دیا ہے۔ موجودہ مسلمانوں نے اس سزا کے دینے میں کافی اختلاف کیا ہے، ا - اگ وہ چور کو سزا دینے میں اس کی انگلیاں ہی کاٹتا ہے وہ بھی ا - ہاتھ کی، ا - اگ وہ اس سزا میں ہاتھ گٹے - کاٹتا ہے، ا - اگ وہ کہتا ہے کہ ہاتھ کاٹنا ا - ظلم ہے کیوè وہ ہاتھ کٹا K ن دگی بھر لوگوں کی Ã میں چور ہی رہتا ہے ہاتھ کٹنے کی وجہ سے۔ اس لئے ہاتھ کاٹنا ظلم ہے، اس کی سزا یہ ہے کہ اس آدمی کو چوری کرنے سے روک دو۔ پہلے یہ دیکھا جائے کہ اللہ نے ہاتھ کی کیا تعریف بتائی ہے، اور ہاتھ کہاں - ہے؟

☆ سورۃ مائدہ (۵) آ $ ۶۔ مومنو! # تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو منہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں - دھو لیا کرو، سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں - پیروں کا مسح کر لیا کرو۔

اللہ نے اس آ$ میں ہاتھ کی تعریف کہنی-- بتائی ہے اب دیکھا یہ جائے کہ K ن نے ہاتھ کہاں -- ٹ* ہے۔ # آدمی کہتا ہے کہ آدمی کی لمبائی اپنے ہاتھ سے کتنی ہے تو کہا جا* ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے ساڑھے تین ہاتھ کا ہے اور یہ* پ* لکل ٹھیک ہے، ہر آدمی اپنے ساڑھے تین ہاتھ کا ہے تو یہ ہاتھ کہنی-- ہی ہے گی* انگلی-- نہیں ہے۔ ا* پ اور ہے ہاتھ د* لشت کا ہو* ہے، ہر آد* پ کر دیکھ لے اس کا ہاتھ اس کے د* لشت کا ہی ہوگا۔ ا* پ اور ہے کہ ا دو ہاتھ کا ہو* ہے 1 ہر آدمی کے ہاتھ سے نہیں کیوè ہاتھ کی لمبائی آدمی کے قد کے حساب سے کم* ی* دہ ہو سکتی ہے۔ ویسے* ی دہ* آدمی ایسے ہی ہوتے ہیں کہ ان کے دو ہاتھ کا ا ہو* ہے۔ اور یہ ہاتھ بھی کہنی-- ٹ* H ی ہے، انگلی* گٹے-- نہیں، اس لئے اللہ کی کتاب اور دستور زمانہ کے مطابق ہاتھ کہنی-- ہی ہو* ہے اس لئے چور کا ہاتھ کہنی-- کاٹنے کا حکم ہے، نہ کہ انگلی* گٹے-- ، جو ایسا کر* ہے وہ غلطی پر ہے اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔

تیسرا ا وہ یہ کہتا ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹنا ظلم ہے کیوè ا چور کا ہاتھ کا* جائے گا تو وہ * گی بھر کٹا ہوا ہاتھ لئے پھرے گا اور اس کو شرم آئے گی، یہ دلیل غلط ہے کیوè ہاتھ کا* ہی اس لئے جا* ہے کہ دوسرے آدمی اس شخص کو دیکھ کر عبرت پکڑیں، اور چوری جیسے قبیح فعل سے بچیں۔ # چوری نہ کریں گے تو د* میں امن قائم ہوگا، اور یہی اللہ چاہتا ہے۔1 شیطان Kú ن امن کو غارت کر* ہے اور چوری کر* ہے، لہٰذا ایسے امن کو غارت کرنے والے کو سزا بھی ا ی اور عبرتناک دینی چاہیئے، جس سے دوسروں کو عبرت ہو، اور عبرت . # ہی ہوگی۔ # اس سزا کا مشاہدہ کھلے عام ہو* رہے۔ رہا سوال اس چور کا کہ * گی بھر اس کے کٹے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر لوگ مذاق اڑا N گے۔1 مذاق اڑ* غلط ہے، جو ایسے آدمی کا مذاق اڑائے گا وہ اللہ کے فرمان کے مطابق H گار ہے۔ کیوè اللہ اپنے کلام میں کہتا ہے کہ ا کسی نے کوئی H ہ کیا، اور اس کو سزا بھی مل گئی اور سزا کے بعد وہ نیک ہو H تو پھر کسی کو اجازت نہیں ہے کہ اس آدمی کو اس کے H ہ کی* ی دلا کر شرمندہ کرے۔ ا شرمندہ کیا جائے گا تو شرمندہ کرنے والا H ہ گار ہوگا، اور اللہ اس کو سزا دے گا۔ اس لئے کسی کو یہ حق نہیں کہ اس کے پچھلے H ہ کی* ی دلا کر اس کو شرمندہ کرے۔

اب رہا سوال اس* بت کا کہ ہاتھ اس لئے نہ کا* جائے کہ وہ آدمی . # اس کٹے ہوئے ہاتھ سے *. ہر چلے گا تو لوگ یہ کہیں گے کہ یہ تو چور ہے، تو یہ کہنا بھی غلط ہے۔ کیوè میں اور آپ آدمی یہ دیکھتے ہیں کہ اس مشینی دور میں کام کرتے وقت بہت سے آدمیوں کے ہاتھ 0 ں میں آ کر جاتے ہیں، اور بہت

سے لوگوں کو ایسا مرض ہو جا* ہے کہ اس مرض میں ہاتھ کٹو* پ* ہے تو ایسی حا- میں اس آدمی کو کیا کہا جائے گا۔ # کہ اس کا ہاتھ چوری میں نہیں کا* H ی بلکہ کسی مرض* ی حادثہ کی وجہ سے کٹا۔ ہاں ا اس طرح سے ہاتھ نہ کٹے اور اور آدمی محفوظ ہوں تو ش* اس ا وہ کی* بت میں وزن ہو سکتا ہے۔1 ہاتھ تو بغیر چوری کے بھی بہت سے آدمیوں کے جاتے ہیں۔ اس لئے تینوں ا وہ قرآن کی تعلیمات سے بے خبر ہیں اور نہ معلوم کس بھول سے اس طرح کی سزا کی وکا- کرتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ اللہ ہم کو عقل سلیم دے اور پوری طرح قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق » ءفرمائے۔ چور کا ہاتھ کا* جائے گا اور کہنی-- کا* جائے گا۔

دیات و کفارات

* یت و کفارات میں اللہ کا کیا حکم ہے 5 حظہ ہو:

☆ سورۃ K ء (۴) آ$ ۹۲۔ اور کسی مومن کے لئے جا* نہیں کہ وہ کسی مومن کو مار ڈالے 1 بھول کر۔ اور جو بھول کر مومن کو قتل کر دے تو ا- مومن غلام آزاد کر دے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے ہاں ا وہ معاف کر دیں، ا مقتول تمہارے دشمن کی جما (سے ہو، اور وہ خود مومن ہو تو صرف ا- مسلمان غلام آزاد کر* چاہیئے اور ا مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا عہد ہو تو وا* ن مقتول کو خوں بہا دینا اور ا- مسلمان غلام کو آزاد کر* چاہیئے۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ متوا* دو مہینے کے روزے رکھے۔ یہ کفارہ اللہ کی طرف سے قبول توبہ کے لئے ہے۔ اور اللہ کچھ جا{ اور حکمت والا ہے۔

سورۃ K ء۔ آ$ ۹۳۔ اور جو شخص مومن کو قصداً قتل کر دu اس کی سزا دوزخ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اللہ اس پر غضبناک ہوگا، اور اس پر لعنت کرu۔ اور ایسے شخص کے لئے اس نے ا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

☆ سورۃ آل عمران (۳) آ$ ۱۰۳۔ اور ایمان والو! اللہ کی کتاب کو مل کر مضبوطی سے تھامے رہو، اور آپس میں افتراق کر کے فرقے فرقے نہ ہو جا* اور اللہ کی نعمت کو* ی د کرو جو تم پر کی گئی ہے (ا- وقت وہ تھا)۔ # تم ا- دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پھر تم اللہ کی مہ* نی کے ساتھ بھائی بھائی بن گئے (تمہاری حا- یہ تھی کہ) تم آگ کے ا ھے کے کنارے پر تھے پھر اس نے تمہیں

آگ (یعنی* ہمی B وعداوت د* میں اور اس . م کی سزا دوزخ ہے آ ت میں) سے بچا لیا۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر* ہے کہ تم ہدا $ پاتے رہو۔

ان* یت کے احکام پر اَ عمل کیا جائے تو د* میں قتل وغارت اَ ی نہ ہونے کے ہو، اور د* میں امن قائم ہو جیسا کہ اللہ چاہتا ہے۔ K1 نوں نے اس حکم کو بھی بھلا رکھا ہے، اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ کیو è اس کی دو وجہ ہیں، اول تو یہ کہ خود اس حکم پر عمل کر* نہیں چاہتے، دوم اَ کوئی حکومت اس پر عمل کر* چاہتی ہے تو طاقت ور ملک اس پر عمل کرنے نہیں دیتے کہتے ہیں کہ کسی آدمی کو اس طرح قتل کر* ظلم ہے، اور اَ تم نے یہ سزا قرار رکھی تو ہم تمہارے خلاف کاروائی کریں گے۔ یہ ہو رہا ہے کیو è مسلم ملک اختلاف کی وجہ سے کمزور ہیں۔

کفارہ قسم

☆ سورۃ المائ+ ہ (۵) آ $ ۸۹۔ اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں سے موا: ہ نہیں کرے گا۔ لیکن پختہ قسموں پر موا: ہ کرے گا، تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھا* کھلا* ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو* ان کو کپڑے دی* ا* غلام آزاد کر* ۔ اور جس کو یہ میسر نہیں وہ تین دن روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے، # تم قسم کھا کے توڑ بیٹھو۔ اور چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر پیش کر* ہے کہ تم فرمانبرداری کرو۔

حج

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۱۹۶۔ اللہ کی رضا کے لئے # تم حج اور عمرے کا ارادہ کرو تو اسے پورا کرو، اور اَ کہیں گھر جاؤ تو جو قر* نی میسر آئے . # -- وہ قر* نی اپنی جگہ پر نہ پہنچے، اپنے سر نہ م+ و۔1 جو شخص مریض ہو* جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور اس بنا پر نہ منڈوائے، تو اسے چاہئے کہ فدیہ کے طور پر روزے رکھے* صدقہ دے* قر* نی کرے۔ پھر اَ تمہیں امن ہو جائے تو جو شخص ا* ہی سفر میں عمرہ اور حج، دونوں کا ثواب حاصل کر* چاہے تو D مقدور قر* نی کرے اور قر* نی نہ ملے تو تین روزے حج کے زمانہ میں اور سات روزے گھر پہنچ کر رکھے، اس طرح پورے دس روزے رکھ لے۔ یہ رعا $ ان لوگوں کے لئے ہے جس کا گھر مسجد حرام کے قر $ نہ ہو۔ اللہ کے ان احکام کی خلاف ورزی سے بچو اور خوب جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا

ہے۔

☆ سورۃ بقرہ۔ آ $ ۱۵۸۔ یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی K نیوں میں سے ہیں، پس جو شخص M اللہ کا حج* عمرہ کرے اس کے لئے کوئی H ہ نہیں کہ وہ ان پہاڑیوں کے درمیان سعی کرے (چکر لگائے) اور جو ضا و رغبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا اللہ کو اس کا علم ہے، اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے، بلاشبہ اللہ بھرپور ثمر » کرنے والا ہے۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۱۹۴۔ حرمت کے مہینے کا احترام اس وقت -- ہے، # -- دوسرا فریق بھی اس کا احترام کرے (اَ ان مہینوں میں وہ لوگ حملہ کریں، تو تمہیں مدافعت کرنی ہی پڑ یگی) مہینوں کی حرمت کا معاملہ ا* دوسرے کا ادل+ ل ہے (جو روش ا* فریق کی ہوگی دوسرا بھی وہی روش اختیار کرے گا) پس جو بھی (ان مہینوں میں) تم پر * دتی کرے تو تم بھی اس کی * دتی کا اسی طرح مقابلہ کرو۔ لیکن اللہ سے ڈرتے رہو (تمہاری طرف سے کسی طرح کی * دتی نہ ہو) او* د رکھو اللہ انہیں لوگوں کا ساتھ دیتا ہے جو ہر طرح کی * دتی سے دور رہتے ہیں۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۱۹۷۔ حج کے مہینے . کو معلوم ہیں، جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی M کرے اسے خبردار رہنا چاہئے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی بُرا فعل، کوئی+ عملی اور کوئی لڑائی جھگڑے کی * ت نہ ہو، اور جو نیک کام تم کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہوگا۔ سفر حج کے لئے زاد راہ ساتھ لے جاؤ، اور جو . سے بہتر زاد راہ ہے وہ تقویٰ ہے۔ پس اے ہوشمندو! میر* فرمانی سے بچو۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۱۹۸۔ اور تم پر کوئی H ہ نہیں کہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو۔ پھر # تم اجتماع عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے مقام پر بھی اللہ کے قانون کو اچھی طرح* د رکھنا اور اللہ کو اور اس کے قانون کو اس طرح * د رکھنا، جس طرح اس نے تمہیں (قرآن میں) ہدا $ دی ہے۔ اور بلاشبہ تم: ول قرآن سے پہلے حقیقت حج سے بے خبر تھے۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۱۹۹۔ پھر جہاں سے اور . لوگ واپس ہوتے ہیں، وہیں سے تم بھی واپس ہو جاؤ، اور اللہ سے معافی چاہو، یقیناً وہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۰۰۔ پھر # اپنے حج کے ارکان ادا کر چکو تو جس طرح پہلے اپنے* ؤا ادکا ذکر کرتے تھے اسی طرح اب اللہ کا ذکر کرو، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر (یعنی تعریف کے لائق صرف اللہ ہے اور

اللہ کے قانون کے مقابلہ میں جو کہا جا* ہے کہ ہم نے اپنے* باپ دادا کو جس طر i پا** ہے ہم اسی طر i پر ہی عمل کریں گے، 1 یہ سوچ غلط ہے۔ اب صرف اور صرف اللہ کا ہی قانون چلے گا*۔ پرستی نہیں چلے گی۔ اور جو اللہ کی عبادت کے+ لئے*۔ پرستی کرے گا وہ نقصان میں رہے گا*۔ وجود اس نصیحت کے لوگ غلط راستے پر چلتے ہیں، جیسے لوگ یہ* در p ہیں کہ میر*۔ پ کون ہے اور وہ ای- ہی ہے اور وہ*۔ پ کے معاملہ میں کسی کو شری- نہیں کر h ، ایسے ہی اللہ ای- ہے اس کے ساتھ دوسروں کو عبادت میں، قانون سازی میں ، + رو* زمیں اور تعریف میں شری- مت کرو) ان میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ جو کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں د* میں ہی کچھ د+ ے۔ ایسے شخص کے لئے آ ت میں کوئی حصہ نہیں۔

سورۃ بقرہ۔ آ$ ۲۰۱۔ اور کوئی کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں د* میں بھی بھلائی دے اور آ ت میں بھی بھلائی دے، اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔

سورۃ بقرہ۔ آ$ ۲۰۲۔ ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق حصہ* پ N گے، اور اللہ کو حساب چکاتے دیر نہیں لگتی۔

سورۃ بقرہ۔ آ$ ۲۰۳۔ یہ گنتی کے چندروز ہیں جو تمہیں اللہ کی* یاد میں بسر کرنے ہیں۔ پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہH تو کوئی H ہ نہیں، *ر دہ ٹھہرا تو بھی کوئی H ہ نہیں، بشرطیکہ یہ دن اس نے تقوٰی کے ساتھ بسر کئے ہوں۔ اللہ کی* فرمانی سے بچو، اور جان لو کہ ای- دن اس کے حضور میں تمہاری پیشی ہوگی۔

☆ سورۃ آل عمران (۳) آ$ ۹۶۔ بلاشبہ پہلا گھر (اولین مرا ی مقام) جو لوگوں کے* م ہدا$ *مہ جاری کرنے اور عبادت کرنے کے لئے بنا*H تھا وہ مکہ معظّمہ میں ہے۔ والا، اور د* بھر کے لوگوں کے لئے (امن کے لئے) ہدا$* مہ جاری کرنے کا مرا بنا* ہے۔

سورۃ آل عمران۔ آ$ ۹۷۔ اس میں کھلی K *ں ہیں اور ابراہیم کا ای- مقام ہے۔ اور جو شخص بھی اس Âم میں داخل ہوا، وہ امن* پانے والا ہوا۔ اور جو اس مرا -- پہنچنے کی طاقت (مالی، جسمانی، دماغی) *پائے اس پر لازم ہے کہ ارادہ کرے اس کے سفر کا (اللہ کے گھر کا خالص اللہ ہی کے لئے) اور جو کوئی اس کی مرا $ کا (جانے کا) انکار کرے (اس کا اپنا ہی نقصان ہوگا) اللہ لوگوں کے اقرار وانکار سے بے* ز ہے۔

☆ سورۃ المائ+ ہ (۵) آ$ ۲۔ مومنو! اللہ کے* م کی چیزوں کی K نیوں) بے حرمتی نہ کر* اور نہ

ادب والے مہینوں کی اور نہ * زکعبہ کی، اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے بندھے ہوں، نہ ان لوگوں کی جو عزت کے گھر کو جا رہے ہوں، اپنے رب کے فضل اور خوشنودی کے طلب گار ہوں۔ اور # احرام *ردو تو شکار کر h ہو، اور لوگوں کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تم کو عزت والی مسجد (یعنی کعبہ) سے روکا تھا، تمہیں اس*بات پر مجبور نہ کر دے کہ تم ان پر *دتی کرنے لگو، اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ای- دوسرے کی مدد کیا کرو۔ اور H ہ اور ظلم کی*توں میں مدد نہ کیا کرو۔ اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

سورۃ مائ+ ہ۔ آ$ ۹۴۔ مسلمانو! اس شکار کے ذریعہ جس -- تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچیں اللہ تمہیں آزمائے گا* کہ معلوم ہو جائے کہ کون اللہ سے غائبانہ ڈر* ہے۔ اور اس حکم کے بعد جو کوئی اس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کرے گا اس کے لئے درد* ک عذاب ہے۔

سورۃ مائ+ ہ۔ آ$ ۹۵۔ مسلمانو! تم احرام کی حا -- میں ہو تو شکار کے جانور کو نہ مارو۔ اور تم میں سے جو کوئی جان بوجھ کر شکار کے جانور کو مارے گا تو اس کے+ لے اسی طرح کے مویشی میں سے ای- جانور جسے دو ا« ف والے طے کر دیں، کعبہ پہنچا کر قر*ن کرے* مسکینوں کو کھا* کھلائے۔ یہ اس کے H ہوں کا + لہ ہے* پھر مسکینوں کی تعداد کے ر. روزے رکھے* کہ وہ اپنے کئے کا مزہ چکھے۔ اس حکم سے پہلے اس طرح کی جو غلطی ہوئی اسے اللہ نے معاف کر د* لیکن جو کوئی پھر ایسی غلطی کرے گا، تو اللہ اس سے+ لہ لے کر رہے گا۔ اللہ پر غا ہے، اور سے+ لہ لے سکتا ہے۔

سورۃ مائ+ ہ۔ آ$ ۹۶۔ تمہارے لئے سمندر کا اور در* کا شکار (مچھلی) حلال کر د*H ہے۔ تمہارے اور مسافروں کے فا+ ے کے لئے، اور خشکی کا شکار # -- تم احرام کی حا -- میں ہو تم پر حرام ہے۔ اور اللہ سے جس کے* پس تم جمع کئے جاؤ گے، ڈرتے رہو۔

سورۃ مائ+ ہ۔ آ$ ۹۷۔ اور اللہ نے کعبہ کو جو حرمت کا گھر ہے کولوگوں کے لئے اجتماع + گی کے قیام کا ذریعہ بنا* ہے۔ اور عزت کے مہینوں کو، قر* نی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلوں میں پٹے بندھے ہوں، ان کو بھی۔ یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کو جا{ ہے، اور یہ کہ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

☆ سورۃ حج (۲۲) آ$ ۲۵۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور جو آج اللہ کے راستہ سے روک رہیں ہیں، اور

مسجد حرام کی *رت میں مانع ہیں، جسے ہم نے لوگوں کے لئے بنا ہے۔ جس میں مقامی باشندوں اور باہر سے آنے والوں کے حقوق برابر ہیں، (اس جگہ میں کے حقوق برابر ہیں، باہر سے آنے والے حاجیوں سے کرایہ کیوں لیا جا ہے؟ ان سے کرایہ لینا حرام ہے، کرایہ نہیں لینا چاہئے، یہ حکومت وقت کا فرض ہے کہ باہر سے آنے والے حاجیوں کے قیام کا انتظام مفت کرے) اس مسجد حرام میں جو بھی راستی سے ہٹ کر ظلم کی راہ اختیار کرے، اسے ہم درد ناک عذاب کا مزا چکھا N گے۔

سورۃ حج۔ آیت ۲۶۔ (اور وہ وقت یاد کرو)۔ جب ہم نے ابراہیم کو خانہ کعبہ کی جگہ بتا دی (اور حکم دیا تھا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا (خالص میری عبادت کرنا) اور میرے گھر (یعنی کعبہ) کو طواف کرنے والوں اور قیام و سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھنا۔

سورۃ حج۔ آیت ۲۷۔ اور لوگوں میں حج کے لئے اعلان کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور ہارے تھکے اونٹوں پر جو دور دراز رستوں سے چلے آتے ہوں گے (سوار ہو کر) چلے آ N۔

سورۃ حج۔ آیت ۲۸۔ کہ وہ فائدے دیکھ سکیں، جو ان کے لئے یہاں رکھے گئے ہیں، اور چند مقررہ دنوں میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے انہیں بخشے ہیں، خود بھی کھا N اور تنگ دست محتاجوں کو بھی دیں۔

سورۃ حج۔ آیت ۲۹۔ پھر چاہئے کہ جو تھکاوٹ ان پر غالب آ گئی ہے اور جو احرام کے دنوں میں گرد و غبار لگا ہے (ارکان حج ادا کرنے میں) اس کو دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور خانہ قدیم (بیت اللہ) کا طواف کریں۔

سورۃ حج۔ آیت ۳۰۔ یہ ہے (تعمیر کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لئے بہتر ہے۔ اور تمہارے لئے مویشی جانور حلال کئے گئے ہیں، سوا ان چیزوں کے جو تم کو قرآن میں سنائی گئی ہے، پس بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔

سورۃ حج۔ آیت ۳۱۔ صرف ایک اللہ کے ہو کے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور جو شخص کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کرے تو گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے (یعنی اپنے بلند مقام سے گر جائے) پھر اس کو پرندے اچک لے جا N یا ہوا اسے کسی اور جگہ اڑا کر N دے (یعنی شیطان کی فوج اسے اپنے شرک کے جال میں پھنسا لے) اور وہ دوزخ میں جانے والا ہو جائے۔

سورۃ حج۔ آیت ۳۲۔ یہ ہمارا حکم ہے اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو اللہ نے مقرر کی ہیں، عظمت رکھے تو یہ کام پرہیز گاری میں سے ہے۔

سورۃ حج۔ آیت ۳۳۔ تمہیں ان جانوروں سے ایک وقت مقررہ تک فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔ پھر ان کے قربان کرنے کی جگہ اس قدیم گھر کے پاس ہے۔

سورۃ حج۔ آیت ۳۴۔ (یہ قربانی کا طریقہ حکم امت محمدؐ پر ہی نہیں بلکہ ہر امت پر یہی حکم ہے) ہر امت کے لئے ہم نے قربانی کا ایک ہی قاعدہ مقرر کر دیا تھا (جو امت محمدؐ پر مقرر ہے) کہ اس امت کے لوگ جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کے لئے بخشے ہیں۔ بس تمہارا اللہ ایک ہی اللہ ہے، اور تم اس کے فرمانبردار بن کر رہو۔ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔

سورۃ حج۔ آیت ۳۶۔ اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں میں مقرر کیا ہے۔ تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے۔ پس چاہئے کہ انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو اور جب (ذبح کے بعد ان کی پیٹھیں زمین پر لگ جا N تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی دو جو اپنی حاجت پیش کریں۔ اس طرح ہم نے ان کو تمہارے زیر فرمان (فراہم) کر دیا ہے کہ فرمانبردار بنو۔

سورۃ حج۔ آیت ۳۷۔ اللہ تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون، بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اس طرح اللہ نے ان کو تمہارا بیگاری بنا دیا ہے کہ اللہ کی رہنمائی پر اس کی بڑائی بیان کرو۔ اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دو۔

☆ سورۃ فتح (۴۸) آیت ۲۷۔ اللہ نے اپنے نبیؐ کو سچا خواب دکھایا تھا کہ یقیناً تم داخل ہو گے ادب والی مسجد میں، بے شک اللہ یہی چاہتا ہے۔ امن کے ساتھ اپنے بال منڈواؤ گے یا کترواؤ گے، تمہیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ وہ اس بات کو جانتا ہے جسے تم نہیں جانتے...، اس لئے اس داخلے کے علاوہ اور قریب میں فتوحات ملیں گی۔

آیات بالا میں ایمان والوں کو اللہ نے یہ بتایا ہے کہ ایام حج میں کیا کرنا ہے، کیسے کرنا ہے۔ عبادت کیسے کرنی ہے، قربانی کہاں کرنی ہے۔ کوئی بھول چوک ہونے پر کیا کرنا ہے، کہاں کہاں جانا ہے، کہاں سے واپس آنا ہے، قربانی کے گوشت کا استعمال کیسے کرنا ہے قربانی کا جانور میسر نہ ہونے پر روزے رکھنے ہیں، ان لوگوں کو جو کعبہ سے دور رہتے ہیں، تین حج کے دوران اور سات روزے گھر پہنچ کر۔ ایام حج میں کوئی

* دتی نہ ہوتے * ئے۔شکار کو * نہیں۔

* یت *۔لا میں دینی نقطہ Ä سے ہٹ * ت آ گئی ہے۔ان * یت کو اگر آدمی غور سے پڑھے گا تو حج کے ارکان سے واقف ہو جائے گا۔لیکن اس زمانے میں مسلمانوں نے حج کو کچھ رسموں کی ادائیگی -- ہی محدود کر * ی ہے، اور کچھ ایسے احکام شامل کر لئے ہیں، یہ کہہ کر کہ ان کو محمدؐ نے بتا * ی ہے، جن کا ان * یت میں ذکر نہیں ہے۔ان * ت وں پر غور کیا جائے کہ حقیقت کیا ہے، 1 ج * ت ۔ ڑی اہم ہے اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے کیوں؟ ہم نے حج کو صرف عبادت -- ہی محدود سمجھ لیا ہے، جبکہ حج ہمارے دین اور د * ، کی خیر اور بھلائی لئے ہوئے ہے۔اگر ہم ان پر عمل کر لیں تو ۔ پر یشا * ں دور ہو جا N، 1 نہیں کر رہے۔

ا -- اصطلاح حج اکبر کی بھی رائج ہے کہ جو جمعہ کے دن ہو وہ حج اکبر ہے او * قی حج اصغر، جبکہ یہ اصطلاح ہی غلط ہے۔ہر حج، حج اکبر ہے۔اور عمرہ حج اصغر ہے۔حج اکبر کا مطلب ہے ڑا اجتماع اور حج اصغر کا مطلب ہے چھو * اجتماع (عمرہ)۔یعنی حج اصغر (عمرہ) ہنگامی حالات پیدا ہونے پر مشورے کے لئے کیا جائے گا۔اس میں در پیش مسائل پر بحث ہو گی اور طے کیا جائے گا کہ کیا کر * ہے۔اس وضا # کے بعد ان * یت کو لکھا جا رہا ہے جو بہت اہم ہیں، 5 حظہ ہوں:

☆ سورۃ توبہ (۹) آ $ ا۔مسلمانو! جن مشرکین کے ساتھ تم نے صلح کا معاہدہ کیا تھا، اب اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اس کے ۔ ی الذمہ ہونے کا اعلان ہے۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۲۔تو (مشرکو! تم) زمین میں چار مہینے چل پھر لو اور خوب جان رکھو کہ تم اللہ کو عا ۔ نہ کر سکو گے اور یہ بھی کہ اللہ G وں کو رسوا کرنے والا ہے۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۳۔اور حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو آگاہ کیا جا * ہے کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ہے اور اس کا رسول بھی۔پس اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے ہی بہتر ہے، اور اگر منہ پھیر لو تو جان لو کہ تم کبھی اللہ کو ہرا نہیں سکو گے۔اور G وں کو دکھ دینے والے عذاب کی خبر سنا دو۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۴۔ہاں جن مشرکوں سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر انہوں نے اس میں کسی طرح کی کمی نہیں کی اور تمہارے مقابلہ میں کسی اور کی بھی مدد نہیں کی ہو تو جس مدت -- ان کے ساتھ عہد کیا ہے اسے پورا کرو، اللہ پر ہیزگاروں کو دو -- ر r ہے۔

سورۃ توبہ۔آ $ ۵۔پھر ۔ # عزت کے مہینے گز ر جا N تو ان مشرکوں کو (جن سے ۔ B ہو رہی

ہے * معاہدہ ختم کیا اور اپنی حر -- سے * ز نہیں آتے تو) جہاں کہیں * ؤ قتل کر دو، اور پکڑ لو، اور گھیر لو، اور ہر گھات کی جگہ ان کی * ک میں بیٹھے رہو۔پھر اگر وہ ۔ B سے توبہ کر لیں اور صلح قائم کر لیں، اور اچھے کاموں کو کریں بھلائی کا حکم کریں * پ کیزگی اختیار کریں اور دوسروں کو بھی * پ کیزہ بنا N) اور اس صلح کو قائم کرنے میں جو ۔ چہ ہوا ہے اس ۔ چہ کا حصہ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو (یعنی پھر ان سے ۔ B نہیں ہو گی اور امن قائم کیا جائے گا)۔بے شک اللہ بخشنے والا اور مہر * ن ہے۔

* یت *۔لا میں اللہ نے یہ حکم * ی ہے کہ جن لوگوں سے معاہدہ امن ہوا ہے ان سے ۔ B نہیں ہو گی اور اگر وہ خود ہی ۔ B پر آمادہ ہو کر معاہدہ توڑتے ہیں تو ان کو مہلت دی جائے گی، اس مہلت کے بعد ۔ B ہو گی، 1 * یم حج میں ۔ B نہیں ہو گی * ہم اگر فریق * نی ان * یم میں بھی ۔ B کر * ہے تو پھر ۔ B کی اجازت ہے (۳۹:۲۲)۔

ان * یت پر مفصل بحث منظّم مفہوم القرآن میں درج ہے 5 حظہ ہو۔حج کے * یم میں جو ۔ سے اہم حکم ہے وہ مندرجہ ذیل آ $ میں درج ہے 5 حظہ ہو:

سورۃ توبہ (۹) آ $ ۲۸۔اے ایمان والو! مشرک ' ہیں (یعنی مشرکانہ رسوم! اور اسلام دشمنی نے ان کی روح * پ ک کر * ی ہے) لہٰذا اس ۔ س کے بعد وہ خانہ کعبہ (میں ہونے والی شوریٰ) کے * س نہ آ * پ N اور اگر تم کو مفلسی کا ڈر ہو تو اللہ چاہے گا کہ تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔بے شک اللہ ۔ کچھ جا { اور حکمت والا ہے۔

آ $ میں مشرکوں کو ' بتا H ہے۔یعنی ان کی روح اور سو * پ ک ہے، اور وہ ایمان لانے والوں کے لئے اپنے دلوں میں کینہ ر p ہیں، ہر طرح سے نقصان پہنچا * چاہتے ہیں، چاہے ان کو کچھ بھی کر * پڑے، وہ وقت آنے پر دو -- بھی بن جاتے ہیں، اور بظاہر مسلمان بھی، 1 ان کی ا -- پہچان بتا دی گئی ہے، اس سے ان کو پہچان لو، وہ ہے ان کی بول چال، چال چلن۔اس لئے اللہ کہتا ہے کہ منافقین وغیرہ کو اپنا راز دار نہ بنا * اور جہاں راز کی * تیں ہوتی ہوں وہ وہاں نہ آ * پ N، ان کو کیسے روکا جائے؟ یہ ڑا اہم سوال ہے 1 اللہ نے اس کا جواب بھی بتا * ی ہے۔

اب ضروری ہ H ہے کہ وہ اس سال کے بعد مسجد حرام میں داخل نہ ہوں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تمہارے لئے ا -- اسلامی حکومت قائم ہو گئی ہے اور جس طرح ہر حکومت اپنے ملک کو ` نے کے لئے اپنے

ہو ئ ام بناتی ہے کہ آئندہ سال کس سے دوستی کی جائے گی؟ کن شرائط کے ساتھ؟ کس سے B ہوگی؟ کن حالات میں ہوگی؟ کیا کیا ہتھیار بنانے ہیں؟ ہتھیار بنانے کے کارخانے کہاں ہونگے؟ ان کو کہاں رکھا جائے گا؟ دشمنوں کی نگرانی کیسے ہوگی؟ خفیہ محکمہ کس علاقے میں ہوگا؟ کن خفیہ الفاظ کے ساتھ اپنی سرگ میاں جاری رکھے گا؟ کون اور کس کی نگرانی کرے گا؟ بہرحال ہر طرح کے ہو ئ ام بنیں گے۔ اس لئے اس علاقے میں، اور میٹنگ میں صرف سچے مومن ہی جا h ہیں۔ اگ مشرک جائے گا تو ان رازوں کو ظاہر کر دے گا، ان لوگوں کو جن کے ساتھ اس کی ہمدردی ہوگی یا جس نے اس منافق مشرک کو شر کے لئے بھیجا ہوگا۔

اس طرح کا Âم ہر حکومت کو کر چاہئے اور کرتے ہیں۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ایسا Âم صرف مسلم حکومت کو ہی کر ہے، بلکہ ہر حکومت کو ایسا ہی کر چاہئے۔1 اس آ $ میں اللہ نے خاص طور سے مسلمانوں کو ہی حکم * ہے، اگ اس حکم پہ عمل کیا جائے تو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ اور جو حکومت اس شوریٰ کی رازداری نہیں کر * ئے گی وہ حکومت ہی نہیں کر * ئے گی۔ اس لئے ب ڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ لیکن دوسری قوموں سے مسلمانوں کی شوریٰ الگ ہے، وہ یہ کہ مسلمانوں کو جو حکم * جا رہا ہے وہ اس وقت کے لئے * جا رہا ہے جس وقت د * کے وہ مسلمان جو وسعت ر p ہیں حج کے لئے مکہ میں آتے ہیں اس وقت تعداد * دہ ہوتی ہے لیکن دوسری قوموں کی شوریٰ کے وقت کوئی بھیڑ نہیں ہوتی ہے۔ ان کی وہ شوریٰ ان کی * رلیامنٹ ہوتی ہے، ایسی ہی * رلیامنٹ، مسلم حکومت کی بھی ہوتی ہے،1 حج والی شوریٰ ا ‍ اہم شوریٰ ہے۔

حج کے موقع پہ ہر حاجی پہ ایسی * بندی لگا ‍ ڈا مشکل کام ہے تو پھر اللہ کا یہ حکم کیسے پورا ہوگا؟ اس کے لئے کر یہ ہے کہ ہر علاقے میں سے عام حاجیوں کے علاوہ کچھ ایسے آدمی چن کر روانہ کئے جا N گے جو اسی علاقے کی ú ئندگی کرتے ہوں، اور جن پہ پورا یقین ہوگا کہ یہ مخلص مومن ہیں، غداری نہیں کریں گے۔ ان کے * س شناختی کارڈ بھی ہونگے شنا # کے لئے۔ اس نشست گاہ میں یعنی شوریٰ میں سارے حاجیوں کو تو جگہ نہیں ملے گی، اور یہ ہر آدمی جا { ہے کہ جو اہم میٹنگ ہوتی ہے اس میں چنے ہوئے آدمی ہی جاتے ہیں، اللہ نے بھی اہم کام یعنی رسا کے لئے ہر آدمی کو منتخب نہیں کیا بلکہ بندوں میں سے خاص بندوں کو ہی چن کر رسول بنا * ۔ ایسے ہی یہ اہم مجلس ہے اس میں چنے ہوئے آدمی ہی جا N گے۔

اس طرح حکومت کا ہو ئ ام طے ہوگا اور اس کو راز میں رکھا جائے گا * کہ حکومت فیل نہ ہو * قی جو آدمی حج کے لئے جا N گے وہ اپنا حج کریں گے اور جو ان کو بتا * ضروری ہوگا وہ ان کو بتا * جائے گا، جس کے

ظاہر ہونے سے حکومت پہ کوئی بُرا اث نہیں پڑے گا۔ یہ ہے مشرکوں کو اس اہم مجلس، مجلس شوریٰ سے دور ر p کا مقصد۔ اگ کوئی حکومت یہ چاہے کہ حج میں کوئی مشرک نہ جائے تو یہ * ممکن ہے۔ کیوè حج کے لئے ہر ملک سے آدمی آئے گا، آپ کیسے جا 3 گے کہ ان میں سے کون مشرک ہے * منافق؟ اور کون مومن؟

دوسرے ملکوں میں بھی مسلمان رہتے ہیں وہاں سے بھی حج کے لئے لوگ آ N گے اور وہاں کی حکومت کسی جاسوس کو حاجی بنا کر بھیج دے، تو ایسی حا میں لاکھوں آدمیوں میں سے کیسے پہچان ہو سکتی ہے مشرک و مومن کی۔

اس لئے جہاں پہ * بندی کو کہا H ہے وہ کوئی خاص جگہ ہے، اور وہ وہی ہے جس کو دار الشوریٰ کہتے ہیں۔ اور جو خاص طور سے حج کے موقع پہ منعقد ہوگی۔ اور اس شوریٰ میں صرف تصدیق شدہ چنے ہوئے مومن ہی جا N گے۔ اور وہ حج بھی کریں گے۔

اس سے بھی * $ ہوا کہ مسلم حکومت صرف ا ‍ ہی امیر کے تحت رہے گی۔ کیوè بہت سے مسلم ملکوں کی غیر مسلم ملکوں سے دوستی ہے اور مسلموں سے دشمنی۔ ایسی حا میں ان ہو ئ اموں کو اس مسلم حکومت کے آدمی اپنے دو ممالک کو بتا دیں گے اور وہ غیر مسلم ممالک ان مسلم ممالک سے مل کر نقصان پہنچا N گے۔ اس لئے ب ڑے غور و فکر کے بعد ہر کام کر ہے۔ اور اللہ کا ہر کام مصلحت سے پہ ہے، اور یہی مصلحت وحی خفی ہے۔

اس طرح کی رازداری ہر حکومت کو ر b ضروری ہے، چاہے وہ مسلم ہو * غیر مسلم، اللہ نے * بندی صرف شوریٰ میں لگائی ہے۔ ہر جگہ نہیں * قی جگہ میں * بندی ممکن ہی نہیں ہے۔

جس طرح قرآن کے بہت سے احکام کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اسی طرح اس آ $ میں درج قانون کی بھی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے ساتھ اللہ کی مدد نہیں ہے۔ اللہ کی مدد ہی . # آتی ہے . # پورے اسلام پہ عمل کیا جائے، ادھورے عمل پہ اللہ کی مدد نہیں آتی۔1 مسلمان تو ادھورے پہ بھی عمل نہیں کر رہا ہے۔ اگ بغور دیکھا جائے تو غیر مسلم ممالک لاشعوری طور پہ قرآن کے بہت سے احکام کی پیروی کر رہے ہیں، اور ان ممالک کو د * وی مفاد حاصل ہو رہے ہیں۔ مسلمان د * وی مفاد سے بھی محروم ہیں۔ اس لئے جتنا جلد ہو سکے پورے اسلام پہ عمل کر شروع کر * جائے، یہ مسلمان پہ فرض ہے اگ د * میں امن قائم کر ہے۔ اب ہم کو سمجھ 8 چاہئے کہ حج کا ہر پہلو جو اللہ نے بتا * ہے اس پہ عمل کر ہی کامیابی ہے۔1 ہم

نے حج کو صرف دینی فریضہ ہی بنا کر رکھ* یہ ہے، جبکہ حج دینی کامیابی کے ساتھ ساتھ د* وی کامیابی بھی دیتا ہے۔$ ، . # ہم اس کو قرآنی طر i پ ا م دیں۔آج دوسرے ممالک اس پ عمل کر رہے ہیں، اور کامیاب ہیں۔

مرتد کی سزا قتل نہیں

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۱۳۷۔ جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر کفر میں ب ڑھتے گئے۔ان کو اللہ کا قانون نہ تو بخشے گا اور نہ سیدھا راستہ دکھائے گا۔

سورۃ K ء آ $ ۱۳۸۔ان منافقوں کو درد* ک عذاب کی خبر دے دو۔

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۱۰۸۔ پھر کیا تم اپنے رسول سے اس قسم کے سوالات اور مطالبات کر* چاہتے ہو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے کئے جا چکے ہیں؟ حالاè جس شخص نے ایمان کی روش کو کفر کی روش سے + ل لیا وہ راہ را ــ سے بھٹک H یہ۔

☆ سورۃ آل عمران (۳) آ $ ۹۰۔1 جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا پھر اپنے کفر میں ب ڑھتے چلے گئے ان کی توبہ ہرا/ قبول نہ کی جائے گی۔ایسے لوگ تو پکے گمراہ ہیں۔

☆ سورۃ المنافقون (۶۳) آ $ ۳۔ یہ ب ائی ان سے اس لئے ہوئی کیوè وہ لوگ پہلے تو ایمان لائے پھر کفر کا شیوہ اختیار کر لیا۔ (اور مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے لگے) تو اللہ کے قانون نے (ان کے کفر کی وجہ سے) ان کے دل و دماغ پ مہر لگا دی، تو (اب صحیح ب ت) ان کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔

سورۃ المنافقون۔آ $ ۴۔اور . # آپ ان کو دیکھو گے تو ان کے جسم آپ کو بہت اچھے لگیں گے، اور ا/ گفتگو کریں گے تو ایسی کہ آپ توجہ سے سنیں گے (1 عقل سے خالی) گو* یہ دیوار سے لگائی ہوئی بے کار لکڑ* یں ہیں (ب . دل اتنے کہ) ہر زور کی آواز کو سمجھیں گے کہ ان پ ہی آ پ ڑی، وہ تمہارے دشمن ہیں، ان سے بچتے رہو، اللہ کا قانون انہیں مار ڈالے گا، وہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔

یت ب لا میں اللہ مر+ ہونے پ کہتا ہے کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں، اس گمراہی کی ان کو سزا ملے گی، یعنی دوزخ میں جا N گے۔یہ نہیں کہا کہ ان کو قتل کی سزا ملے گی، ان کو قتل کر دینا چاہئے۔کیوè K ن کو اللہ نے اس د میں عقل دے کر آزاد کر* یہ ہے۔اچھ ے دونوں راستے بتا دئے ہیں" àm o0æ ÜÓ0m ÜÓ0" جو

اس کو اچھا لگے، کرے۔اور جو مذہب چاہے اختیار کرے، زور نہ دستی نہیں ہے۔" àm, 0] o³Ê å]†³Ò] Ÿ"۔

1 کتب رو* یت میں مر+ کو قتل ہ*. لکھا ہے، کہ مر+ کو قتل کیا جائے گا، جو ا ـ* ر مسلمان ہو کر پھر اسلام چھوڑ دے تو اس کو قتل کر* یہ جائے گا۔یہ قانون سورۃ K ء کی *یت ۱۳۷/۱۳۸، و د V* یت اور دستور زمانہ کے بھی خلاف ہے۔اللہ نے اسلام چھوڑنے والے کو قتل کرنے کو نہیں کہا۔بلکہ یہ کہا ہے کہ اللہ ان کو معاف نہیں کرے گا، اور درد* ک عذاب ہوگا۔سیدھا راستہ نہ ملے گا۔دوسری آ $ میں یہ خبر دی ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ان کے اعمال ب * د ہو گئے۔اللہ ان کو سزا دے گا۔ان کو ؟ ہوا کہا ہے، اور خبردار کیا ہے کہ مسلمان ان سے ہوشیار رہیں۔اس لئے کہ وہ مسلمان رہ چکے ہیں ان کو اسلام کے* رے میں علم ہے، تو وہ منافق بن کر دھوکا دینے کی کوشش کریں گے، اور اسی طرح دوسرے بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کریں گے، اس لئے ان سے ہوشیار رہنا ہے۔یہ . کچھ بتا* یہ 1 قتل کرنے کو نہیں کہا۔

دستور زمانہ بھی دیکھ لیا جائے۔ا/ مسلمان یہ حق ر p ہیں کہ مر+ کو قتل کر دینا چاہئے، تو یہ حق دوسروں کو بھی دینا پ ڑے گا۔یعنی آدمی اپنا سابق مذہب چھوڑ کر مسلمان ہ H، اور ہوتے رہیں گے تو ان کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ جو ان کا آدمی اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو جائے، اس کو قتل کر دیں، ا « ف کی* ب ت ہے۔

1 یہ قانون* ب لکل غلط ہے۔دین میں کوئی زور نہ دستی نہیں، جو آدمی جو دین اختیار کر* چاہے، وہ آزاد ہے۔اس لئے مر+ کو قتل کرنے کی سزا قرآن کے خلاف ہے۔ا ـ آ $ اور پ ڑھ لیں:

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۲۵۶۔دین کے معاملہ میں کوئی زور نہ دستی نہیں ہے، صحیح ب ت، غلط خیالات سے چھا $ کر الگ رکھ دی گئی ہے۔اب جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پ ایمان لے* یہ، اس نے ا ـ ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ . کچھ جاننے والا ہے۔

اللہ نے K نوں کو عقل دے دی اور اپنا قانون۔اس کے بعد K ن کو اختیار دے* یہ کہ وہ K راستہ اختیار کر* ہے۔K ن کو اللہ اپنا قانون* یہ دین اختیار کرنے کے لئے مجبور نہیں کر*، کوئی نہ دستی نہیں، ا/ وہ چاہتا تو دوسری مخلوقات کی طرح K ن کو بھی بغیر عقل کے پیدا کر*۔1 K ن کو آزادی ہے عقل کے ساتھ۔اس کے بعد کیا کر* ہے دیکھا جائے گا۔اللہ کے* پ س یہ طاقت ہے کہ ہر K ن کو ا ـ ہی دین پ جمع کر دے، 1 یہ عدل ا « ف کے خلاف ہے۔اللہ نے K ن کو اچھا، بُرا راستہ دکھا* یہ، عقل دے دی، عقل دے کر آزاد کر* یہ۔اب K ن کو اختیار ہے کہ K راستہ اختیار کر* ہے۔جو عمل کر* ہے وہ لکھا جا* ہے، حشر میں + لہ ملے

گا۔اس لئے مرد کو قتل کرنا ظلم اور ا« فی ہے۔

تہمت

آجکل دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ لوگ . # فرصت کے وقت ا۔ جگہ ن ہیں، تو وہاں پ دین اور تعمیری . ت نہ کرتے ہوئے اکثرا۔ دوسرے، حاضر غا $ پ تہمت لگاتے ہیں۔تہمت لگا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔اس غلط کام سے اللہ راض ہو ہے،اور معاشرے میں دشمنی پیدا ہوتی ہے، جو قوموں کو تباہ کر دیتی ہے۔اللہ نے اپنے کلام قرآن میں اس کی سزا مقرر کی ہے اس لئے ہمارے لئے کسی بھی قیمت پ یہ منا . نہیں ہے کہ کسی پ سچی . جھوٹی تہمت لگا N ۔

کلام پ ک میں کیا ہے یہ دیکھیں:

☆ سورۃ نور(۲۴) آ $ ۴۔اور جولوگ پ ک دامن عورتوں پ تہمت لگا N اور پھر(ثبوت میں) چار گواہ نہ لے کر آ N تو انہیں اسی(۸۰) کوڑے مارو،اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔اور وہی پکے فاسق ہیں۔

سورۃ نور۔آ $ ۵۔ہاں جو اس . م کے بعد توبہ کرلیں اور (اپنی حا) سنوار لیں تو اللہ بخشنے والا،مہر . ن ہے۔

یہ سزا اسی(۸۰) کوڑے کی اس وقت دی جائے گی، . # چار(چشم د) گواہ نہ ہوں،تہمت کی G میں . کاری کا غلط الزام لگانے پ کیا ہوگا؟ قرآن اس کے . رے میں بھی خاموش نہیں ہے، بلکہ . ے کھلے الفاظ میں بتا رہا ہے،5 حظہ ہو:

☆ سورۃ نور(۲۴) آ $ ۶۔اور جولوگ اپنی عورتوں پ . کاری کا الزام لگا N اور خود ان کے سوا ان کے گواہ نہ ہوں تو ہرا۔ کی شہادت یہ ہے کہ پہلے چار . ر اللہ کی قسم کھائے کہ بے شک وہ سچا ہے۔

سورۃ نور۔آ $ ۷۔اور پ نچویں . ر یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پ اللہ کی لعنت ہو۔

سورۃ نور۔آ $ ۸۔اور عورت سے اس طرح سزا ٹل سکتی ہے کہ وہ (شوہر کی قسم کھانے کے بعد) پہلے چار مرتبہ اللہ کو گواہ ٹھہرا کر قسم کھائے کہ یہ شخص (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے۔

سورۃ نور۔آ $ ۹۔اور پ نچویں مرتبہ کہے کہ اگر یہ شخص اپنے الزام میں سچا ہو تو مجھ پ اللہ کا غضب

ٹوٹے۔

سورۃ نور۔آ $ ۱۳۔(اور . # غلط آدمی چھوٹی تہمت لگا N) تو ان کو چاہئے کہ وہ اپنی تصدیق کے لئے چار گواہ لا N ،اگر وہ گواہ نہ لا N تو سمجھو کہ وہی اللہ کے ن د۔ جھوٹے ہیں۔

سورۃ نور۔آ $ ۲۳۔جولوگ پ ک دامن عورتوں (اور مردوں) پ جو ایسی گندی . توں سے بے خبر ہیں، اور اللہ پ ایمان ر b (ر p) ہیں . کاری کی تہمت لگا N گے،ان پ د* اور آ . ت میں لعنت کی گئی ہے۔ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

یہ ہے تہمت کے . رے میں قرآن کی سزا۔1 اتنی سخت سزا ہونے اور بُرے ا م سے ڈرانے کے * . وجود، K ن ا۔ دوسرے پ جھوٹی سچی تہمت لگانے سے نہیں رکتا، وجہ اس کی یہ ہے کہ دوسری سزاؤں کے ساتھ ساتھ قرآن میں درج تہمت کی سزا پ بھی عمل نہیں ہو پ رہا ہے،اگر عمل ہو جائے تو د* اور آ . ت میں K ن امن سے رہے۔1 شیطان Kú ن جو اپنے کو M K کا ہمدرد ظاہر کرتے ہیں، اور قرآن میں درج سزاؤں کو ظلم قرار دیتے ہیں،ان سزؤں پ عمل نہیں ہونے دیتے،اور مسلمان اتنے کمزور ہوگئے ہیں کہ وہ قرآن میں درج سزا دینے کی ہمت نہیں کر پ رہے ہیں۔ا۔ اہم . ت کا بھی دھیان رکھنا ہے کہ . کاری کے الزام اور د V الزاموں میں کچھ فرق ہے۔

تجارت سود اور ناپ تول

K ن کی ز گی کا تجارت وسود سے چولی دامن کا ساتھ ہے،اور اس تجارت وسود میں ہی K ن کے ایمان کا پتہ چلتا ہے،اور K ن کی . قی وتنزلی کا اس سے گہرا تعلق ہے۔اس لئے اس کتاب میں اس کو شامل کر بھی منا . معلوم ہو ہے۔اللہ نے قرآن میں اس سلسلہ میں کیا احکام دئے ہیں،ان کو دیکھا جائے۔یہ احکام اس لئے نہیں لکھے جارہے ہیں کہ بس پ ڑھ لئے جا N بلکہ ان پ عمل کیا جائے، $ ہی ان کا فا ہ معلوم ہوگا۔

☆ سورۃ بقرہ(۲) آ $ ۲۷۵۔جولوگ سود کھا N گے وہ نہیں کھڑے ہونگے 1 اس آدمی کی طرح کھڑے ہوں گے جسے شیطان نے . غیب دے کر(. دہ سے . دہ سود حاصل کرنے کے لئے) خبطی کر د . ہو۔یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں،تجارت بھی تو سود جیسی ہی ہے۔حالا è اللہ نے تجارت کو حلال کر د . ہے اور سود

کوحرام قرار* ہے۔ پھر وہ آدمی جس کے* پاس اس کے رب کی طرف سے اس کا نصیحت* مہ آچکا اگر وہ سود
خوری سے* باز آجائے گا تو جو گز رچکا وہ گز رچکا، اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے۔ اور جن لوگوں نے پھر سودخوری
کی پس وہی اہل دوزخ ہیں، اور وہ اس کی سزا میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۷۶۔ اللہ سود کو ملیا میٹ کر* ہے اور صدقات کو بڑھا* ہے، کیونکہ è اللہ ہر G اور
H ہگار کو پسند نہیں کر* ۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۷۷۔ ہاں جو لوگ ایمان لائے N اور نیک عمل کریں، اور نماز قائم کریں، اور
زکوٰۃ دیں، ان کا ا۔ بے شک ان کے رب کے* پاس ہے، اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۷۸۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور جو تمہارا سود لوگوں پر* قی رہ
H ہے اسے چھوڑ دو، اگر واقعی تم ایمان لائے ہو۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۷۹۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف
سے تمہارے خلاف اعلان B ہے، اب بھی توبہ کرلو (اور سود چھوڑ دو) تو اپنا اصل سرمایہ e کے تم حقدار ہو،
نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۸۰۔ تمہارا قرض دار U ہو تو ہاتھ کھلنے - اسے مہلت دو اور جو صدقہ کر دو
تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۸۱۔ اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو۔ # کہ تم اللہ کی طرف واپس ہو
گے۔ وہاں پر ہر آدمی کو اس کی کمائی کا (نیکی + ی) پورا پور+ لہ مل جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۸۲۔ اے اہل ایمان۔ # تم ا- مقرر مدت - کے لئے کسی سے ادھار کا
معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ تمہارے* ہمی معاملہ میں کوئی لکھنے والا ا« ف کے ساتھ لکھے اور کوئی
لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے، جیسا کہ اللہ نے اسے سکھا* ہے۔ پس کا $ لکھے اور جس پر حق وا۔ # ہے
لکھوائے یعنی قرض e والا۔ اور اللہ کی* فرمانی سے بچے، جو اس کا رب ہے۔ اور حق میں سے کچھ کم نہ
کرے۔ پس اگر قرض e والا بے عقل* تو اس ہو* ا5 کرنے کی طاقت نہ ر r ہو تو اس کا ولی ا« ف کے
ساتھ ا5 کرادے اور دستاویز لکھادے۔ پھر اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی اس پر گواہی کرالو۔ اگر دو آدمی
نہ ہوں تو ا- مرد اور دو عورتیں ہوں* کہ ا- بھول جائے تو دوسری اسے* دلادے۔ یہ گواہ ایسے لوگوں میں

سے ہونے چاہئیں جن کی گواہی تمہارے درمیان مقبول ہو۔ گواہوں کو۔ # گواہی کے لئے کہا جائے تو انہیں
انکار نہ کر* چاہئے۔ معاملہ چاہے چھو* ہو* ، معیاد کے ساتھ اس کی دستاویز لکھوا e میں K ہل نہ کرو۔ اللہ
کے نزدیک یہ ہی طر i تمہارے لئے* دہ F ا« ف ہے، اس سے شہادت قائم ہونے میں* دہ سہو
ہوتی ہے، اور تمہارے شک و شبہ میں مبتلاء ہونے کا امکان کم رہ جا* ہے۔ ہاں جو تجارتی لین دین د
+ ۔ تم لوگ آپس میں کرتے ہو اس کو نہ لکھا جائے تو کوئی H ہ نہیں۔ 1 تجارتی معاملہ طے کرتے وقت گواہ کر
لیا کرو۔ کا $ اور گواہ نقصان نہ کریں۔ نہ ان کو ستا* جائے۔ ایسا کرو گے تو H ہ کا ارتکاب کرو گے۔ اللہ کے
غضب سے بچو وہ تم کو صحیح طر i عمل کی تعلیم دیتا ہے، اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۱۸۸۔ اور تم آپس میں ا- دوسرے کا مال* طل طر h ں (رشوت، 5وٹ،
دھوکا، فر $) کے ساتھ نہ کھاؤ، اور نہ حکام کو مال (رشوت)* کر* کہ تم ان کی مدد سے H ہ کے ساتھ لوگوں کا
مال کھا جاؤ۔ حالانکہ è تم جا... ہو کہ اگر* طل طر i سے تمہارا مال کھا* جائے تو تم۔ دا - نہ کرو گے۔

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۲۹۔ مومنو! ا- دوسرے کا مال* حق نہ کھاؤ، ہاں اگر آپس کی رضامندی
سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فا+ ہ ہو تو وہ جائز ہے) اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو، کچھ شک نہیں کہ
اللہ تم پر مہر* ن ہے۔

سورۃ K ء۔ آ $ ۳۰۔ اور جو کوئی ظلم و* دتی سے ایسا کر u (یعنی دوسروں کا مال* جائز طر i سے
کھائے گا) اسے ہم عن قر $ دوزخ کی آگ میں ڈال دیں گے، اللہ کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔

سورۃ K ء۔ آ $ ۳۱۔ اگر تم بڑے H ہوں سے* باز آجاؤ (یعنی تجارتی لین دین میں ا- دوسرے
* جائز استحصال اور دوسرے کبائر سے) جن سے تم کو ا کیا H ہے تو ہم تم کی + حالیاں دور کر دیں گے
اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔

☆ سورۃ الا Å م (۶) آ $ ۱۵۲۔ اور یتیم کے مال کے* پاس بھی نہ جا* ، 1 ایسے طر i سے کہ بہت ہی
پسند+ ہ ہو، یہاں - کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور* پ تول ا« ف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو۔ ہم کسی کو
تکلیف نہیں دیتے 1 اس کی طاقت کے مطابق۔ اور۔ # کوئی* ت کہو تو ا« ف سے کہو چاہے وہ رشتہ دار ہی
کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ ان* توں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے* کہ تم نصیحت قبول کرو۔

☆ سورۃ الاعراف (۷) آ $ ۸۵۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا کہ

اے قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تمہارے رب کی طرف سے K نی آچکی ہے، تو تم *پ تول پوری کیا کرو۔ اور لوگوں کو چیز کم نہ *دِ کرو، اور زمین میں اصلاح کے بعد ابی نہ کر* ۔ اگر تم صا # ایمان ہو تو سمجھ لو کہ یہ *ت تمہارے حق میں بہتر ہے۔

☆ سورۃ ھود (۱۱) آ$ ۸۴۔ اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، اس نے کہا، اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور *پ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم خوش حال ہو۔ میں ڈر* ہوں کہ کہیں تم پر عذاب کا ایسا دن نہ آجائے جو تم کو گھیر لے۔

سورۃ ھود۔ آ$ ۸۵۔ اے میری قوم کے لوگو *پ تول ا« ف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ *دِ کرو، اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

سورۃ ھود۔ آ$ ۸۶۔ اگر تمہیں میری اس *ت کا یقین ہو تو اللہ کا *دِ ہوا تجارت کا نفع ہی تمہارے لئے بہتر ہے (میں نے تم کو سمجھا *دِ، اب اگر تم نہیں ما . . .) تو میں تم پر نگہبان تو ہوں نہیں۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۳۵۔ . # کوئی چیز *پ کر دو تو پیمانہ پورا بھرا کرو، اور . # تول کر دو تو در ۔ اور سیدھی ترازو سے تولو۔ (یعنی ڈ+ ی نہ مارو) یہ بہتر *ت ہے، اور ا م کے لحاظ سے بھی بہت اچھی ہے۔

☆ سورۃ الشعراء (۲۶) آ$ ۱۸۱۔ دیکھو پیمانہ پورا بھرا کرو اور نقصان نہ کرو۔

سورۃ شعراء۔ آ$ ۱۸۲۔ اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔

☆ سورۃ الرحمٰن (۵۵) آ$ ۷۔ اس نے آسمان کو بلند کیا اور Âم عالم کو عدل پر قائم کیا۔

سورۃ رحمٰن۔ آ$ ۸۔ (جس طرح سورج، چا+* رے، در # اور آسمان اپنے اپنے Âم پر قائم ہیں اسی طرح) تم بھی اس میزان عدل پر (قائم رہو اور اس) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

سورۃ رحمٰن۔ آ$ ۹۔ (اور لین دین کے معا5ت میں) ا« ف سے ٹھیک تولو کم نہ تولو (ڈ+ ی نہ مارو)۔

☆ سورۃ المطففین (۸۳) آ$ ا۔ بڑی ابی ہے *پ تول میں کمی کرنے والوں کی۔

سورۃ مطففین۔ آ$ ۲۔ جن (کی بے ایمانی) کا حال یہ ہے کہ لوگوں سے *پ کر e ہیں تو پورا e ہیں۔

سورۃ مطففین۔ آ$ ۳۔ لیکن . # *پ تول کر دینے کا وقت * ہے کم *پتے اور کم تولتے ہیں۔

تجارت اور سود کے *ر ے میں اوپر جو *یت لکھی گئیں ہیں ان میں بڑی وضا # کے ساتھ بتا *دِ H ہے کہ تجارت کو بڑی ایمان داری کے ساتھ کرو، سود نہ لو، جھوٹ نہ بولو، مال میں 5وٹ نہ کرو، نفع *دِ دہ نہ لو، کسی ہنگامی حالات میں *جا *فا+ ہ نہ اٹھاؤ، اور کسی کا کار *ر رک H ہے تو اس کی مدد کرو، اگر قرض حسنہ نہیں دے h تو اپنا قرض واپس e کی مہلت دو۔ سود e والوں سے اللہ کا .B کا اعلان ہے۔ اور جس سے اللہ کی .B ہو تو وہ اللہ کے مقابلہ میں .A نہیں سکتا۔ ا م کار ایسے سود خور کا ا م بہت اب ہو* ہے۔

*یت میں لین دین کا طر i بھی بتا *دِ ہے اور سے بڑی *ت یہ سامنے آئی کہ *پ تول میں کمی بیشی نہ کرو، عدل کے ساتھ *پ تول کرو۔ کیوè اس کائنات کا Âم عدل پر F ہے، اس میں کوئی جھول نہیں اس لئے یہ ٹھیک چل رہا ہے 1 اس کو بھی K ن بگاڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ . # اس کا توازن K نوں کے غلط کا *موں سے بگڑ جائے گا تو قیامت آجائے گی۔ اس لئے K ن کو اللہ کے بتائے ہوئے قانون کے مطابق ہی تجارت کرنی ہے، تجارت ہی کیا ہر جا *کام اللہ کے احکام کے مطابق ہی کر* ہے۔ . # ہی خیر ہے۔

بیعت

مومن K نوں کی +ز گی میں ا۔ وقت ایسا بھی * ہے، . # اس کا بیعت کر* ضروری ہو جا* ہے، اس بیعت کا ذکر بھی قرآن میں ہے۔ اگر قرآن کے مطابق بیعت کی جائے تو کوئی پریشانی نہ ہو گی اور جو اللہ چاہتا ہے وہ پورا ہو* رہے گا، یعنی امن عالم۔ 1 فی زمانہ اس بیعت کا ا۔ ایسا طر i رائج ہے جو قرآن اور طریقۂ رسول کے خلاف ہے، اس خلاف طر i سے مسلمانوں میں اختلاف کا ا۔ ایسا دروازہ کھل H ہے جس کا سد *ب ہو* بڑا مشکل Ã آ رہا ہے۔ کیوè بڑے بڑے عالم صوفی گدی نشین، اس کام میں ملوث ہیں، اگر یہ بند ہو* ہے تو ان کی پوری عمارت ہی منہدم ہو جاتی ہے۔ اور ان کی آمدنی ختم ہونے امکان پیدا ہو جا* ہے۔ کیوè ان کا یقین اللہ پر نہیں بلکہ اپنے ہنر پر ہے۔ اس لئے انہوں نے اس ہنر کو شروع کر رکھا ہے۔ اور . # کوئی اللہ کا بندہ اس قرآن کے خلاف بیعت کو بند کرنے کو کہتا ہے تو ایسے لوگ صف آراء ہو کر اس کا جینا دوبھر کر دیتے ہیں، اور شور مچانے لگتے ہیں کہ یہ شخص بیعت کی مخالفت کر رہا ہے۔ بیعت تو محمدؐ نے بھی لی تھی، اور بعد کو خلفاء بھی بیعت e رہے ہیں۔ اور یہ ا کر رہا ہے۔ اس لئے یہ G حد$ ہے اور G حد$ کا اسلام

سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس فرمان کے بعد کوئی گنجائش نہیں کہ اس غلط بیعت کو بند کیا جائے۔ قرآن میں درج
* یت سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ بیعت کا حقیقی مقام اور مقصد کیا ہے۔ محمدؐ نے کس حیثیت سے بیعت لی، اور
بعد کو خلفاء راشدین نے کیا طر i اختیار کیا۔

محمدؐ . # حیات تھے تو ان کے دو مقام تھے، ا ے t ت دوسرا امیر حکومت، کیوè آپؐ کی ز+ گی میں
ا ے اسلامی سلطنت قائم ہوگئی تھی۔ چوè آپؐ ی نبی تھے اس لئے آپؐ کی وفات کے بعد کوئی نبی نہیں آئے
گا۔ اس لئے t ت کا مقام آپؐ پر ختم ہو H ۔ لیکن سلطنت قیامت -- قائم رہے گی، اس لئے اس کا امیر ہو*
رہے گا۔ اور امیر کی بیعت اتفاق رائے سے ضروری ہے۔ اس لئے محمدؐ کی حیات میں موجودہ مسلمانوں نے اُن
کے ہاتھ پر بیعت کی، پہلی بیعت وہ جو کفر سے ایمان میں داخل ہوتے وقت نبیؐ کے ہاتھ پر کی جاتی تھی،
دوسری بیعت حاکم تسلیم کرنے اور حضورؐ جو حکم دیں اس کو تسلیم کرنے کی ہوتی تھی۔ جیسے حدیبیہ کے موقع پر کی گئی
تھی۔ لیکن آپؐ کی ز+ گی میں صرف آپؐ کے لئے بیعت ہوئی، چاہئے ایمان میں داخل ہونے کے لئے* یا حکم کو
تسلیم کرنے کے لئے۔ آپؐ کے علاوہ کوئی پیر* یا حاکم نہیں تھا جس کے ہاتھ پر کوئی بیعت کی گئی ہو۔ ایسے ہی
. # آپؐ اس د* سے رخصت ہوگئے تو آپؐ کے جانشین حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر امیر تسلیم کرنے کی بیعت
کی گئی اور کہا H کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں، یہ بیعت اس وقت -- قائم ہے . # -- آپؓ
ہمارے معا5 ت میں قرآن کے مطابق فیصلہ کرتے رہیں گے . # آپؓ ا اف کریں گے، ہم اپنی بیعت
ختم کر دیں گے۔ ایسے ہی خلیفہ نے کہا کہ میں آپ لوگوں کا امیر اس وقت -- رہوں گا، یعنی میری اطا (
اس وقت -- فرض ہے . # -- میں سارے معا5 ت کا فیصلہ قرآن و نـ L کے مطابق کر* رہوں گا . #
ا اف کردوں، تو میری اطا (فرض نہیں۔

اسی طرح ابوبکرؓ کے بعد دوسرے خلفاء نے کیا، ان کے زمانے میں کوئی حا کم* یا پیر نہیں تھا۔ جن کی
بیعت کی گئی ہو، خلفائے راشدین کے زمانہ -- کوئی پیری مر+ ی نہیں تھی، صرف ا ے امیر تھا، جس کی بیعت
اطا (کے لئے کی جاتی تھی۔

خلفائے راشدین کے بعد خلفائے بنی امیہ کے زمانہ میں بھی ا ے امیر کی نـ L کو قائم رکھا H ، بنی
امیہ کے بعد یہ نـ L بھی ختم ہوگئی، اور ا ے حکومت کی جگہ پر کئی حکومتیں ہوگئیں، اور آج تو یہ حال ہے کہ تقریباً
۵۸ حکومتیں اس وقت قائم ہیں، جو . کی . نـ L کے خلاف ہیں، اور د* میں اتنے پیر گدی نشین پر واز کر

رہے ہیں کہ ان کا شما* ممکن ہے۔ اور ہر پیر گدی نشین کی ز+ گی میں ہی ان کے بے شمار خلیفہ ہوتے ہیں، جو خود
بھی لوگوں سے بیعت e دیکھے جا h ہیں، اور ان پیروں کی طرف ایسے ایسے کراماتی کا* مے منسوب کئے
جاتے ہیں کہ جو عقل کو حیران کر دیتے ہیں۔ ان کے کا* موں کو سن کر ہی لوگ ان کی طرف مائل ہوتے ہیں،
اور ان کے آستانوں پر حاضری دے کر سجدہ ر* ہو جاتے ہیں، جو کہ شرک ہے، خلاف اسلام ہے۔ اسلام اور
نـ L یہ ہے کہ مسلمانوں کی ا ے حکومت ہو، ا ے امیر ہو، ا ے فقہ ہو، جو قرآن میں ہے۔ مختلف امیر، پیر اور
فقہ، اللہ کے حکم اور طر i رسول کے خلاف ہے . # ہمارا راستہ ہی اللہ کے احکام کے مطابق نہیں تو پھر اللہ کی
مدد ہمارے ساتھ کیسے ہو سکتی ہے۔ رائج الوقت بیعت کا طر i اسلام میں نئی اX د ہے، اور ہر نئی اX د+ (
ہے، اور ہر+ (گمراہی ہے، اور گمراہی کا ا م دوزخ ہے۔ اس لئے ہم کو غور کر* چاہئے کہ ہمارا طر i کیا ہو؟
اس کے بعد اب قرآن کی * یت لکھی جا رہی ہیں دیکھیں قرآن میں بیعت کا حکم . ، کیوں اور کیسے ہے؟

☆ سورۃ توبہ (۹) آ $ ۱۱۱۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے Ñ اور ان کے مال . A
کے+ لے + لئے ہیں، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، مرتے اور مارتے ہیں۔ ان سے (. A کا وعدہ) اللہ
کے ذمہ ا ے پختہ وعدہ ہے۔ تورات اور انجیل اور قرآن میں، اور کون ہے جو اللہ سے* ھ کر اپنے عہد کا پورا
کرنے والا ہو؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ سے بیعت کی ہے اور وہ ہے* ی کامیابی۔

سورۃ توبہ۔ آ $ ۱۱۲۔ (جن لوگوں نے اللہ سے جان و مال کا سودا کیا ہے وہ ہیں H ہوں سے)
توبہ کرنے والے، دین حاصل کرنے والے، دین کی تعلیم دینے کے لئے اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے، رکوع
کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، بُرائی سے روکنے والے اور اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد
بندیوں کی حفاظت کرنے والے۔ اور اے رسول! مومنوں کو . A کی خوŸ ی سنا دو۔

ان دو* یت میں مومنین کی اللہ سے بیعت یعنی عہد ہے۔

☆ سورۃ الفتح (۴۸) آ $ ۱۰۔ جو لوگ آپ سے بیعت کریں گے وہ اللہ سے بیعت کریں گے، اللہ کا
ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔ پھر جو عہد کو توڑے گا، تو عہد توڑنے کا نقصان اسی کو ہے۔ اور جو اس* ت کو جس کا
اس نے اللہ سے عہد کیا ہے، پورا کرے گا، تو وہ اسے عن قر $ ا عظیم دے گا۔

سورۃ الفتح۔ آ $ ۱۸۔ (اے محمدؐ) . # مومن آپ سے در # کے نیچے بیعت (عہد) کر رہے
تھے تو اللہ ان سے راضی ہو H (ان کے جوش ایمان کی وجہ سے) اور جو خلوص ان کے دلوں میں تھا، وہ ظاہر ہو H

توان پر تسلی* زل فرمائی۔اورانہیں جلد فتح عنا $ کی۔

☆ سورۃ الممتحنہ (۶۰) آ $ ۱۲۔اے رسول !. # تمہارے * س مسلمان مومن عورتیں آ N اوراس * .ت پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شر ۔ نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، *. کاری نہ کریں گی، اور اپنی اولاد کو نہ مارڈالیں گی، کوئی ایسا بہتان نہ *+ ھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان گھڑ لیں، اور کسی نیک کام میں تمہاری بے حکمی نہ کریں گی، تو تم ان سے بیعت کر لیا کرو، اور ان کے لئے اللہ سے درخوا ۔ مغفرت کیا کرو، بے شک اللہ بخشنے والا اور مہر. ن ہے۔

* یت *. لا اور عمل رسول وخلفائے راشدین سے صاف واضح ہو جا* ہے کہ بیعت عہد . ، کیسے اور کس کس حا ۔ پر ہوتی ہے۔ظاہر ہے کہ بیعت ا ۔ امیر، ا ۔ قانون اور اللہ کے احکام کی* پابندی کرنے کے لئے ہوگی، نہ کہ فرقوں میں W کے لئے ۔1 افسوس ہے کہ اس حکم کے خلاف بیعت، اختلاف کے لئے ہو رہی ہے، ہر پیر کا اپنا ا ۔ الگ مسلک ہے، جس میں پر ا اختلاف ہے، ا ۔ دوسرے کو کافر کہا جارہا ہے۔کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ محمد * خلفاء کے زمانے میں، شیعہ، سنی، دیوبندی، ب Wی، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، اہل حد $ ، اہل قرآن، قا* نی، جعفری، نصیری وغیرہ وغیرہ تھے؟ ظاہر ہے کہ نہیں تھے، یہ . بعد کی پیداوار ہیں، اور . # یہ پیداوار بعد کی ہے تو+ (ہے، اور + عتی جہنمی ہے۔میرے بھائیو! جان بوجھ کر کیوں جہنم میں جانے کو کمر بستہ ہو۔جہنم سے بچو، اور وہ طر i اختیار کرو جو اللہ نے حکم * ہے اور رسول نے عمل کر کے بتا * ہے۔رائج اوقت بیعت سے آج مسلمان فرقوں میں $ کر رH ہے، جن فرقوں سے اللہ* راض ہے۔ * یت پیش ہیں 5 حظہ ہوں:

☆ سورۃ الا Åم (۶) آ $ ۱۰۹۔ جولوگ اپنے دین میں فرقے بنا N گے اور بہت سے فرقے ہو جا N گے (اختلاف کر کے) ان سے تمہارا کوئی کام نہیں، ان کا کام اللہ کے سپرد ہے، پھر جو بھی وہ کریں گے وہ ان کو . بتا* جائے گا۔

☆ سورۃ روم (۳۰) آ $ ۳۰۔پس (اے نبیؐ، اور جو بھی نبیؐ کا امتی اس قرآن کو پڑھے) . ۔ سو ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دیں اور قائم ہو جا N اس فطرت پر (دین کے قانون پر) جس پر اللہ نے K ن کو پیدا کیا ہے۔اللہ کا بتا یا ہوا قانون فطرت + لا نہیں جا* ۔یہی . لکل سیدھا اور در ۔ دین ہے، 1 اکثر لوگ نہیں جا . . . ۔

سورۃ روم ۔آ $ ۳۱۔(اور جاہل لوگ دین فطرت کو چھوڑ کر K ن کے بنائے ہوئے مذہبوں کی پیروی کرنے لگتے ہیں، جیسے آج فرقوں کی پیروی ہو رہی ہے الگ الگ بیعت کے پردے میں، اسی سے رکنے کے لئے اللہ نے کہا ہے کہ) اسی اللہ کے دین کی طرف دل سے متوجہ ہو جاؤ، اور اللہ کی* فرمانی کرنے سے ڈرو، Ü زقائم کرو اور ان مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

سورۃ روم ۔آ $ ۳۲۔جنہوں نے اختلاف کر کے اپنا اپنا دین الگ بنا لیا ہے اور Ĺ وہوں میں $ گئے ہیں، ہر ا ۔ Ĺ وہ کے * س جو کچھ ہے اسی میں مگن ہے۔

* .ت سامنے یہ آئی کہ بیعت (عہد) کا مطلب ہے اللہ کے حکم کی* پابندی کی* ، ہر حال میں ۔اور بیعت ہوگی امیر وقت کے ہاتھ پر جو اس وقت موجود ہوگا، وہی پیر امام ہوگا، اور اس کا کام ہوگا کہ مسلمانوں کے معا5 ت قرآن کے مطابق فیصلہ کرے اور اس کے مطابق ہی حکم دے۔اور مسلمانوں کا کام ہوگا، امیر کے ہر اس حکم کی اطا (کریں، جو قرآن اور طر i رسول کے مطابق ہوں۔قرآن اور طر i رسول میں کہیں نہیں ہے کہ بیک وقت بہت سے پیر گدی نشین او* . دشاہ ہوں، جن کی اطا (کرنی ہے۔یہ الگ الگ فرقے اور بیعت + (ہے۔اس لئے اس + (کو چھوڑ کر صحیح L طر i اختیار کر لیا جائے، اسی میں خیر ہے۔فی زمانہ یہ بے شمار پیر او* . دشاہ قرآن کے خلاف ہیں ان کو ختم ہو* چاہئے۔ہاں امیر وقت ا ۔ جگہ رہ کر ہی یہ کام کرے گا، تو پھر دوسرے علاقوں کا کیا ہوگا؟ اس کا طر i یہ ہے کہ جو ہر عقل مند K ن جا { ہے یعنی اس امیر کی طرف سے ہر علاقے کا ا ۔ گو. مقرر ہوگا۔اور اپنے علاقے میں انتظام قائم ر p کے لئے وہ گو. ، امیر وقت کی اجازت سے ہر جگہ اپنا Ü ئندہ مقرر کر دے گا۔جو حکم امیر کے مطابق کام ا م دے گا، اپنی مرضی کے مطابق نہیں۔اور ہر جگہ کا آدمی بیعت بھی امیر وقت کے لئے کرے گا۔امیر وقت کے سامنے ہو کر* اس کے مقرر کئے ہوئے عامل کے سامنے امیر وقت کے لئے اتفاق رائے سے، اور Ĺ کوئی غیر مسلم اسلام میں داخل ہوگا تو وہ امیر وقت * اس کے مقرر کئے ہوئے حکام کے سامنے یہ اقرار کرے گا کہ اب سے میں اسلام کے قانون پر عمل کروں گا، جو پہلے شرک اور H ہ کر* تھا اب نہیں کروں گا۔

یہ ہے طر i بیعت کا، اس کے علاوہ * . طل ہے + (ہے۔امیر وقت اور اس کے عاملوں کا ا ۔ اور کام بہت ضروری ہے، جو اس وقت ختم ہو H ہے۔وہ یہ ہے کہ ہر عامل اور امیر اپنے اپنے علاقے کی مسجد میں Ü ز کی امامت بھی کرے گا، بغیر کسی ا. ت کے۔

حلف اور اس کے احکام

فی زمانہ دیکھا یہ جا رہا ہے کہ . # کوئی تنازعہ سامنے آ* ہے تو اس کا فیصلہ کرنے کے لئے دوسرے آدمیوں کے درمیان* یعدا - میں یہ تنازعہ رکھا جا* ہے۔ وہ آدمی اس کا فیصلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اگر آسانی سے فیصلہ ہوH اور فریقین نے اسے تسلیم کر لیا تو ٹھیک ورنہ نو$ حلف اور قسم پر آتی ہے اور حلف اٹھانے کو کہا جا* ہے، تو بے دریغ دونوں فریق حلف اٹھا e ہیں اور اپنے کو صحیح* $ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ دونوں فرh ں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ حق پر ہی* نہیں۔ بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو جھو* حلف اٹھانے سے ا ی کرتے ہیں۔ اور اکثر عدا - اور آپسی پنچا$ میں ہر حا - میں ا ی فریق جھو* ہو* ہے، اور کبھی کبھی دونوں بھی۔ 1 بے خوف وخطر حلف اٹھائے جاتے ہیں، اس* رے میں اللہ کا کیا حکم ہے، دیکھا جائے:

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ$ ۲۲۴۔ اللہ کا* م قسمیں کھانے کے لئے استعمال نہ کرو جن سے مقصود نیکی اور تقویٰ اور بندگان : ا کی بھلائی کے کاموں سے* زر رہنا ہو۔ اور اللہ تمہار* تیں سن رہا ہے اور کچھ جا { ہے۔

سورۃ بقرہ۔ آ$ ۲۲۵۔ جو بے معنی قسمیں تم بلا ارادہ کھا لیا کرتے ہو ان پر اللہ ا فت نہیں کر* ، 1 جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو ان کا* نو پس وہ ضرور کرے گا، اللہ د ا ر کرنے والا اور * رہے۔

☆ سورۃ المائ ہ (۵) آ$ ۸۹۔ اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے موا: ہ نہیں کرے گا، لیکن پختہ قسموں پر موا: ہ کرے گا، تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھا* کھلا* ہے، جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو* ان کو کپڑے دی* یا ا ی غلام آزاد کر* ، اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین دن روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے . # تم انہیں توڑو۔ اور چاہیئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر* ہے* کہ تم فرمانبرداری کرو۔

☆ سورۃ النحل (۱۶) آ$ ۹۱۔ اور . # تم کسی سے عہد کرو تو (یہ سمجھو کہ) تم نے اللہ سے عہد کیا ہے، اسے پورا کرو۔ اور . # تم پکی قسمیں کھاؤ تو اسے پورا کرو، مت بھولو کہ تم اللہ کو ضامن بنا چکے ہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جا { ہے۔

سورۃ النحل۔ آ$ ۹۲۔ اور (دیکھو) اس عورت کی طرح نہ ہو جا* جس نے محنت سے سوت کا* پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر* یہ تم آپس کے معا5ت میں اپنی قسموں کو ( ) وفری$) کا ذریعہ بناتے ہو۔ اس لئے کہ ا ی ا وہ کسی دوسرے ا وہ سے طاقت میں* یدہ ہے۔ (لیکن اسے نہ بھولو کہ) اس معاملہ میں اللہ تمہاری سچائی کی آزمائش کر* ہے۔ (کہ تم اپنے عہد* پس کرتے ہو* یہ نہیں) اور جن* توں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے روز اللہ اس کی حقیقت ظاہر کر دے گا۔

سورۃ النحل۔ آ$ ۹۴۔ (اے مسلمانو!) تم اپنی قسموں (عہدوں) کو آپس میں ا ی دوسرے کو دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بناؤ (یعنی عہد شکنی کر کے+ عہدی کی راہ مت نکالو، اپنے اس عمل سے مسلمانوں کو* م نہ کرو، اس عمل کو دیکھ کر) کہیں ایسا نہ ہو کہ اس روش کو دیکھ کر کوئی قوم جمنے کے بعد اکھڑ جائے یعنی لوگ اسلام کو چھوڑ دیں اور غیر مسلم قومیں اسلام میں داخل ہونے سے رکنے لگیں۔ اور تم اس . م کی* داش میں جو تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا، برا نتیجہ دیکھو گے اور عقو$ کا مزا چکھنا پڑے گا۔

سورۃ النحل۔ آ$ ۹۵۔ (اس لئے) اور تم نے اللہ سے جو عہد کیا ہے (یعنی اس کتاب پر عمل کا) اسے د* کے تھوڑے فا+ ے کے لئے نہ بیچو (کیوè عہد پورا کرنے کا) جو+ لہ اللہ کی طرف سے مقرر ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم سمجھو۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ$ ۳۴۔ اور تم یتیم کے مال کے قری$ بھی نہ جا* (یعنی اس کے مال میں سے ا ی پیسہ بھی اپنے او پ چ نہ کر*) 1 ہاں ایسے طر j سے جو بہتر ہو (یعنی یتیم کی تعلیم و M پر اس کا پیسہ چ کیا جا سکتا ہے) یہاں - کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے (اس وقت اس کی اما$ اس کے حوالے کر دو) اور عہد کو پورا کرو، اگر عہد کرو۔ عہد کے* رے میں سوال ہوگا۔

☆ سورۃ تحریم (۶۶) آ$ ۲۔ اللہ نے تمہارے لئے یہ فرض کیا ہے کہ تم نے اپنے عہد سے اللہ کی شریعت کی* پابندی کی جو ا * ہ+ ھی ہے اس ا ہ کی عظمت واحترام کر* ، اس کو پورا حلال کر* ہے۔ اس عہد کے مطابق عمل کر* ہے (ا ہ کھولنا ہے) اس کام پر ا کوئی پریشانی آئے تو اللہ تمہارا مددگار ہے اور وہ * حکمت والا ہے۔

☆ سورۃ طٰہٰ (۲۰) آ$ ۱۱۶۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آدمؑ سے عہد لیا تھا اور بتا* یہ تھا، 1 وہ اسے بھولH (اور بھول سے) وعدہ خلافی کر H۔ 1 ہم نے اس میں* فرمانی پر) صبر وثبات نہ دیکھا (یعنی اس

۔ فرمانی پر قائم نہیں رہا، جیسے شیطان نے ہٹ دھرمی کی تھی، بلکہ یدآ نے پر فوراً توبہ کرلی)۔

*یت *۔ لا میں حلف، عہد اور قسم کے* ۔رے میں پورا علم H ہوگا، کیوè *۔ت اہم ہے، اس کے *۔رے میں اللہ نے اپنے بندوں کو وحی کے ذریعہ پورا علم دے* یہ ہے، جو اس پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے، نہ کم نہ* یدہ۔ اس لئے حلف وقسم کے* ۔رے میں پورا علم ہو* چاہئے۔ اس علم کے بعد کوئی گنجائش نہیں کہ K ن غلط قسم کھالے، غلط حلف پر داری کرے، اس امید پر کہ اللہ ارحم فرمانے والا ہے، معاف کردے گا۔ اللہ رحم فرمانے والا تو بے شک ہے، 1 اس پر جو رحم کا حق دار ہو* ہے، اور جو جان بوجھ کر رحم کی امید پر غلط کار ہو* ہے اور پر غلط کام کر* رہتا ہے تو اس پر رحم کیسے ہوگا؟ اللہ کی سزا بھی تو ۔ی سخت ہے وہ رحمٰن کے ساتھ ساتھ جبار وقہار بھی تو ہے۔

ہاں اگر بے خبری میں* ۔ن سے کوئی عہد* یقسم نکل گئی ہے تو اللہ اس کو معاف کرنے والا ہے، لیکن اس کا بھی ای- طر i ہے، یعنی کفارہ۔ اس کے علاوہ اگر آدمی نے کوئی عہد کیا ہے تو اس کا پورا کر* ضروری ہے *۔ ہم پوری کوشش کرنے کے بعد بھی آدمی اس کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے تو معافی مانگنے پر اللہ معاف کر دے گا، 1 کفارہ دینا ہوگا۔ لیکن جان بوجھ کر غلط قسم کھانے اور غلط حلف اٹھانے پر معافی نہیں ہوگی، اس کی سزا ملے گی۔ اس لئے K نوں کو حلف اٹھاتے وقت سمجھ8 چاہئے کہ یہ حلف *۔ت پر ہے* یغلط پر۔ اگر غلط پر ہے تو کسی بھی قیمت پر نہیں اٹھا* چاہئے، چاہے اس نہ اٹھانے سے اس کو* یاس کے عز* وں کو کتنا ہی نقصان اٹھا* پڑے، پہلے تو نقصان ہوگا ہی نہیں، کیوè اللہ اپنے نیک بندوں کی مدد کر* ہے۔

عہد و پیمان

عہد و پیمان بھی حلف وقسم کی طرح ہی ہے۔ 1 اس کو الگ رکھا جا رہا ہے، جس پر کچھ روشنی ڈالی جا سکے۔ عہد و پیمان کو پورا کرنے کے لئے بھی اللہ کا سخت حکم ہے۔ قرآنی *یت پیش ہیں، 5 حظہ ہوں:

☆ سورۃ آل عمران (۳) آ$ ۷۷۔ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض حقیر متاع دنیوی حاصل کرتے ہیں، یقیناً ایسے لوگوں کے لئے آ ت میں نعمت کا کوئی حصہ نہیں ہے، اور قیامت کے دن اللہ نہ تو ان سے کلام کرے گا نہ ہی ان کی طرف Ã کی جائے گی۔ اور ان کے لئے در* ک عذاب ہے۔

☆ سورۃ الما+ ہ (۵) آ$ ۱۔ اے ایمان والو! جو اقرار تم نے کسی سے کیا ہے اسے پورا کرو (یہ اللہ کا حکم ہے)۔

☆ سورۃ النحل (۱۶) آ$ ۹۱۔ اور ۔# تم کسی سے عہد کرو تو (یہ سمجھو کہ) تم نے اللہ سے عہد کیا ہے، اسے پورا کرو۔ اور ۔# تم پکی قسمیں کھاؤ تو انہیں پورا کرو، توڑو مت کہ تم اللہ کو ضامن بنا چکے ہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے جا{ ہے۔

☆ سورۃ ا اب (۳۳) آ$ ۱۵۔ حالاè اس سے پہلے (منافق لوگ) اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ B۔ سے پیٹھ نہ پھیریں گے، بہرحال اللہ سے جو عہد کیا جا* ہے اس کی ضرور پرسش ہوگی۔

*یت *۔ لا میں عہد و پیمان کو پورا کرنے کا حکم ہے، ان *یت میں حلف اٹھانے کے بعد کفارہ کی *۔ت نہیں ہے 1*۔ت تقریباً وہی ہے کہ اپنے عہد و پیمان وحلف کو پورا کرو، پورا نہ کرنے پر اللہ سخت سزا دے گا۔ اس لئے عہد و پیمان کرتے وقت اچھی طرح غور کرلیا جائے کہ کیا میں اس کو پورا کرسکتا ہوں* ینہیں۔ غور کرنے کے بعد ہی عہد و پیمان ہو* چاہئے اور حلف اٹھاتے وقت بھی سمجھ لیا جائے کہ کیا میں حق پر ہوں، اور حق کے لئے ہی حلف اٹھا رہا ہوں* ینہیں؟ اگر یہ* ۔تیں K ن کے ذہن میں ہوں گی تو غلط عہد و پیمان اور حلف کا سوال ہی نہیں آئے گا۔

والدین سے نیک سلوک

زمانہ قدیم سے یتیم خانوں کا رواج g میں* ہے، اسی طرح* پگل خانوں کا ذکر بھی ملتا ہے، اور آج بھی یہ جگہ جگہ قائم ہیں اور ان سے فا+ ہ بھی پہنچ رہا ہے۔ 1 زمانہ قدیم میں کہیں پر ۔رگ خانوں (بوڑھے گھروں) کا ذکر نہیں ملتا، یعنی جس میں بوڑھے لوگ (مرد وعورت) رکھے جا N اور وہاں ان کی دیکھ بھال ہو۔ زمانہ قدیم میں ان کا ذکر شا+ ی اسی وجہ سے نہیں ملتا کیوè بوڑھے والدین کی : مت اولاد ہی اچھے طر i سے کرتی تھی۔ اگر کبھی کسی اولاد کی طرف سے والدین کو شکا$ ہوتی تھی تو* پس پڑوسی، عز* واقارب ان کو شرم دلاتے تھے اور وہ اولاد اپنی غلطی تسلیم کرکے ان کو آرام سے ر p تھے، اور آخیر وقت -- ان کی : مت کرتے تھے، اور اگر اتفاق سے کسی بوڑھے آدمی کے اولاد نہیں ہوتی تھی تو اس کی : مت ثواب جان کر، اسی کے قر R رشتہ دار کرتے تھے۔ اور وہ بوڑھا آدمی اپنا وقت پر ۔ے آرام سے گز ار کر فوت ہو* تھا۔ 1 آجکل دیکھا جا رہا ہے کہ بہت سے بوڑھے ما* ۔پ پریشان رہتے ہیں، اولاد ان کی خیر خبر نہیں لیتی۔ اگر اولاد سے کہا جا* ہے، تو وہ

جواب میں کہتے ہیں کہ ہم ان کو دیکھیں* اپنی اولاد کو، ہم تو ان بوڑھوں سے ہی تنگ آ* دو پریشان ہیں۔ تو ایسی حا - میں کچھ اہل خیر حضرات نے بوڑھوں کو ر p کے لئے OLD AGE HOMES (بوڑ رگ گھر) بنوادئے ہیں، اور کہیں کہیں حکومت کی طرف سے بھی بوڑھوں کی پریشانی دیکھتے ہوئے بزرگ گھر بنوائے گئے ہیں، اور انہیں پینشن دینے کا انتظام بھی کیا ہے، 1 یہ کیوں؟ یہ اس لئے کہ اولاد نے اللہ کے حکم کو توڑا اور اپنے والدین کی : مت میں کمی ہی کی، اور ان بوڑھوں کو مار C بھی جوا - بہت ہی بُری* ت ہے۔ اللہ نے اپنی کتاب میں کیا کہا ہے، یہ دیکھا جائے:

☆ سورۃ بقرہ (۲) آ $ ۸۳۔ اور* یاد کرو . # ہم نے بنی اسرا L سے یہ عہد لیا تھا کہ تم اللہ کی ہی عبادت کرو* کسی اور کی نہیں۔ اور ماں* باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کرو* اور لوگوں سے خوبی بھری* ت کرو* اور نماز قائم کرو* اور زکوٰۃ دینا پھر (اے بنی اسرا L اس عہد و پیمان کی وفا سے اور ان احکام کی بجا آوری سے) چند لوگوں کے سوا* نکل پھر گئے اور اب -- پھرے ہوئے ہو۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۱۸۰۔ مسلمانو! تم پر فرض کیا H ہے کہ . # تم میں سے کوئی شخص محسوس کرے کہ موت کا وقت قر$ آ H ہے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہے تو والدین اور رشتہ داروں کے لئے (اگر وہ واقعی ضرورت مند ہوں، دوسرے حصہ داروں کے مقابلہ میں تو) معروف طر i سے وصیت کرے، یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔

سورۃ بقرہ۔ آ $ ۲۱۵۔ اے رسول! لوگ آپ سے سوال کریں گے کہ وہ کن کے لئے کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے گا کہ تم جو مال خرچ کرو وہ والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو، اور جو بھلائی بھی تم کرو گے اللہ اس سے* خبر ہے۔

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۳۶۔ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز (+* مردہ K ن* جن کو قانون بنانے والا نہ* جائے، کسی جانور، کسی قبر* کسی $، استھان) کو شریک نہ ٹھہراؤ* (۶:۴۲) اور نیک سلوک کرو* اپنے ماں* باپ کے ساتھ اور اپنے قرا$ داروں کے ساتھ اور بے سہارا لوگوں کے ساتھ اور ان کے ساتھ جن کا کار* بار (کسی بھی وجہ سے) ساکن ہو جائے، اور ہمسایہ قرا$ دار کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور اپنے 5 زمین کے ساتھ* جو تمہاری حفاظت میں ہوں، کے ساتھ حسن سلوک کرو*۔ ہے۔ بے شک اللہ اترانے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

☆ سورۃ الانعام (۶) آ $ ۱۵۱۔ کہو کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سنا دوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دی ہیں کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بناؤ اور ماں* باپ سے اچھا سلوک کرتے رہنا، اور* داری سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو*، کیونکہ تم کو اور ان کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں* پوشیدہ، ان کے * پاس نہ پھٹکو، اور کسی جان کو، جس کے قتل کو اللہ نے حرام کر* ہے، قتل نہ کرو*۔ 1 جائز طور پر۔ ان* توں کی وہ تمہیں* کید کرتا ہے* کہ تم سمجھو۔

☆ سورۃ بنی اسرا L (۱۷) آ $ ۲۳۔ (اے محمدؐ اللہ تمہارے ذریعہ لوگوں کو ارشاد فرما* ہے) اور تمہارے رب نے لوگوں کو ارشاد فرما* کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو* اور ماں* باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر ان میں سے کسی ایک* یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جا N تو ان کو اف -- نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا، اور ان سے* ت ادب سے کرو*۔

سورۃ بنی اسرا L ۔ آ $ ۲۴۔ اور ان کے آگے محبت اور مہر* نی کے ساتھ عاجزی سے سر جھکائے رکھنا، یعنی نرمی کے ساتھ رہنا، اور ان کے لئے ہمیشہ دعا کیا کرو کہ اے رب! جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں* پالا پوسا اور بڑا کیا اسی طرح تو بھی ان پر رحم کر۔

☆ سورۃ العنکبوت (۲۹) آ $ ۸۔ ہم نے K ن کو حکم * کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے، لیکن اگر وہ تجھ پر* دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے معبود کو شریک کرے جس کے* رے میں تو نہیں جا { ، تو ان کا کہنا مت ماننا۔ * یاد رکھو) تم . کو میری ہی طرف لوٹ کر* ہے۔ اس وقت میں تم کو بتا دوں گا کہ تم د* میں کیا کرتے رہے ہو۔

☆ سورۃ ابراہیم (۱۴) آ $ ۴۱۔ اے رب ہمارے حساب کتاب کے دن مجھ کو اور میرے ماں* باپ کو اور ایمان والوں کو بخش دینا۔

☆ سورۃ لقمان (۳۱) آ $ ۱۴۔ ہم نے K ن کو اس کے ماں* باپ کے* رے میں نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کو دو سال دودھ پلاتی رہی۔ تو اے K ن تو میری فرمانبرداری کر، کہ (تم . کو) میری طرف لوٹ کر* ہے۔

☆ سورۃ الاحقاف (۴۶) آ $ ۱۵۔ ہم نے K ن کو حکم * ہے کہ وہ اپنے ماں* باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ (اور اپنی ماں کے احسان کو نہ بھولے) اس کی ماں نے تکلیفیں اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں

رکھا، اور تکلیف ہی کی حا ۔ میں اس کو جنا، اسے جننے اور پیٹ میں ر p اور دودھ چھڑانے میں (تقریباً) تیس مہینے لگ جاتے ہیں، یہاں -- کہ . # وہ اپنی جوانی کو پہنچتا ہے اور چالیس سال کا ہوجا* ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں، جنہیں تو پسند کرے۔ اور میری اولاد کو بھی نیکی اور بھلائی کی توفیق دے، میں تیرے حضور بُرائیوں سے بچنے کا عہد کر* ہوں اور تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

☆ سورۃ K ء (۴) آ $ ۱۳۵۔ اے ایمان والو! ا « ف پ قائم رہو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو، خواہ تمہارے ماں* پ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے* فقیر ہے، تو اللہ ان کا خیر خواہ ہے، تو تم خواہش Ñ کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ* اگر تم جھوٹی شہادت دو گے* شہادت سے بچنا چاہو گے تو اللہ تمہارے کاموں سے واقف ہے۔

☆ سورۃ مریم (۱۹) آ $ ۱۴۔ اور ماں* پ سے نیک سلوک کرنے والا تھا اور سرکش او* فرمان نہ تھا۔

سورۃ مریم۔ آ $ ۳۲۔ اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنا* ہے اور سرکش و + بخت نہیں بنا*۔

☆ سورۃ النمل (۲۷) آ $ ۱۹۔ سلیمان اس کی* ت پ مسکراتے ہوئے ہنس پ*ا اور بولا، اے میرے رب! مجھے قابو میں رکھ، میں مغرور نہ ہو جاؤں، اور میں تیرے اس احسان کا شکریہ ادا کر* ہوں جو تو نے مجھ پ اور میرے والدین پ کیا ہے۔ اور ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے صالح اور نیک بندوں میں شامل کر۔

* ت* لا میں والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے لئے ان کے کئے ہوئے کاموں اور جو انہوں نے تکلیف اٹھا کر اپنے بچوں کی پ ورش کی ہے، کو* د دلا کر بہت* کید اً حکم د* ہے اور یہاں -- کہا ہے کہ ان کی : مت ہر حا ۔ میں کر* ہے اور ان کی فرمانبرداری کر* ہے۔ ان کی فرمانبرداری اپنی فرمانبرداری سے مشروط بھی کر دی ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ تجھ کو شرک کرنے کو کہیں تو شرک مت کر* 1 ان کی : مت کو ا نہیں کیا۔ تو اس سے* $ ہوا کہ اگر ماں* پ مشرک بھی ہوں $ بھی ان کے لئے دعائے خیر کر* ہے۔ بہر حال ہر قیمت پ ان کی : مت کر* ہے، ان کا دل نہیں دکھا* ہے، ان کو خوش رکھنا ہے ان کے آگے عا . ی سے

پیش* ہے جس سے وہ خوش رہیں ان کے خوش رہنے پ ہی اللہ بھی خوش رہے گا۔ محمدؐ نے بھی اپنے فرمان میں والدین کی : مت کے لئے کہا ہے، اور یہاں -- کہا ہے کہ اگر والدین کو : مت کی ضرورت ہے تو اس حا ۔ میں جہاد جیسے اہم فریضہ کو چھوڑ کر ان کی : مت کے لئے ان کے* پ س رہنا ہے۔ *ی* کید کے ساتھ اللہ اور رسول کے حکم کے ہوتے ہوئے پھر کہاں گنجائش رہتی ہے کہ بوڑھے ماں* پ ہ. رگ خانوں میں جا کر رہیں۔ اگر کسی کے ماں* پ، اولاد کے* ہ ہوتے ہوئے بوڑھے خانوں میں جا کر رہیں گے تو اس اولاد سے * د + بخت کوئی نہیں ہوسکتا۔ جن والدین کے قدموں میں محمدؐ نے . A کی K رت دی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی آدمی کی اولاد + ہ نہیں رہتی تو ایسی حا ۔ میں بھی اللہ نے . رگوں کی : مت کرنے کو کہا ہے۔ دوسرے قر R رشتہ داروں کو ت غیب دی ہے۔ ایسی ہی ت غیب محمدؐ نے بھی دی ہے پھر بوڑھے خانوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تمام نوجوانوں کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنے والدین کی : مت کریں۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا جا رہا ہے کہ اللہ نے رشتہ دار کے ساتھ کس سلوک کو کہا ہے۔ مندرجہ* لا* یت میں رشتہ داروں سے بھی اچھے سلوک کو کہا H ہے۔ اس لئے بوڑھوں کی : مت اولاد نہ ہونے پ رشتہ داروں کو کرنی ہے یہی اللہ کا حکم ہے۔

☆ سورۃ النحل (۱۶) آ $ ۹۰۔ اللہ تم کو ا « ف اور احسان اور رشتہ داروں کو (ٗ چ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کو او* معقول کاموں سے اور سرکشی سے ا کر* ہے (اور) تمہیں نصیحت کر* ہے * کہ تم* د رکھو۔

والدین کے ساتھ ہمسایوں کا بھی بہت* احق ہے* ہے اگر ہمسایہ خوش رہتا ہے تو + گی میں بہار رہتی ہے اور وہ ہمسایہ ہر وقت مدد کے لئے تیار رہتا ہے اور اگر ہمسایہ* راض ہے تو* ی پ یشا* س رہتی ہیں اور قدم قدم پ خطرات کا سامنا کر* پ* ہے۔ اس لئے ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کر* ضروری ہے۔ اللہ کا یہی حکم ہے، اور محمدؐ نے بھی* ی* کید کی ہے، آ $ پیش ہے:

☆ سورۃ النساء (۴) آ $ ۳۶۔ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز (+ ہ* مردہ K ں* جن کو قانون بنانے والا نہ * جائے، کسی جانور، کسی قبر* کسی $، استھان) کو شر- نہ ٹھہرا* (۶:۴۲) اور نیک سلوک کر* اپنے ماں* پ کے ساتھ اور اپنے قرا $ داروں کے ساتھ اور بے سہارا لوگوں کے ساتھ اور ان کے ساتھ جن کا کار* ر (کسی بھی وجہ سے) ساکن ہو جائے، اور ہمسایہ قرا $ دار کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور اپنے 5 زمین کے ساتھ* جو تمہاری حفاظت میں ہوں، کے ساتھ حسن سلوک کر*

ہے۔ بے شک اللہ اترانے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

یہ ہے اللہ کا حکم یعنی اگر کسی بوڑھے کے اپنی اولاد نہیں ہے اور اس کو مدد کی ضرورت ہے تو رشتہ داروں کا فرض ہے کہ وہ اس کی مدد کریں، اور اگر رشتہ دار نہیں ہیں تو دوسرے اہل خیر حضرات کا فرض ہوتا ہے کہ ان کے سامنے کوئی بوڑھا آدمی پریشان نہ رہے، ان کے بعد اگر کوئی مددگار نہیں ہے تو پھر حکومت وقت کا فرض ہے کہ وہ ہر ضرورت مند کی مدد کرے۔

تفقہ فی الدین (علم دین کی تحصیل اور مقصد)

آخر میں یہ بھی لکھ دیا جائے کہ علم دین حاصل کرنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے اور خود اس پر عمل کرنے کے بارے میں قرآن میں اس کا کیا حکم ہے ملاحظہ ہو:

☆ سورۃ توبہ (۹) آیت ۱۲۱۔ اور (اس طرح) وہ جو خرچ کرتے ہیں تھوڑا یا بہت یا کوئی میدان طے کرتے ہیں تو یہ سب ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کو، ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے، جو وہ کرتے رہے ہیں۔

سورۃ توبہ۔ آیت ۱۲۲۔ اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مومن سب کے سب نکل آئیں تو یوں کیوں نہ کیا کہ ہر جماعت میں سے چند آدمی نکل جائیں کہ دین کا علم حاصل کر کے سمجھ پیدا کریں۔ اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو ان کو خوف دلائیں کہ وہ بُرائیوں سے بچیں۔

مذکورہ بالا آیت میں لفظ مومن ہے، کسی دستار بند، فارغ عالم کا ذکر نہیں ہے۔ اس لئے ہر وہ آدمی جو عقل رکھتا ہے، اور اس نے کسی بھی طریقہ سے علم حاصل کیا ہے، وہ علم جس سے دین کے علم کی سمجھ پیدا ہو جائے، تو ایسا آدمی علم دین حاصل کر کے خود بھی عمل کرے اور دوسروں کو بھی بتائے۔ اللہ نے علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے باہر جانے کے لئے پوری قوم کو نہیں کہا، بلکہ کچھ آدمی جو علم حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں ان سے کہا جا رہا ہے کہ وہ ایسے مقام پر جائیں جہاں پر دین کا علم حاصل کرنے کی سہولت ہو، وہاں پر جا کر وہ اپنے اپنے وقت پر علم حاصل کر کے عمل کریں اور اپنی بستی والوں، گھر والوں کو بتائیں۔ کیونکہ ہر بستی کا ہر فرد تو جا نہیں سکتا، جیسے عورتیں بوڑھے۔ اللہ نے اپنے کلام پاک میں ہر وقت اور ہر مسئلہ کے لئے ہدایتیں نازل کی ہیں۔ کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں انسان اندھیرے میں بھٹکتا پھرے۔ اور جس چیز کی ضرورت نہ تھی وہ

نازل ہی نہ کی۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ انسان اللہ کے آسان دین پر عمل کرتا نہیں بلکہ اپنے بزرگوں کے بنائے ہوئے مذہب پر عمل کرتا ہے۔ جس میں بڑی پابندی اور وزن رکھا گیا ہے، وہ وزن جس کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ پہلے لوگوں نے خودساختہ مذاہب بنا کر اپنے اوپر نافذ کیا تھا۔ جس کے بوجھ تلے وہ دبے جا رہے تھے۔ اللہ کے رسول نے اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق ان بوجھوں کو ہلکا کر دیا، جس پر آسانی سے عمل کیا جا سکے اور انسان اللہ کا فرمانبردار بنے۔ لیکن یہ انسان بڑا ہی نافرمان، ظالم ہے کہ اللہ کے دین کے مقابلہ میں اس نے نہ معلوم کتنے مذہب بنا ڈالے، اور ان پر عمل کر رہا ہے۔ جو بڑے مشکل اور وزن دار ہیں۔ اس لئے ہم کو چاہئے کہ قرآن کے دین کو حاصل کریں اور اسی پر عمل کریں، اسی میں خیر ہے۔ اللہ ہم سب کو اپنے نازل کردہ دین پر، جو محمدؐ کے ذریعہ ہم کو ملا ہے، عمل کرنے کی توفیق دے۔ (تقبل)

مسئلہ کتابت

مسئلہ کتابت کے بارے میں بھی قرآن سے اختلاف کیا گیا ہے۔ اس مسئلہ کا ذکر قرآن کی سورۃ نور (۲۴) کی آیت ۳۳ میں ہے۔ اس آیت کا ترجمہ لکھا جا رہا ہے، جو عالموں نے اپنے تراجم میں بھی لکھے ہیں۔ مولانا محمود الحسن نے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے، اور اس پر تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی نے لکھی ہے۔

☆ سورۃ النور (۲۴) آیت ۳۳۔ اور اپنے کو تھامتے رہیں جن کو نہیں ملتا سامان نکاح، جب تک کہ مقدور دے ان کو اللہ اپنے فضل سے۔ اور جو لوگ چاہیں لکھت آزادی کی مال دے کر ان میں سے جو کہ تمہارے ہاتھ کے مال ہیں، تو ان کو لکھ کر دے دو اگر سمجھو ان میں کچھ نیکی اور دو ان کو اللہ کے مال سے جو اس نے تم کو دیا ہے۔

تقریباً یہی ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی و مولانا فرمان علی، مولانا احمد رضا خاں، مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، و مولانا اشرف علی تھانوی، و مولانا نور احمد صاحب نے کیا ہے، لیکن مولانا مودودی صاحب اور مولانا وحید الدین صاحب کا اگر ترجمہ دیکھا جائے تو اس میں پیسہ دے کر مکاتبت کا کوئی اشارہ نہیں ہے، لیکن تفسیر میں ان دونوں نے بھی وہی لکھا ہے جو اور مفسرین نے لکھا ہے، ملاحظہ ہو:

تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب۔ یعنی کسی کا غلام یا لونڈی کہے یا مزید توثیق کے لئے لکھوانا چاہے کہ میں اتنی مدت میں اس قدر مال تجھ کو کما دوں تو مجھے آزاد کر دے، تو مالک کو چاہئے کہ قبول کر لے، اور لکھ دے۔ اس معاملہ کو مکاتبت کہتے ہیں، اور یہ غلاموں کے آزاد کرنے کی ایک خاص صورت ہے۔ لیکن یہ

مالک کواس وقت قبول کرنا چاہئے۔ # کہ وہ یہ سمجھے کہ واقعی اس غلام یا لونڈی کے حق میں آزادی بہتر ہوگی۔ قید غلامی سے چھوٹ کر چوری یا کاری اور طرح کی معاشیاں کرتا نہ پھرے گا۔

تفسیر مولانا محمود الحسن۔ مکاتب اس غلام کو کہا جاتا ہے جو اپنے مالک سے معاہدہ کرے کہ میں اتنی رقم جمع کر کے ادا کردوں گا تو آزادی کا مستحق ہو جاؤں گا۔

تفسیر مولانا مودودی۔ مکاتب کا مطلب یہ ہے کہ کوئی غلام یا لونڈی اپنی آزادی کے لئے اپنے آقا کو ایک معاوضہ ادا کرنے کی پیشکش کرے، اور # آقا اسے قبول کرلے، تو دونوں کے درمیان شرائط کی لکھا پڑھی ہو جائے۔

تفسیر مولانا وحید الدین خاں۔ کتابت یا مکاتب کے لفظی معنیٰ ہیں لکھنا، اس سے مراد وہ تحریر ہے جس میں کوئی لونڈی یا غلام اپنے آقا سے یہ عہد کرلے کہ میں اتنی مدت میں اتنا مال کما کر تجھے دے دوں گا۔ اور اس کے بعد میں آزاد ہو جاؤں گا۔

تفسیر مولانا اشرف علی صاحب # ۔ اگر وہ لکھا چاہیں یعنی کسی کا غلام یا لونڈی یہ کہے کہ میں اتنی مدت میں اتنا مال تجھ کو کما کر دوں تو مجھ کو آزاد کر، یہ اقرار لکھوالیں۔ اس کو کتابت کہتے ہیں۔

تفسیر مولانا احمد رضا خاں صاحب # ۔ کہ وہ اس قدر مال ادا کر کے آزاد ہو جائیں، اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں، اور آیت میں اس کا امر استحباب کے لئے ہے، اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے، جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے۔ شانِ نزول، حویطب بن عبدالعزیٰ کے غلام صبیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی، مولیٰ نے انکار کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اس کو سو دینار پر مکاتب کر دیا، اوران میں سے بیس اس کو بخش دیے باقی اس نے ادا کر دئے۔

تفسیر مولانا فرمان علی صاحب # ۔ مکاتب کے معنیٰ یہ ہیں کہ غلام اور مالک میں باہم یہ اقرار ہو جائے کہ اتنا روپیہ ادا کر دینے پر غلام آزاد ہو جائے گا، اس کی دو حالتیں ہیں، ایک یہ کہ جتنا روپیہ ادا کرتا جائے اتنا آزاد ہوتا جائے، اس کو مکاتب مطلق کہتے ہیں، دوسری یہ کہ # کل ادا نہ کرے کچھ بھی آزاد نہ ہوگا۔ اس کو مکاتب مشروط کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا تراجم و تفاسیر پڑھ لیں۔ ان میں صاف درج ہے کہ جو غلام آزاد ہونا چاہے تو اس کو اس کا مولیٰ آزادی کی تحریر لکھ دے، کچھ مال لے کر۔ اب یہ دیکھا جائے کہ لونڈی، غلام کی عربی کیا ہے؟

غلام:۔ عبد ج، عبید، رفیق ج، اَرقاءُ، مُستَعبَدُ

لڑکا:۔ غلام، غلمان

لونڈی:۔ جاریۃ ج، جَوَاری، وصیفۃ ج، وصیفات

سورۃ نور کی آیت ۳۳ میں جو غلام لونڈی کے لئے عربی استعمال ہوئی ہے اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں بلکہ ماملکت ایمان ہے اور اس لفظ کا مطلب لونڈی غلام کنیز نہیں ہے، بلکہ اس کا مطلب ہے جس کو حفاظت میں لیا، تمہارے عہد نے، یعنی باہر سے آئے ہوئے مرد عورتیں تمہاری حفاظت میں رہنے لگیں، اوران کی دیکھ بھال مسلم حکومت کرے۔ ایسے لوگ جو حفاظت میں رہیں گے، اس کو آیت بتا رہی ہے، آیت کا درست ترجمہ لکھا جارہا ہے:

☆ سورۃ نور (۲۴) آیت ۳۳۔ اور جن کا نکاح کو مقدور نہ ہو وہ پاک دامنی اختیار کئے رہیں، یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے اور جو ماملکت ایمان تم سے مکاتبت چاہیں، یعنی اب وہ تمہارے ملک میں اپنا انتظام خود کر سکیں اور تم ان میں نیکی اور صلاحیت پاؤ تو ان سے مکاتبت کرلو، یعنی شہری حقوق اور شناختی کارڈ دیدو (اور یہی نہیں بلکہ) اللہ نے جو مال تم کو دیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو (جس سے وہ اپنا کاروبار کر کے خود کفیل ہو جائیں)۔ اوران نوجوان عورتوں کو جو نکاح کے لائق ہوں، انہیں نکاح سے نہ روکو، # کہ وہ نکاح کر کے پاک دامن رہنا چاہتی ہیں۔ کیا تم دنیوی زندگی کے فائدے حاصل کرنے کے لئے ان کو نکاح سے روک کر بدکاری پر مجبور کرنا چاہتے ہو؟ اور جو ان کو مجبور کرے گا، تو ان کے مجبور کئے جانے کے بعد اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

آیت میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس کا ترجمہ یہ ہو کہ وہ مالک کو مال دے کر آزادی کا پروانہ حاصل کرلیں، بلکہ آیت میں ہے کہ ان کو آزادی، شہری اور شناختی کارڈ دیدو اوران کے کاروبار کرنے کے لئے مال بھی دو۔ یہ ہے آیت کا مفہوم۔

یہ مسئلہ کتابت کیا ہے اس کو سمجھنے کے لئے اب دستورِ زمانہ کو دیکھا جائے، ہر ملک اپنے شہری کو ایک شناختی کارڈ دیتا ہے، جو یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ آدمی کس ملک کا شہری ہے۔ یہ کارڈ ہر جگہ کام آتا ہے اگر کسی آدمی کے پاس یہ کارڈ نہیں ہے تو اس آدمی کو گرفتار کر کے مقدمہ چلایا جاتا ہے، غلط ثابت ہونے پر جیل میں جانا ہے۔ دنیا میں یہ شناختی کارڈ سے جاری ہیں، دوسرے ممالک کے بارے میں تو مجھے معلومات نہیں، بس اتنا جا{

ہوں کہ جب میں چھوٹا تھا تو میرے پاس کوئی شناختی کارڈ نہیں تھا، لیکن اب تقریباً ہر آدمی کے پاس شناختی کارڈ ہے۔ رہا سوال اسلامی دنیا کا تو قرآن سے یہ جانکاری ملتی ہے کہ حضرت یوسفؑ نے اپنے والدین اور ان کے ساتھ آئے دوسرے لوگوں کو ایک شناختی کارڈ دیا تھا، جس میں یہ درج تھا کہ یہ لوگ مصری شہری ہیں، ان کو یہاں کوئی پریشان نہ کرے، اس قانون کو مصریوں نے تسلیم کیا اور یہی مصریوں کا سجدہ (یعنی فرمانبرداری) تھا۔ تو اتنا عرصہ تو قرآن سے ثابت ہے، اور اس بات سے یہ بات بھی مان لی جائے کہ اسلام میں حضرت یوسفؑ سے پہلے سے یہ قانون رائج ہے، اسی کے لئے قرآن کی سورۃ نور کی آیت ۳۳ میں کہا گیا ہے کہ جو آدمی عورت دوسرے معاشرے سے آئے ہوں اور وہ اسلامی ملک میں رہنا چاہتے ہوں تو ان کو ایک شعبہ کے تحت رہنا ہوگا اور ان کا ایک حاکم ہوگا جس کو قرآن نے ولی کہا ہے اور جب ان ماملکت ایمان میں یہ صلاحیت آجائے کہ وہ اپنا آزادانہ کام خود کر سکتے ہوں اور ان میں نیکی بھی ظاہر ہو تو پھر بہتر ہے کہ ان کو ایک شناختی کارڈ دیا جائے گا جس میں ان کو ایک آزاد شہری تسلیم کیا جائے گا، اور برابری کا حق دیا جائے گا، غلام تو پہلے بھی نہ تھے، بس ان کے پاس کوئی شناختی کارڈ نہ تھا۔ اب ان کے پاس شناختی کارڈ آجائے گا جس کو کتابت کہا گیا ہے (یعنی رجسٹر C)۔ یہ ہے آیت کا مفہوم، 1 اور توں کے علاوہ اس آیت کا مفہوم بھی بدل دیا گیا ہے، اور غلام لونڈی کو جائز کرنے کے لئے اس طرح ترجمہ کیا گیا، جو اچھی بات نہیں ہے، بس اتنی دعا ہے کہ اللہ ہم کو قرآن کا صحیح ترجمہ (مفہوم) سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ (تقبل)

لعان

فقہ میں ایک لفظ لعان آیا ہے۔ اس کا قرآن اور ازدواجی زندگی سے کیا تعلق ہے؟ آیت قرآنی سے دیکھا جائے:

☆ سورۃ نور (۲۴) آیت ۶۔ اور جو لوگ اپنی عورتوں پر بدکاری کا الزام لگائیں اور خود ان کے سوا ان کے گواہ نہ ہوں تو ہر ایک کی شہادت یہ ہے کہ پہلے چار بار اللہ کی قسم کھائے کہ بے شک وہ سچا ہے۔

سورۃ نور۔ آیت ۷۔ اور پانچویں بار کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

سورۃ نور۔ آیت ۸۔ اور عورت سے اس طرح سزا ٹل سکتی ہے کہ وہ (شوہر کے قسم کھانے کے بعد) پہلے چار مرتبہ اللہ کو گواہ ٹھہرا کر قسم کھائے کہ یہ شخص (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے۔

سورۃ نور۔ آیت ۹۔ اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر یہ شخص (اپنے الزام میں) سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے۔

آیت میں درج ہے کہ مرد اپنی بیوی پر بدکاری کا الزام لگا رہا ہے اور اس کے پاس اپنے علاوہ کوئی گواہ نہیں ہے، تو اس کا حل آیت میں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے کو سچا ثابت کرنے کے لئے چار بار اللہ کی قسم کھائے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اگر جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اسی طرح عورت چار بار قسمیں کھا کر کہے کہ یہ آدمی اپنے الزام میں جھوٹا ہے، اور پانچویں بار کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے۔

ایسے الزام کی شہادت کے لئے کوئی گواہ نہیں، صرف قسم کھا کر ایک دوسرے کو جھوٹا ثابت کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ دونوں سچے نہیں ہو سکتے، ضرور ایک سچا ہوگا یا تو الزام لگانے والا مرد یا زنا کرنے والی عورت۔ ایسی حالت میں دونوں کا ایک ساتھ رہنا دشوار ہوگا۔ اس لئے دونوں میں طلاق ہونا ہی ضروری ہے۔ اگر مرد طلاق نہ دے تو قاضی، جس کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا ہے، وہ خود طلاق کرا دے، اور وہ دونوں مرد، عورت اپنی الگ الگ زندگی گزارنے کا راستہ تلاش کریں۔ اسی طرح ان دونوں کی آنے والی زندگی خوشگوار ہو سکتی ہے۔ اگر الگ نہ ہوں گے تو کشیدگی برقرار رہے گی، اور آئے دن جھگڑے ہوتے رہیں گے، ان جھگڑوں سے بچنے کے لئے لعان کے بعد طلاق ضروری ہے۔ اور جس نے قسم کھا کر جھوٹ بولا ہے اس کے مطابق دنیا اور آخرت میں سزا سے ہمکنار ہوگا کیونکہ دونوں سچے نہیں ہو سکتے۔

عذاب قبر

قرآن میں عذاب قبر کے ذیل میں کیا درج ہے؟ پیش ہے:

سورۃ بقرہ (۲) آیت ۲۸۔ تم اللہ کی ہستی کا انکار کس طرح کر سکتے ہو، جب کہ تم خود ہی آپ اس ہستی کی ایک دلیل ہو جس کا انکار تم کر رہے ہو، ایک وقت وہ تھا جب تم موجود نہیں تھے (یعنی مردہ) پھر اس نے اپنے قانون کے مطابق تمہیں زندگی دی، پھر تمہیں موت دے گا۔ پھر تم اعمال کی جواب دہی کے لئے اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے، یعنی زندہ کئے جاؤ گے۔

☆ سورۃ مومن (۴۰) آیت ۱۱۔ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو مرتبہ موت کی حالت میں رکھا، اور دو مرتبہ زندہ کیا۔ آج ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں، تو کیا اب دوزخ سے نکلنے کی کوئی

راہ ہے؟

☆ سورۃ دخان (۴۴) آ$ ۵۶:۵۵۔ وہاں اطمینان سے ہر طرح کے میوے طلب کریں گے، اور د* کی پہلی موت کے بعد موت کا مزا نہیں چکھیں گے، اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے بچائے گا۔

قبر کے عذاب کو* $ کرنے کے لئے سورۃ مومن کی آ$ ۴۶ کا اس طرح ترجمہ کیا جا* ہے

''آگ ہے جس کے سامنے یہ صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمان ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت عذاب میں ڈالو۔''

اس آ$ کے اس طرح ترجمہ کرنے سے قبر کا عذاب* $ کرنے کی* کام کوشش کی گئی ہے۔ اس ترجمے سے تین H ں اور تین موتیں* $ ہو رہی ہیں۔ جبکہ سورۃ بقرہ، سورۃ مومن اور سورۃ دخان کی محکم* یت سے + گی اور موت دو* $ ہوتی ہیں، اس طرح یہاں یہ تضاد پیدا کیا H ہے۔ . # کہ اللہ کے کلام میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ اب محکم آ$ کے تحت سورۃ مومن کی آ$ ۴۶ کا مفہوم درج ذیل ہے:

''یعنی جو فرعونیوں کے نقش قدم پر چلیں گے ان کے لئے اپنے H ہوں کے L اس د* میں کسی وقت قرار نہیں* ، گو* ہر وقت صبح شام آتش دوزخ کے سامنے پیش ہوتے رہتے ہیں، ذہنی پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں۔ فرعونیوں سے مراد* فرمان لوگوں سے ہے۔ جو آدمی* فرمان ہو* ہے اس کی + گی د* میں کبھی سکون سے نہیں رہتی۔ جو H ہ کر* ہے وہ H ہ ہر وقت اس کے ذہن میں رہتا ہے اور وہ H ہ ہر وقت سا$ بچھو کی طرح اس کے ڈ- مارتے رہتے ہیں۔ اور ذہنی پریشانی آگ اس کو ہر وقت جلاتی رہتی ہے۔ 1 شیطان اس کو، اس کی* فرمانیوں کو اچھا کر کے دکھا* ہے۔ اس لئے ان کو نہیں چھوڑ* ، 1 . # بھی وہ فرصت میں غور کر* ہے تو ان H ہوں کی سزا سے لرز ضرور جا* ہے، اور اتنا پریشان ہو* ہے گو* اس کو سا$ بچھو ڈ- مار رہے ہیں۔ 1 اس کے دل پر مہر لگ چکی ہوتی ہے، اس لئے H ہوں سے توبہ نہیں کر* ، اور ا م کار دوزخ کا حقدار بن جا* ہے، روز دیکھنے میں* ہے کہ جو* فرمان ہوتے ہیں وہ ہر وقت خوف کی وجہ سے بڑی حفاظت میں رہتے ہیں، لیکن قتل ہوتے رہتے ہیں، کبھی بھی سکون نصیب نہیں ہو* ، یہ ہے صبح شام دوزخ کے سامنے پیش ہو*۔ ان لوگوں پر ہر وقت اللہ کی لعنت ہوتی رہتی ہے۔

K ن . # مر جا* ہے تو مرنے کے بعد اس کی روح کہاں رہتی ہے؟ قرآن کے مطابق دیکھا جائے:

☆ سورۃ المومنون (۲۳) آ$ ۹۹۔ یہاں- کہ . # ان میں سے کسی کے* پ س موت آجائے گی تو کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے پھر د* میں واپس کر دے۔

سورۃ مومنون۔ آ$ ۱۰۰۔ (اس د* میں) جسے میں چھوڑ* یہوں شا+ (اس مرتبہ) میں نیک کام کروں۔ حکم ہوگا، ہرا نہیں! یہ تو ا-* ت ہے جو وہ - رہا ہے، وہ ہرا واپس نہ ہوگا۔ اب ان (مرنے والوں کے) پیچھے ا- و. زخ (آڑ) ہے، دو* رہ اٹھائے جانے کے دن- ۔

یہ ہے قرآن کا حکم کہ . # آدمی مر جا* ہے تو اس کا ٹھکانہ قیامت- و. زخ میں ہے، جو ا- و. دہ ہے اور دو* ر+ گی اور دو* ر موت۔ اس لئے عذاب قبر کا عقیدہ غلط ہے ا عذاب قبر کو صحیح مان لیا جائے جس میں لکھا ہے کہ قبر میں مردے کو + ہ کیا جا* ہے اور اس کو عذاب دینے کے لئے فرشتہ مقرر کر دئے جاتے ہیں جو اٹھنے کے دن- اس کو عذاب دیتے رہتے ہیں، تو اس طرح تین H ں ہو جاتی ہیں، اور قرآن دو+ گی بتا رہا ہے، اس طرح دو+ گی اور تین + گی میں تضاد H ، جبکہ قرآن میں تضاد نہیں ہے۔ اس لئے قبر میں کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ مرنے کے بعد روح. زخ میں رہتی ہے۔ اور . # صور پھونکا جائے گا، تو ارواح جسم کے ساتھ حشر میں حساب کے لئے جمع ہو جا N گی، جس کا قرآن شاہد ہے:

☆ سورۃ یونس (۱۰) آ$ ۳۴۔ ان سے پوچھو! کیا تمہارے شر r ں میں کوئی ایسا بھی ہے، جو پہلی* ر مخلوق کو پیدا کرے، پھر اس کو دو* رہ بنائے؟ کہدو! اللہ ہی ہے جو پہلی* ر پیدا کر* ہے، اور وہی ہے جو پھر پیدا کرے گا، پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو؟

☆ سورۃ طٰحٰہ (۲۰) آ$ ۵۵۔ اسی زمین کی مٹی سے ہم نے (تمہارے ماں* پ آدم و حوا کو) تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو* دیتے ہیں، اسی مٹی سے تم کو دو* رہ + ہ کر کے نکالیں گے۔

☆ سورۃ المومنون (۲۳) آ$ ۱۵۔ پھر اس کے بعد تم کو ضرور* ہے۔

سورۃ مومنون۔ آ$ ۱۶۔ پھر قیامت کے دن یقیناً تم اٹھائے جاؤ گے۔

☆ سورۃ الجاثیہ (۴۵) آ$ ۲۶۔ کہدو! اللہ ہی تم کو جان بخشتا ہے، پھر وہی تم کو موت دیتا ہے، پھر تم قیامت کے روز جس (کے آنے) میں کچھ شک نہیں، وہ تم کو جمع کرے گا، لیکن بہت سے لوگ نہیں جا . . . ۔

اس* رے میں ا- اور دلیل لکھی جا رہی ہے، جس پر غور کر* ضروری ہے عذاب قبر کے نہ ہونے کے لئے، وہ یہ کہ ا- H ہگار آدمی د* کے شروع میں انتقال کر H تو موجودہ عقیدہ کے مطابق اس پر عذاب قبر

شروع ہHَ ،اورا یـHَ ہگار. # مرے گا. # قیامت کا دن ہوگا، تو اس پ عذاب قبر نہیں ہو سکے گا، کیوè وہ دفنا* بھی نہ جا سکے گا۔ یہ* ت غور وفکر کے لئے لکھی جا رہی ہے کہ ا یـ شخص پ لاکھوں سال عذاب قبر اور ا یـ شخص پ ا یـ دن بھی نہیں، کیا اللہ اتنا ہی بے ا « ف ہے؟ (اَ* بُ للہ)

قرآن میں درج ہے کہ. # آدمی مرجا* ہے تو اس کی روح عالم. زخ میں رہتی ہے، تو پھر عذاب قبر کس پ ہو* ہے؟ یہاں بھی قرآن اور خود ساختہ عقیدے میں فرق ہے، اور اللہ کی* ت میں فرق ہو ہی نہیں سکتا۔

اس لئے یہ* $. ہوا کہ عذاب قبر کوئی چیز نہیں ہے جو کچھ ہوگا وہ حشر میں حساب کتاب کے بعد ہوگا، اور جو آدمی H ہگار ہوتے ہیں، جن کو قرآن نے آل فرعون قرار دَ* ہے، ان پ عذاب د* میں ان کی + گی میں ہی ہو* رہتا ہے، یعنی وہ ہر وقت بے چین اور خوفزدہ رہتے ہیں، اور قیامت کے دن ان پ فرد. م عا+ کر کے ان کو ہمیشگی کے عذاب میں دوزخ میں ڈال دَ* جائے گا۔

سکندر احمد کمال

نگلہ پٹواری، آدم نگر، برولی روڈ، علی گڑھ

فون:9319093020

انعام

ایک بات یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ اجتماعی اذکار و اسلامی قانون کا نفاذ اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہیں ، مثلاً جہاد ، غیر مسلم حکومتوں سے باہمی تعلق، مسلم اور غیر مسلم ہمسایہ اور شہری کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ، ان کی بھلائی کے ہر کام میں جدو جہد کرنا، کسی کو یہ احساس نہ ہو کہ ہمارے ساتھ تعصب کا برتاؤ ہو رہا ہے ، زکوٰۃ ، ماملکت ایمان، احکامِ وراثت، وصیت ، پردہ کی پابندی، جنگی قیدی ، زنا، شراب ، جوا، سود خوری اور دیگر کبائر کی سزائیں، قصاص، تجارت میں حرام طریقہ کی سزا، بیعت ، بدعات کی سزا وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن یہ حکومت زور زبر دستی یا لڑائی جھگڑے سے حاصل نہیں ہوگی ،بلکہ قرآن کی سورۃ نور کی آیت ۵۵ کے مطابق ہمیں اپنے انفرادی عمل صالح کے عوض میں بخشی جائے گی ، انعام میں ملے گی ۔اس لئے یہ سوچنا کہ ایک دن خود ہی حکومت ہمیں مل جائے گی، چاہے ہمارے اعمال کیسے بھی رہیں، بہت بڑی غلط فہمی ہے ، جس کی پاداش میں ہم آج ذلت و رسوائی کی چکی میں پس رہے ہیں اور دین کو جاننے والے ایک بڑے طبقہ کے ہوتے ہوئے بھی ہماری زندگی دہریت میں گزر رہی ہے ۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم دوسروں کی ٹھیکیداری کرنے کے بجائے اپنی زندگی دین کے مطابق پوری پوری بدلیں اور ایک اللہ کے پسندیدہ معاشرے کی تکمیل کریں ، حکومت خود ہی انعام میں مل جائے گی۔ (انشاء اللہ)

(سیدٌ قر ;)

تمت بالخیر